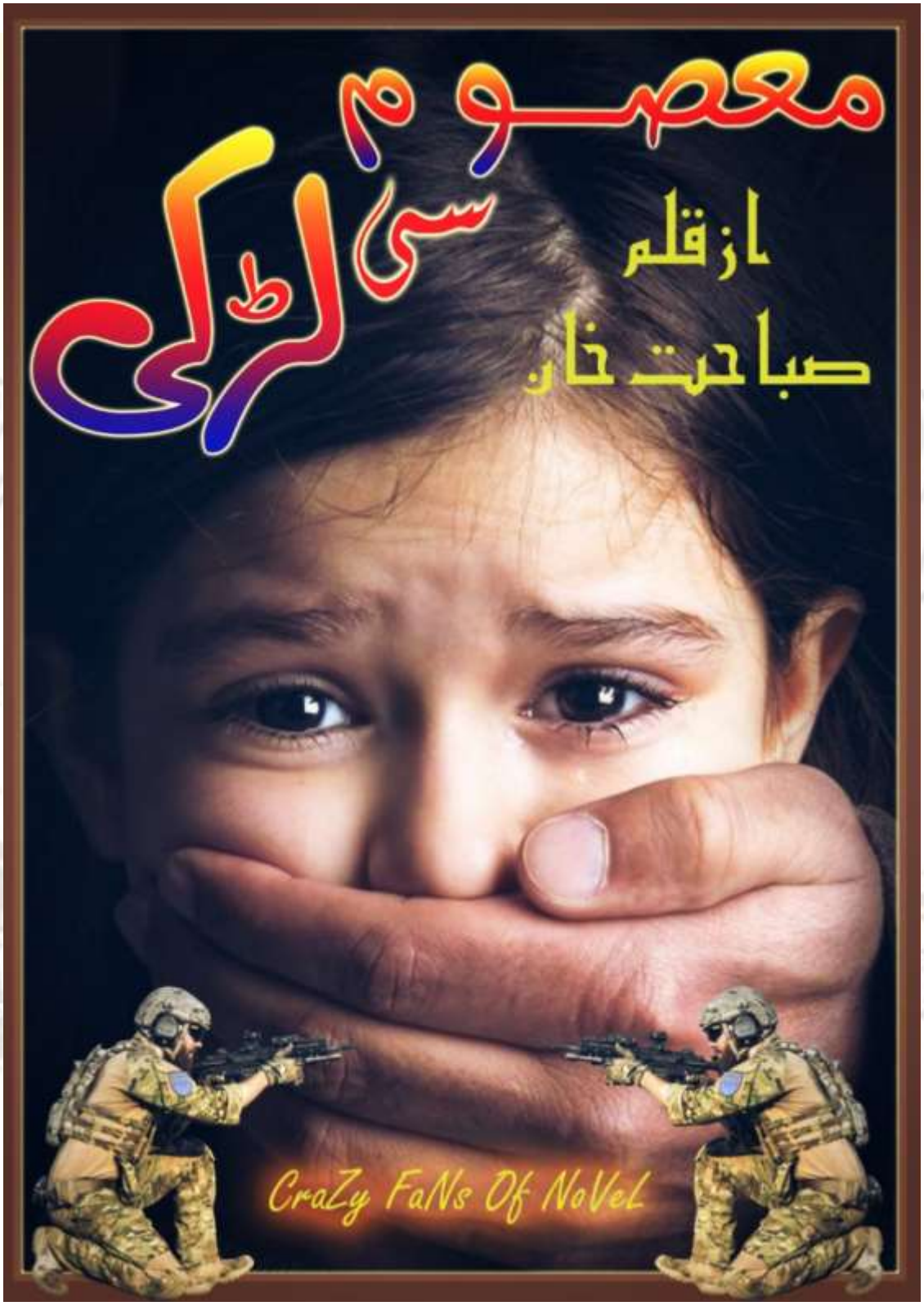




**CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan**
**MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)**
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم!!!



ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو در پیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

**نوٹ:**

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : http://crazyfansofnovel.com/

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ



# معصوم سی لڑکی

از قلم

صباحت خان

مجھے یہ نکاح نہیں کرنا اس نے بڑی مشکل سے ڈرتے

ڈرتے کپکپاتے لبو سے اپنی بات ادا کی،

ارے کیوں نہیں کرنا نکاح کوئی تو وجہ ہو گی انکار کی حنا نے غصے سے اس کی طرف دیکھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی پیپ۔۔۔پڑھنا ہے۔۔،اس نے روتے ہوئے بھری ہوئی آواز میں ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں سے اپنی بھابھی کو دیکھ کے اپنی بات کہی،



اتنا تو پڑھ لیا،دس جماعت کم نہیں ہوتی،اب تو پوری سترہ سال کی ہو گئی حنا نے اپنی اکلوتی نند کی طرف غصے سے دیکھا جو نظرے جھکائے اپنے آنسوؤں کو روکنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی،

گلابی رنگت بڑی بڑی آنکھے جن میں آنسوں بھرے ہوے سادہ سے پرپل کلر کے کاٹن کے سوٹ میں وہ کسی کا بھی دل دھڑکا سکتی تھی اور اس پہ چھوٹی عمر اُپر سے معصومیت حنا نے حسد سے اس پری کو دیکھا جو خوبصورتی کا شہکار تھی،

سچ بتاؤں لڑکی کہی چکر وکر تو نہیں چل رہا حنا نے نخوست سے کہتے ہوئے اس کی طرف دیکھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ننن۔۔۔ نہیں بھھ۔۔بھا بھی ایسا بلکل ننن۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ممم۔۔۔۔مجھے تو۔۔۔۔۔۔

حیا کی بات پوری ہونے سے پہلے حنا نے ایک دم کہا کیا پوری زندگی ہمارے سر پہ بیٹھی رہو گی تمہارے بھائی کو تو تمہارے سِوا کوئ نظر نہیں آتا یہاں سے جاؤ تو میری جان کو بھی سکون آئے، حنا اس کی طرف غصے سے دیکھ کے واک آوٹ کر گی پر جاتے جاتے کمرے کا دروازہ تیز سے بھیڑانا نہیں بھولی،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھابھی کے جاتے ہی اس کے آنسوں باڑ توڑ کے باہر آ گے کاش مما پاپا آپ ہوتے کاش اس نے روتے ہوئے بس ایک ہی بات سوچی،



**********

تیز تیز قدموں سے چل کے وہ اندر آیا اس کی چال میں ایک کڑک پن تھا آنکھوں میں غصہ لیے ماتھے پہ بکھرے ہوئے بال صاف رنگت اس پہ کھڑی ناک یقیناً وہ بہت سی لڑکیوں کا آئیڈیل ہو گا۔۔۔۔۔۔

Yes sir,

Good Morning sir



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے اندر آتے ہی سلیوٹ مارا، پیچھے کی طرف ہاتھ باندھے گردن اکڑا کے سامنے کی طرف دیکھا اور ادب سے کھڑا ہو گیا،



Good Morning Yang Men,

How are you?

انہوں نے اپنے قابل آفیسر کی طرف دیکھا جس پہ اُنہیں بہت ناز ہے آج تک کوئی ایسا کیس یہ کوئی ایسا مشن نہیں جو اس نے کامیابی سے مکمل نہ کیا ہو،

I am all right sir.

اس نے ادب سے سر جھکا کے جواب دیا اس کی نظروں میں اُن کے لیے احترام تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پتا چلا کے کون ہے وہ جو ایسا گھنونہ کام کر رہا ہے جس کا یہ کاروبار بن چکا ہے ہر روز بچوں بچیوں کا غائب ہونا پھر کچھ ٹائم بعد ان کی لاش ملنا وہ بھی اس حالت میں کے ان کے گھر والے خون کے آنسوں روئے ان کو دیکھ کے کون سے ماں باپ سے برداشت ہو گا کے ان کے بچوں بچیوں پہ تشدت کیا گیا ہو ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہو، انہوں نے افسوس سے گردن ہلاتے ہوئے اپنی بات کہی،

جنرل محمود راحیل کی بات سن کے اس کے ماتھے پہ غصے سے کئی بل نمودار ہوئے اور ہاتھوں کی مٹھی کو اُس نے زور سے بھینچ لیا، نہیں سر پر ہم اُس گروہ کے بہت نزدیک ہیں ان شاءاللہ سر بہت جلد ہم اُن تک پہنچ جائے گے وہ گروہ زیادہ دن تک ہم سے بچ نہیں سکتا اُس نے جنرل محمود راحیل کو دیکھتے ہوئے ادب سے اپنی بات مکمل کی جو نہ تو صرف اُس کے بوس تھے بلکہ اُنہیں اُس پہ بہت ناز بھی تھا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Good young men keep it up & all the best

اُنہوں نے فخر سے اپنے قابل آفیسر کو دیکھ کے کہا جو اُنہیں بلکل اپنے بیٹے کی طرح عزیز تھا

Thank you sir

**********

یار کہا جا رہی ہو تھوڑی دیر یہاں بیٹھتے ہے نا، میں تھک گئی ہو یار چلتے چلتے ایک تو تم اتنی تیز چلتی ہو کیا بتاؤں، مہک نے ہانپتے ہوئے اپنی اس بیسٹ فرینڈ کو دیکھ کے کہا جو نہ جانے یہاں سے وہا کیا تلاش کر رہی تھی یہ شاید کسی کو ڈھونڈ رہی تھی،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار میں حیا کو ڈھونڈ رہی ہو اس نے کہا تھا وہ بھی اسی کالج میں ایڈمیشن لے گی، اُس نے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے اپنی بات کہی، 

حیا کون وہی تمہاری ڈرپوک سی کزن مہک نے سوچتے ہوئے کہا،

مہک کی بچی حیا کے بارے میں ایسے نہ بولو اب ایسی بھی بات نہیں ہے مشعل نہ فورن حیا کی سائڈ لی مشعل کو وہ اپنی معصوم سی کزن بہت عزیز تھی حالانکہ وہ مشعل سے سال چھوٹی تھی اور ایک کلاس پیچھے بھی پر کزن کے ساتھ دونوں بہت اچھی دوست بھی تھی،

اچھا جیسے میں تو جانتی نہیں ہو تمہاری اُس ڈرپوک سی کزن کو جسکی تمہارے سوا آج تک کوئی دوست تک نہیں بنی جب بھی ہم نے باہر جانے کا پرو گرام بنایا اُس نے ہمیشہ انکار کیا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب بھی ہم اسکول کالج کے ساتھ پکنک پہ گئے اُس نے کوئی نہ کوئی بہانہ بنالیا اور تو اور ہم نے میٹرک کے بعد یہاں ایڈمیشن لیا اُس نے ہم سے رابطہ کرنا ہی چھوڑ دیا، مہک تو جیسے غصے سے بھری بیٹھی تھی بولنا اسٹارٹ ہوئی تو اگلی پچھلی سب غنوادی،

بس کر یار کیا ہو گیا تمہیں تو پتا ہے وہ ہمیشہ سے ایسی ہی ہے کبھی کسی فنکشن تک میں نہیں جاتی وہ زیادہ لوگوں کو دیکھ کے ڈر جاتی ہے اور وہ ہم سے رابطہ کیسے کرتی اُس کے پاس تو موبائل تک نہیں ہے وہ آج کل کی لڑکیوں کی طرح نہیں ہے بہت معصوم سی ہے، مشعل نے اپنی اس غصے کی تیز دوست کو دیکھ کے تسلی سے اپنی بات کہی،

تو تمہیں کس نے کہا کے وہ یہاں ایڈمیشن لے گی مہک نے اس بار آرام سے اپنی بات کہی،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار وہ میں لاسٹ ٹائم جب اُس کے گھر گئی تب میں نے کہا تھا حیا کو کے وہ میٹرک کے بعد کہاں ایڈمیشن لے گی تو اُس نے کہا تھا وہ اسی کالج میں ایڈمیشن لے گی کیونکہ وہ اور کسی کو جانتی نہیں تمہارے اور میرے سوا مشعل نے پھر یہاں وہا حیا کو ڈھونڈتے ہوئے مہک کو حیا سے ہونے والی بات کا بتایا،



اچھا چلو اپن کلاس میں دیکھتے ہیں کیا پتا وہاں ہو اُسے کلاس مل گئی ہو اپنی اب اتنے بڑے کالج میں ہم اُسے کہاں کہاں ڈھونڈے گے مہک نے اس بار کچھ دیر سوچ کے جواب دیا،

ہاں یہ بھی ہے بس مجھے ڈر ہے کہی وہ کسی سینئر کے ہاتھ نہ لگ گئی ہو مشعل کے چہرے پہ حیا کے لیے فکر ہی فکر تھی اُس نے پریشانی سے مہک کی طرف دیکھ کے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے تم پریشان نہ ہو آجاؤ ہم کلاس۔میں دیکھے وہ وہی ہو گی مہک نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور اُسے ساتھ لیے کلاس کی طرف روانہ ہو گئ



**********

ہاں تو برہان صاحب کیا سوچا آپ نے فاروق صاحب نے اپنے بزنس پاٹنر برہان کی طرف دیکھ کے کہا۔۔۔۔

فاروق صاحب میں نے آپ سے کہا ہے مجھے سوچنے کا ٹائم چاہیے میں ایسے آپ کو جواب نہیں دے سکتا انہوں نے تھوڑی پریشانی سے جواب دیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

برہان تم تو جانتے ہو اس ڈیل میں ہمیں کتنا فائدہ ہو گا اگر ایک بار یہ شادی ہو گئی ہمیں فائدہ ہی فائدہ ہے ہمارا بزنس باہر ممالک تک میں پھیل جائے گا انہوں نے اپنے بزنس پاٹنر کو ایک بار پھر سمجھانا چاہا،

بات آپکی ٹھیک ہے فاروق صاحب پر یہ میری زندگی کا فیصلہ نہیں جو میں ایک دم لے لو بات یہاں میری چھوٹی بہن کی ہے جو ابھی بہت چھوٹی ہے بہت معصوم ہے، انہوں نے فکر سے کہا اُن کے لہجے میں اپنی اُس چھوٹی بہن کے لیے پیار ہی پیار تھا،

ہاں ہاں آپ اچھی طرح سوچ سمجھ کے جواب دو پر آپ کو بھی معلوم ہے یہ گڑیا کے لیے بہترین فیصلہ ہے روہان سے اچھا لائف پاٹنر اُسے نہیں مل سکتا، اُنہوں نے برہان کو سمجھاتے ہوئے اپنی بات کہی،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں روہان بہت اچھا لڑکا ہے پر وہ گڑیا سے بہت بڑا ہے یار اور وہ بہت معصوم ہے اُسے کیسے میں اپنے سے اتنی دور بھیج دو وہ تو کبھی گھر سے بھی باہر نہیں گئی اور میں اُسے پاکستان سے ہی باہر بھیج دو وہ بھی لندن جیسی جگا برہان نے فاروق صاحب کو دیکھتے ہوئے اپنا پوائنٹ اوف یو بتایا،



برہان تمہاری بات ٹھیک ہے پر روہان میری کوئی بات تک نہیں سنتا اور وہ گڑیا سے آٹھ سال بڑا ہے اور یہ کوئی اتنا زیادہ فرق بھی نہیں ہے گڑیا کو جب سے میں نے دیکھا ہے وہ مجھے ہمارے روہان کے لیے پرفیکٹ لگی ہر حساب سے بس جب ہی میں نے سوچ لیا تھا کے ہم اپنی دوستی کو رشتے داری میں بدل دیں گے اور ایسے روہان بھی ہمارے نزدیک ہو جائے گا انہوں نے آگے کا سب پلین سوچا ہوا تھا اس لیے انہوں نے برہان کو بھی اپنی سوچ سے آگاہ کیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر روہان تو آپ کا بیٹا ہے پھر وہ کیوں آپ سے کھینچا کھینچا رہتا ہے برہان نے فاروق صاحب کو دیکھ کے کہا وہ فاروق صاحب کے ساتھ اتنے سالوں سے کام کر رہے تھے وہ اس بات سے اچھے سے واقف تھے کہ روہان ہمیشہ فاروق صاحب سے دور رہا ہے اُس نے لندن سے اپنی اسٹڈی کمپلیٹ کی اور وہی اپنا بزنس اسٹارٹ کر لیا اور جب فاروق صاحب نے اپنے اکلوتے بیٹے سے بزنس کو ایک کرنے کی بات کی تو روہان نے یہ کہہ کے صاف انکار کر دیا کے وہ اپنا بزنس اکیلے کرنا چاہتا ہے اُسے کسی کے ساتھ مل کے کام کرنا پسند نہیں،

جب سے اُس کی ماں کا اور میرا ڈیورس ہوا ہے اُس نے یہ بات دل پہ لی ہوئی ہے نہ وہ اپنی ماں کے ساتھ رہا نہ میرے ساتھ تب سے وہ اکیلا رہتا ہے اور ہر گزرتے دن کے ساتھ مجھ سے دور ہوتا گیا جبھی میں چاہتا ہو یہ رشتہ ہو جائے تاکہ روہان ہمارے نزدیک ہو جائے ایک یہی طریقہ ہے جس سے وہ مجھ سے اور اپنے ملک سے قریب ہو سکتا ہے گڑیا وہاں بہت خوش رہے گی میرا یقین کرو اس بار فاروق صاحب کے لہجے میں اِلتجہ تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے فاروق صاحب مجھے آپ تھوڑا ٹائم دیں میں آپکو جواب دیتا ہو برہان نے اس بار کچھ دیر سوچ کے جواب دیا،

ٹھیک ہے برہان اب میں چلتا ہو پر جواب مثبت میں ہونا چاہیے انہوں نے کھڑے ہو کے مسکراتے ہوئے کہا،

جی ٹھیک ہے فاروق صاحب میں آپ کو کچھ دن میں جواب دیتا ہو برہان نے اُن سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دونوں کلاس ختم ہونے کے بعد کینٹین میں آ کے بیٹھ گئی مہک کافی لینے گئی ہوئی تھی اور مشعل بیٹھی ہوئی کسی گھیری سوچ میں گُم تھی۔۔۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو لڑکی مہک نے اُسے گھیری سوچ میں گُم دیکھ کے سوال کرتے ہوئے کافی ٹیبل پہ رکھی اور خود چیئر کھینچ کے بیٹھ گئی،

کچھ نہیں یار بس یہی سوچ رہی ہو کے جب حیا نے کہا تھا کہ وہ یہاں ایڈمیشن لے گی تو وہ آئی کیوں نہیں آج پہلا دن تھا اور حیا تو ہمیشہ سے پہلا دن ہو یا آخری سب سے پہلے آتی تھی مشعل نے مہک کو جواب دیتے ہوئے کافی کا پہلا گھونٹ بھرا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں یہ تو ہے کے اگر اُس نے یہاں ایڈمیشن لیا ہوتا تو آج ضرور آتی مہک نے بھی اُس کی بات سے اتفاق کیا،



اچھا یار میں اب چلتی ہو اُس نے کافی ختم کی اور کھڑی ہو گئی پھر کل ملے گے مشعل نے اپنا سامان اُٹھاتے ہوئے کہا،

اتنی جلدی۔۔۔۔ مہک نے حیرت سے اُس کی طرف دیکھ کہ کہا کیونکہ جتنا وہ مشعل کو جانتی تھی مشعل کبھی بھی اتنی جلدی گھر نہیں جاتی تھی،

ہاں یار سوچ رہی ہو کے حیا کے گھر جا کے اُسی سے پوچھ لو اُس نے دوسرے کالج میں ایڈمیشن لے لیا یا کسی اور وجہ سے نہیں آئی اُس نے اپنا موبائل دیکھتے ہوئے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر تم جاؤ گی کس کے ساتھ تمہارا ڈرائیور تو اپنے ٹائم پہ آئے گا مہک بھی اپنا بیگ لے کہ کھڑی ہو گئی،

جب تم کافی لینے گئی میں نے ڈرائیور کو میسج کر دیا تھا اور ابھی اُس کا رپلائے آگیا وہ باہر ویٹ کر رہا ہے،

چلو ٹھیک ہے میں بھی چلی جاتی ہوا کیلی بور ہو جاؤ گی مہک نے بھی اُس کے ساتھ چلتے ہوے کہا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دونوں چلتے چلتے مین گیٹ سے باہر آگئی سامنے ہی مشعل کا ڈرائیور کھڑا ہوا تھا گاڑی لے کہ۔۔۔۔۔آجاو تم بھی میرے ساتھ چل لو مشعل نے اُسے آفر کی ساتھ چلنے کی،



نہیں میں اپنی گاڑی لے کہ آئی ہو تم آرام سے جاؤ مہک نے مسکرا کے اپنی دوست کی طرف دیکھا جو پنک کلر کے سادہ سے سوٹ جس پہ گھٹنوں تک آتی شرٹ پہنے بالو کی ٹیل پونی بنائے دوپٹے کو سلیقے سے سر پہ لیے اُس کی فکر کرتی ہوئی بہت پیاری لگ رہی تھی،

اچھا ٹھیک ہے خیال سے جانا مشعل نے مسکرا کے جواب دیا اور گاڑی میں بیٹھ گئی،

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اپنے آفس میں اپنی کُرسی پہ بیٹھے فائل اپنے چہرے کے آگے کیے کیس کو اسٹڈی کر رہا تھا جب سے وہ جنرل راحیل محمود سے مل کے آیا تھا اُس کے زہن میں بس یہی سب گھوم رہا تھا جب سے اُس نے یہ کیس ہاتھ میں لیا تھا اُس کے سامنے ایسی ایسی چیزے آئی تھی جو انسان کے رونگٹے کھڑے کرنے کے لیے کافی ہے تین دن پہلے جس بچی کی ڈیڈ بوڈی اُنہیں کچرے پہ پڑی ملی اُسے دیکھ کے حیدر جیسے مضبوط آرمی آفیسر کی بھی آنکھیں نم ہو گئی ایک اور بابا کی پرنسیس کو کسی نے اپنی چند منٹ کی تسکین کے لیے اُس معصوم کو اپنے حوس کا نشانا بنالیا بس ایک بار وہ گرُوں حیدر کے ہاتھ لگ جائے وہ اُنکا ایسا حال کرے گا کے اُن کی آنے والی نسلیں بھی یاد رکھے گی، ابھی یہ سب سوچتے ہوئے بھی اُس کے دماغ کے نسیں غصے سے اُبھرنے لگی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اپنی سوچ میں گم تھا کے کوئی ایک دم دھڑام سے اندر داخل ہوا اور آ کے حیدر کے سامنے والی چیئر پہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کے بیٹھ گیا،



حیدر نے غصے سے اس ڈھیٹ انسان کی طرف دیکھا جیسے تمیز چھو کہ بھی نہیں گزرتی جو اب یہاں وہاں ایسے دیکھ رہا تھا جیسے اسی کام کے لیے آیا تھا،

کیا آپ کو نہیں پتا میجر بلال کے کسی سینئر کے آفس میں کس طرح آتے اُن کے سامنے کیسے بیٹھتے حیدر نے ایک ایک لفظ چبا چبا کہ کہا،

پتا ہے!!!! کچھ کچھ بھول گیا ہوا گر ایک بار آپ کر کے دکھا دو تو شاید یاد آ جائے بلال نے بلکل سنجیدگی سے کہا پر اُس کی آنکھوں میں شرارت صاف ناچ رہی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میجر بلال!!!!!!!!اس بار حیدر نے غصے کو کنڑول کرتے ہوئے کہاپر اُس کی آواز میں وارننگ تھی،

!!!!!!!یس سر

بلال نے آؤدیکھانہ تاؤ جھٹ سے کھڑے ہو کے سلیوٹ جھاڑااور بلکل آٹینشن کھڑا ہو گیا،

حیدر نے حیرت سے اس عجوبے کو دیکھا، کیا آپ کبھی سیریس بھی ہوں گے،

!!!!!!یس سر

!!!!!!اپنی شادی کے بعد سر



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر نے اُس کی طرف دیکھ کے افسوس سے گردن ہلائی جیسے کہہ رہا ہو اس کا کچھ نہیں ہو سکتا

جو کبھی نہیں ہو گی تیرے جیسے کو لڑکی کون دیگا،اس بار حیدر نے اُس کو چھڑتے ہوئے کہا،

اللہّ نہ کرے یار بد دعا تو نہ دے کیسی باتیں کر رہا ہے بلال جھٹ سے منت پہ اُتر آیا اُس نے واپس چیئر پہ بیٹھتے ہوئے کہا اس وقت اس کے چہرے پہ دنیا جہاں کی بیچارگی تھی،

حیدر کو اس کی شکل دیکھ کے ہنسی تو بہت آئی پر اُس نے ہونٹوں کو بھینچ کے خود کو ہنسنے سے باز رکھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر اور بلال کزن کے ساتھ ساتھ بچپن کے بہت اچھے دوست بھی تھے دونوں نے ساتھ ہی تعلیم حاصل کی اور شوق اور ملک کے لیے کچھ کر دیکھانے کا جزبہ دونوں میں ہی کوٹ کوٹ کہ بھرا ہوا تھا اسی لیے آپسی سحمتی سے دونوں نے آرمی جوائن کر لی،

تو میرے بھائی ایسی حرکتیں کیوں کرتا ہے جس کی وجہ سے تو اتنا مشہور ہوا پڑا ہے اس پورے آرمی کیمپس میں کوئی ایسا ہے جو تیری حرکتوں کی وجہ سے پریشان نہ ہو بتا ان میں سے کوئی تجھے اپنی بیٹی دیگا حیدر نے اُس کو دیکھتے ہوئے سوال کیا،

یار میں خود کہا کرتا ہو سب خود بہ خود تنگ ہو جاتے ہیں مجھ سے، اب کل کی ہی بات لے لو، اپنا وہ کوک ہے نہ اُس سے میں نے سو روپے مانگے وہ مجھے ایسے دیکھ رہا جیسے میں نے اُس کی کڈنی مانگ لی ہو، بلال نے بیچارگی سے کہا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب کے اُس کی بات سن کے حیدر خود کو روک نہیں سکا اور اُس نے زور سے قہقہ لگایا،

!!!!!!ہاہاہا

تو میجر ہو کہ کوک سے سو روپے مانگے گا تو وہ تجھے پیار سے تو دیکھنے سے رہا، حیدر نے ہنستے ہوئے کہا،

بلال کچھ کہتا اُس سے پہلے حیدر کا فون بجنے لگا،

سامنے سکرین پہ حیا کی خوبصورت تصویر کے ساتھ، زندگی کا لنگ!!! لکھا ہوا جگمگا رہا تھا،

جسے دیکھ کے حیدر کے چہرے پہ بہت خوبصورت مسکراہٹ نمودار ہوئی

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا بہری ہو گئی ہو آواز نہیں آرہی کے دروازا بج رہا ہے، حنا جو کے ٹی وی دیکھنے میں مگن تھی بار بار بجتی ہوئی بیل نے اُسے ڈسٹرب کیا، اُس نے وہی بیٹھے بیٹھے چیخ کے کہا،

حیا اپنے روم میں موبائل ہاتھ میں لیے کسی کو کال کر رہی تھی اُس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے کہ ایک دم حنا کی چیخ سے ڈر کے موبائل اس کے ہاتھ سے گر گیا، اُس نے جلدی سے اپنی واڈروب کھولی اور موبائل اُٹھا کے اپنے کپڑوں کے نیچے رکھا،

۔آئی ی ی ی۔۔۔۔۔۔اُس نے وہی سے آواز لگائی اور جلدی سے باہر آ کے دوازا کھولا، سامنے موجود شخص کو دیکھ کے حیا کو گھبراہٹ ہونے لگی،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واہ واہ کیا بات ہے اگر ایسا وِیلکم روز ہو تو میں روز حاضر ہو جاؤں، سامنے موجود شخص نے خباست سے کہتے ہوئے حیا کو سر سے پیر تک ایکسرے کرتی ہوئی نظروں سے دیکھا،

حیا جو پہلے سے ہی اس شخص کو دیکھ کے گھبرا گئی تھی اُوپر سے اُس کے اسطرح گھورنے سے حیا کے جسم میں کپکپی ہونے لگی،

ارے ے ے کون ہے کب سے پوچھ رہی ہو واقع بہری ہو گئی کیا، حنا سے صبر نہیں ہوا تو خود چلی آئی۔۔۔ کیوں چڑیل کی طرح دروازے سے چمٹ گئی، حنا نے بولتے کے ساتھ ہی حیا کو سامنے سے ہٹایا،

انور تم!!!!!! واٹ آپریسنٹ سرپرائز



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انور کو دیکھتے ہی حنا کے ماتھے کہ بل فورن غائب ہوئے اور چہرے پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی،

اور تم یہاں بھوت بن کے کھڑی ہو مہمان کو باہر ہی کھڑا رکھا ہوا ہے حنا نے غصے سے حیا کو دیکھ کے کہا، جو وائٹ کلر کی سلک کے فروک جس پہ پنک کلر کے چھوٹے چھوٹے پھول بنے ہوئے اور وائٹ ہی کلر کا ڈوپٹہ جس کو گلے میں لیے اپنے نازک سے ہونٹوں کو دانتوں میں بری طرح کُچلتے ہوئے نظرے جھکائے کھڑی تھی،

یار تم اس بیچاری کو کیوں ڈانٹ رہی ہو وہ مجھے دیکھ کے کنفیوز ہو گئی تھی انور نے حیا کو گھورتے ہوئے مسکرا کے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آچھا تم اندر تو چلو کیا ساری باتیں یہی دروازے پہ کروگے، حنا نے کہتے ہوئے اُسے اندر آنے کا رستہ دیا، اور تم جاؤں کھانے کی تیاری کرو حنا نے اُس کے اُپر آڈر جاری کیے،

حیا جو موقع کی تلاش میں تھی فورن حکم پہ عمل کرتے ہوئے اندر کچن میں غائب ہو گئی،

**********

عبداللہ خان صاحب تین بہن بھائی تھے سب سے بڑے عبداللہ خان اس کے بعد علی خان اور سب سے چھوٹی بہن آمنہ، عبداللہ صاحب کی شادی اُن کی پسند سے اُن کے دوست کی بہن فوزیہ سے ہوئی اُن کی شادی کے ایک سال بعد عبداللہ صاحب کے




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

والدین روڈ ایکسیڈنٹ میں خالق حقیقی سے جا ملے عبداللہ صاحب کے دو بیٹے برہان، حیدر اور ایک بیٹی حیا جو حیدر کے دس سال بعد ہوئی اس لیے گھر بھر کی لاڈلی پر حیدر کی تو اُس میں جان بستی تھی،



علی خان کی شادی فوزیہ کی چھوٹی بہن صائمہ سے کی گئی اُن کا ایک ہی بیٹا ہے پر ہے سو کے برابر بلال خان، مجال ہے جو کبھی اُس نے چین سے جینے دیا ہو یا کوئی انسانوں والا کام کیا ہو سوائے آرمی جوائن کرنے کے، ایسا علی صاحب کا ماننا تھا جب کہ بلال کا ماننا تھا کے وہ ایسی حرکتیں اس لیے کرتا ہے تا کہ اُس کے ماں باپ کو یہ فیل نہ ہو کے اُن کا ایک ہی بیٹا ہے لو بتاؤں اب بھلائی کا زمانہ ہی نہیں ہے

بلال اور حیدر ہم عمر تھے اس لیے بچپن سے ہر جگہ ساتھ ساتھ پائے جاتے دوستی دونوں میں بہت اچھی تھی پر عادت میں زمیں آسمان کا فرق، بلال ہسنے ہسانے والا زندہ دل لڑکا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہونے کے ساتھ ہر ایک کو ستانے کی وجہ بھی تھا، پر ہر ایک کے چہرے کی مسکراہٹ کا سبب بھی وہی تھا جب کہ حیدر اُس سے بلکل الگ سنجیدا غصے کا تیز اور لڑکیوں سے وہ جتنا دور بھاگتا تھا اتنی ہی لڑکیاں اُس پہ مرتی تھی، (بلال کے بقول حیدر کو گرلز الرجی تھی )



چھوٹی بہن آمنہ کی شادی اپنے ماموں کے بیٹے خالد حسن سے ہوئی اللہ نے انکو پیاری پیاری دو بیٹیاں عطا کی بڑی سونیا اور اس سے چھوٹی مشعل، سونیا کی شادی ہونے کے بعد وہ امریکا میں سیٹل ہو گئی جب کہ مشعل ابھی پڑھ رہی تھی وہ حیا سے ایک کلاس آگے ضرور تھی پر دونوں کی بنتی بہت تھی کیو کہ دونوں میں بس سال کا ہی فرق تھا

عبداللہ خان اور علی خان کے گھر ساتھ تھے بلکے یہ کہوں کہ ایک ہی دیوار تھی جب کہ آمنہ کا گھر فاصلے پہ تھا، عبداللہ صاحب نے برہان کی شادی اپنے دوست کی بیٹی حنا سے کی شادی کے ایک سال بعد اللہ نے اُنہیں بیٹی جیسی نعمت سے نوازہ، جس کا نام حیا نے ہی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انوشے رکھا حیا تو انوشے کو دیکھ کے پھولے نہیں سما رہی تھی جب کہ خود وہ اُس وقت مہز آٹھ سال کی تھی، خدا کی کرنی ایسی ہوئی کے انوشے کہ ہونے کے ایک ماہ بعد عبداللہ صاحب کو ایسا ہارٹ اٹیک ہوا کے ڈاکٹر بھی اُنہیں بچا نہیں سکے اور وہ اللہ کو پیارے ہو گئے فوزیہ بیگم اپنے محبوب شوہر کی جدائی برداشت نہیں کر سکی اور ایسی بیمار ہوئی کہ ایک مہینے کے اندر وہ بھی اس دنیا سے چل بسی، حیا کو اس وقت سمبھالنا بہت مشکل ہو گیا پر حیدر نے حیا کی زمیداری بہ خوبی اُٹھالی وہ اُس کا چھوٹے سے چھوٹا کام خود کرتا جب کہ خود وہ آٹھارہ سال کا تھا یہی وجہ تھی کہ حیا میں حیدر کی جان تھی،

حیدر کے آرمی جوائن کرنے کے بعد حیا بہت اداس رہنے لگی، حیدر نے اُسے ہر برائی سے دور رکھا اس لیے جب حیا نے موبائل مانگا تا کہ وہ حیدر سے جب دل کرے بات کر لے تو حیدر کو سمجھ نہیں آیا دے یا نہیں کیو کہ اُس کی حیا بہت معصوم بہت بھولی تھی پر کوئی ایسی فرمائش جو حیا کہے اور حیدر پوری نہ کرے ایسا ممکن نہیں اسلیے حیدر نے حیا کو ایک خاص



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موبائل لا کے دیا اُس سے حیا کو حیدر کے سوا کوئی کال نہیں کر سکتا نہ حیا کسی کو کر سکتی ویسے بھی اُس کی سوچ اپنے بھیا پہ شروع ہو کہ بھیا پہ ہی ختم ہو جاتی اس لیے اُس نے کبھی کسی کو سوچا تک نہیں وہ آج کی لڑکیوں سے بہت الگ تھی بلکل معصوم سی لڑکی،



**********

حیدر کے چہرے پہ حیا کی کال دیکھ کے بہت خوبصورت مسکراہٹ آ گی اُس نے ہاتھ بڑھا کے موبائل اٹھایا، اس سے پہلے وہ کال آٹینڈ کرتا کال کٹ گئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اووہوووو!!!!!! کس کی کال ہے جو ہمارے سڑے ہوئے کریلے جیسے یار کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی کہی میری ہونے والی بھابھی تو نہیں ڈھونڈلی، بلال نے اُس کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کے اُسے چھیڑنا اپنا فرض سمجھا،



بس جب بھی کرنا بکواس ہی کرنا، میری زندگی، میری گڑیا کی کال تھی پر تیری بک بک کی وجہ سے کٹ گئی، حیدر نے اُسے لعنت ملامت والی نظروں سے دیکھ کے کہا،

کیا گڑیا کی کال تھی یار میری بات بھی کروانہ گڑیا سے مجھے بھی اُس کی بہت یاد آرہی تھی پر مجھے تو پتا ہی نہیں تھا ہماری گڑیا کے پاس موبائل بھی ہے ورنہ میں تو کب کا گڑیا کو فون کر لیتا، بلال کی خود کی تو کوئی بہن نہیں تھی پر گڑیا اُسے بہت عزیز تھی وہ اُسے سگی بہنوں سے بھی زیادہ چاہتا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہماری گڑیا کیا ہوتا ہے وہ بس میری گڑیا ہے



اور ہاں ہے، اُس کے پاس موبائل پر اپنے اس بھیا کے لیے بس، حیدر نے اپنے سینے پہ انگلی رکھ کے اُسے جتایا،

چل چل گڑیا تجھ سے زیادہ مجھے چاہتی ہے اس لیے تو مجھ سے جلتا ہے، بڑا آیا میری گڑیا ہے بلال نے حیدر کی نکل اتار کے کہا،

تم دونوں پھر سے واپس گڑیا کے لیے لڑ رہے ہو، احمد جو کب سے ان کے پیچھے کھڑا تھا آخر بول پڑا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم کب آئے، حیدر نے حیرت سے اُس کی طرف دیکھا، جب تم دونوں اپنا پسندیدہ کام کر رہے تھے، احمد نے ان دونوں پہ طنز کیا اور برابر والی کرسی پہ بیٹھ گیا، یعنی وہ اتنے مگن تھے حیا کے پیچھے لڑنے میں کے اُنہیں پتا ہی نہیں لگا کے یہ کب آیا

ہاں بس تیری کمی تھی تو بھی آجا فارغ انسان، بلال نے فورن اُس کے طنز کا بدلا لیا، کیونکہ چھوڑتا وہ اپنے باپ کو بھی نہیں تھا پھر یہ تو اس کا کرائم پاٹنر تھا

کیا!!!! میں فارغ یا تم دونوں جو یہاں بیٹھے فضول سی بات پہ بحث کر رہے، احمد آگے بھی کچھ بولنے والا تھا ایک دم اُس کی زبان دانتوں تلے چپک گئی جب اُس کی نظر اُن دونوں پہ پڑی،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر غصے سے کھڑا ہو گیا اس کے ماتھے پہ غصے سے کئی بل آ گئے، اور بلال تو پیپر ویٹ لے کے ایسے کھڑا ہوا کہ اب اس کا سر پھوڑ دے گا، ہم یہاں گڑیا کو لے کے بات کر رہے اور تو نے ہماری گڑیا کو فضول کہاں بلال کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کو جان سے مار دے، ہماری گڑیا کو تو نے فضول کیسے بولا حیدر نے غصے سے احمد کو دیکھ کے کہا،

جواب ان دونوں کو حیرت سے دیکھ رہا تھا، پہلے میری گڑیا میری گڑیا کر رہے تھے اور اب ایک دم ہماری ہو گئی احمد کا دل تو کیا ان کمینوں کو مار مار کے نانی یاد دلا دے پھر سوچا پاگل ہیں، کمینے ہیں، جیسے بھی ہے میرے دوست ہے، یہ سب سوچ کے اُس کے چہرے پہ مسکراہٹ آ گئی، اس نے پہلے اُن دونوں کو دیکھا،

جاؤ تم دونوں کو میں نے بخش دیا احمد نے کہتے ہوئے اپنے فرضی کالر جھاڑے،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا!!!!تو نے مجھے بخش دیا حیدر کو اس کی بات پہ صدمہ لگا جب کے بلال نے حیرت سے اپنے ہاتھ میں موجود پیپر ویٹ کو دیکھا،ہاں تم دونوں میرے دوست ہو اس لیے میں نے سوچا بخش دوں احمد نے اُن دونوں کو اپنی سوچ سے آگاہ کیا،

جسے سنتے ہی بلال کا قہقہ جان دار تھا وہ ہنستے ہنستے واپس کرسی پہ بیٹھ گیا جب کے حیدر سے تو اپنی مسکراہٹ ہی نہیں روکی جا رہی تھی،احمد نے پہلے ان دونوں کو دیکھا پھر خود کو،چھ فٹ قد مظبوط بازو وہ ایک آرمی کا جوان تھا کئی دشمنوں کے ایک ساتھ جہنم وصل کر سکتا تھا پھر یہ لوگ کیوں ہنس رہے،

حیدر نے جب یہ دیکھا تو اپنا قہقہ نہیں روک سکا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاہاہا!!!!!حیدر نے بلال کی طرف دیکھا،اسے تو خود پہ بھی یقین نہیں ہے اس نے ہنستے ہوئے کہا،



تم دونوں کو زیادہ باتیں آرہی نہ آجاؤ پنجا لڑائو مجھ سے پتا لگے گا کون کتنا پانی میں ہے احمد تو ایک دم کھڑا ہو گیا وہ تو تپ گیا اُن دونوں کے اس طرح ہسنے پہ،جب کے پنجے کی بات سن کے دونوں کی ہنسی کو بریک لگ گیا کیوں کے وہ دونوں ہی اچھے سے جانتے تھے کہ احمد کو پنجے میں کوئی نہیں ہرا پایا،

آجا آجا کر ہاتھ آگے احمد نے حیدر کی طرف دیکھ کے کہا جب کے بلال تو جیبوں میں ہاتھ ڈھال لے ہونٹوں سے سیٹی بجاتے ہوے وہاں سے ایسے گیا جیسے وہ یہاں ٹہلتا ٹہلتا غلطی سے آگیا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ کہاں گیا احمد کی نظر جب اپنے پاس پڑی جہاں بلال کھڑا تھا تو اُس نے حیدر کی طرف دیکھ کے کہا، اُس کا ایک ہی کام ہے لوگوں کو ستانا وہ اپنا کام کر کے گیا، حیدر نے سکون سے چیئر پہ بیٹھتے ہوئے کہا

جب کے یہ سب سن کے احمد کو تو غصہ ہی آ گیا ہمیشہ وہ بلال کے ہاتھوں ایسے ہی آرام سے بیوقوف بن جاتا ہے

**********

کیا ہوا بات کی تم نے برہان سے شادی کی حیا کے کچن میں جاتے ہی انور نے جلدی سے حنا سے سوال کیا،

اووو!!! اچھا جبھی میں کہو کے آج میرے اس بھائی کو میری یاد کیوں آ گئی،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے بہناں تم تو ناراض ہو گئی میں تو اپنی بہن سے ملنے آیا تھا سوچا اس کام کا بھی پوچھ لو،



رہنے دو رہنے دو ایسے بول رہے جیسے جانتی نہیں میں تمہیں، حنا نے اس پہ طنز کیا اور انور کے برابر والے صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کے بیٹھ گئی،

یار کیا کروں جب سے اس حور پری کو دیکھا ہے اور تم نے مجھے آسرا دیا ہے کے یہ حور پری میری ہو سکتی ہے جب سے راتوں کی نیند اُڑ گئی قسم سے انور نے خباست سے کہتے ہوئے کچن کی طرف دیکھا جہاں کچھ دیر پہلے حیا گئی تھی اور اب نظر نہیں آ رہی تھی،

زیادہ ہیرو بننے کی ضرورت نہیں ہے میں اس کی شادی تم سے اس لیے نہیں کروا رہی کے تم اس کے بھائیوں کی طرح اس کے لاڈ اُٹھانا شروع ہو جاؤ، بھولنا مت، میں اسکی شادی تم سے کیوں کروا رہی، تاکہ تم اُسے نوکرانی بنا کے رکھو اور میرے دل کو سکون آئے، جب



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے اس گھر میں آئی ہوں ہر کوئی حیا حیا کرتا ہے میرا تو شوہر بھی میرا نہیں ہے ہر بار اس کی وجہ سے برہان مجھ پہ شور کرتے، حنا جب سے یہاں آئی تھی اس نے ہر ایک کا پیار دیکھا تھا حیا کے لیے حیا کو اتنی سی تکلیف کیا ہوتی پورا گھر اس کے آگے پیچھے ہو جاتا بس اُسے ایک طرح سے حیا سے حسد ہو گئی کیوں کہ بہن بھائی اس۔ کے تھے نہیں ماں بچپن میں ہی چل بسی ایک ڈیڈ ہی تھے آگے پیچھے، اُس نے کہاں دیکھا تھا اتنا پیار جو حیا کے نصیب میں آیا تھا،

آرے بہن تم بلکل فکر نہیں کرو میں تمہارا سگا بھائی نہ سہی پر میں ہو تو تمہارا فسٹ کزن، ایسا بدلہ لو گا تمہارا کے وہ پل پل بس اپنی موت مانگے گی، مجھے تو بس اس کی خوبصورتی نے اپنا دیوانہ بنایا ہے پیار ویار نہیں ہے مجھے میری زندگی میں تو پتا نہیں کتنی لڑکیاں آتی جاتی ہیں پر ایک بات ہے اس کے جیسی خوبصورت لڑکی آج تک نہیں دیکھی اس نے حیا کو سوچتے ہوئے ٹھنڈی آہیں بھری،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس جو بھی کرو اس کے ساتھ پر وہ مجھے خوش نظر نہ آئے بتا رہی ہو، آج بھی میڈم کالج جا رہی تھی میں نے منا کر دیا اور اُس کے کانوں میں یہ بات اچھے سے ڈھال دی کے بہت جلد ہم تمہاری شادی کر رہے،



اچھا پھر کیا کہا اُس نے،

کہنا کیا تھا ڈرپوک سی تو ہے ڈر گئی رونے لگی کے پڑھنا ہے، جیسے پڑھ لکھ کے ڈاکٹر بن جائے گی، حنا نے نخوست سے کہا، آج صبح والی بات سوچتے ہوئے اُس نے سب انور کو بتایا،

تو تم کب کرو گی بات تیس کا تو میں ہو گیا ہو اور کب تک انتظار کروں،

آج ہی رات کرو گی بس تم ٹینشن نہیں لو حیا کی شادی تو تم سے ہی ہو گی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک دم کچن سے برتن گرنے کی آواز آئی،اوففففاب پتا نہیں کیا نقصان کیا اس لڑکی نے حناغصے سے کہتی ہوئی کھڑی ہو گئی اب اُس کا رخ کچن کی طرف تھا



*******

حیا چائے ٹرے میں رکھ کے باہر لا رہی تھی جب حنا کی آخری بات اُس کے کانوں میں پڑی اُس کے ہاتھ بری طرح کپکپانے لگے،ٹرے ایک دم ہاتھ سے چھوٹ گئی،کپ سمیت ساری گرم چائے حیا کے پیر پہ گر گئی،وہ اپنا پیر پکڑ کے بیٹھتی چلی گئی،

کیا نقصان کر دیا اب،کوئی کام ڈھنگ سے بھی ہوتا ہے،حناغصے سے کہتی ہوئی کچن میں داخل ہوئی،جب اُس کی نظر نیچے پیر پکڑ کے بیٹھی حیا پہ پڑی جس کی دونوں آنکھیں لبالب



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پانی سے بھری ہوئی تھی ہونٹوں کو بھینچے وہ درد کو برداشت کرنے کی ناکام سی کوشش کررہی تھی،



ووہ بھابھی چائے گر۔۔ گر گئی حیا۔نے ڈرتے ڈرتے نظرے جھکائے اپنی بات بڑی مشکل سے کہی،جب کے درد سے تو جان نکل رہی تھی،

ہاں اور تم کر بھی کیا سکتی ہو پوری زندگی میرا ہی نقصان کیا ہے تھوڑا اور سہی،حنا بغیر اُس کے درد کی پرواہ کیا ایک بار پھر بولنا اسٹارٹ ہو گئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے کیوں ڈانٹ رہی ہو بیچاری کو دیکھوں کتنا درد ہو رہا ہے اسے پہلے کمرے میں تو لے کے چلو،انور جو حنا کے پیچھے پیچھے کچن تک آ گیا تھا اُس نے حیا کو دیکھتے ہوئے مصنوعی ہمدردی سے اپنی بات کہی،

چلو کھڑی ہو کمرے میں چلو ابھی تمھارے بھائی آ گئے تو اُن کو لگے گا پیچھے سے میں تم پہ ظلم کرتی ہوں حنا نے غصے سے اُس پہ حکم جاری کیا، یہ کیسے جائے گی بیچاری،اس سے تو دیکھوں کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا، میں اسے اٹھا کے روم میں چھوڑ آتا ہو،انور نے خباست سے حیا کو دیکھا اور کہنے کے ساتھ ہی اُس کے قریب آیا، جسے دیکھ کے حیا پیچھے کھسک گئی،

نہ۔نہ۔ نہیں می۔می۔میں خود چلی۔ی۔ی جاؤں گی حیا نے کپکپاتے لبوں سے اپنی بات کہی بیشک وہ بہت معصوم تھی اُسے نہیں پتا تھا باہر کے لوگ کیسے ہیں، کیا اچھا ہے، کیا برا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر وہ ایک لڑکی تھی پھر کیسے نہ پہچانتی اپنے پہ پڑنے والی غلط نظر کو،اور یہ اُس کی بھابھی کا کزن اُسے جیسے دیکھتا تھا حیا کو اس کی نظروں سے بہت خوف آتا تھا،



واہ نخرے تو دیکھوں کھا نہیں جائے گا تمہیں میرا بھائی، تم تو چپ رہو بہن وہ ابھی تکلیف میں ہے اُوپر سے تم غصہ کر رہی ہو، میں چھوڑ آتا ہوا نور پھر سے اُس کر قریب جانے لگا، حیا نے اٹھنے کے کوشش کی پر تکلیف اتنی تھی کے اُس سے اُٹھا نہیں گیا اس کی آنکھوں سے آنسوں گرنے لگے اس نے دل سے دعا کی، اللہّ میرے بھیا کو بھیج دو،

کیا ہو رہا ہے یہاں ایک دم حنا کے پیچھے سے کسی کی آواز آئی

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیا ابھی بہت چھوٹی ہے اور کتنی معصوم ہے اتنی جلدی اُس کی شادی کیسے کر دو اور حیدر وہ تو کبھی نہیں مانے گا حیا کی اتنی جلدی شادی پہ، فاروق صاحب کے جانے کے بعد برہان کے ذہن میں یہی سب گھوم رہا تھا،

پر روہان سے اچھا لڑکا ہماری حیا کو نہیں ملے گا اتنی سی عمر میں اُس نے اتنا بڑا بزنس کھڑا کر لیا ہے اور حیا کی وجہ سے کیا پتا وہ مان جائے ہماری کمپنی کی ایک شاخ اگر لندن میں کھول گئی تو ہمارا بزنس بہت آگے پہنچ جائے گا،

کیا میں اپنی گڑیا سے زیادہ اہمیت اپنے کام کو دے رہا ہو نہیں ہر گز نہیں وہ میری گڑیا ہے معصوم سی میں اس کا بھلا ہی سوچوں گا اور وہ لندن جیسی جگا اپنی اسٹڈی مکمل کر سکتی ہے اور ہارون جیسا لڑکا ہاتھ سے نکل جائے یہ بھی ٹھیک نہیں میں حیدر سے ایک بار بات ضرور کروں گا،

کیا پتا حیدر سمجھ جائے وہ بھی گڑیا کا بھلا ہی چاہتا ہے، برہان نے یہ سب سوچ کے خود کو مطمئن کیا، اس کی نظر جب گھڑی پہ پڑی تو وہ کھڑا ہو گیا لنچ ٹائم ہو گیا اُسے گھر جانا چاہیے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ کا ملایا ہوا نمبر اس وقت بند ہے، حیدر نے کوئی دسوی بار نمبر ملایا تھا، اب اس کے چہرے پہ پریشانی تھی،

کس کو کر رہا ہے بار بار فون کیا ہوا سب ٹھیک ہے نہ، احمد جو اُس کے سامنے بیٹھا کب سے نوٹ کر رہا تھا آخر بول پڑا،

یار گڑیا کو کر رہا ہوا اس کی کال آئی تھی، اٹھاتا اُس سے پہلے ہی کٹ گئی، اب نمبر بند جا رہا ہے، حیدر نے پریشانی سے کہا اس کے لہجے میں حیا کے لیے پیار فکر کیا نہیں تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا ہو سکتا ہو بیٹری لو ہو گئی ہو تو ٹینشن نہیں لے وہ ٹھیک ہو گی، احمد نے اُسے تسلی دی پر وہ ایک دم کھڑا ہو گیا اُس نے اپنے گاڑی کی چابی اٹھائی اُس کے ہر ہر انداز میں جلد بازی تھی، اب کہاں جا رہا ہے تو، احمد نے اس کے ایک دم اٹھنے پہ پوچھا جب کہ وہ اچھے سے جانتا تھا وہ اب کہاں جائے گا،

یار میں گڑیا کے پاس جا رہا ہو ایک بار اُسے دیکھ لو سکون آ جائے، تو یہاں سب دیکھ لینا حیدر نے ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھاتے ہوئے کہا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے جا،اب ایک گھنٹہ تجھے جانے میں لگے گا ایک آنے میں،اور حیا سے مل کے دو گھنٹے ویسے ہی گئے،یعنی تو اب رات تک واپس آئے گا احمد نے انگلی پہ حساب لگاتے ہوئے کہا،



ہاں ہاں جلدی آجاؤں گا یار تو بس اُس بلال نامی بلا کو سمبھال لینا پلیز زززز اُسے پتا لگ گیا تو کمینہ اپنا سب کام چھوڑ کے میرے پیچھے آجائے گا

ہاہاہا!!!!!ہاں تو جا میں اُسے دیکھ لوں گا احمد نے ہنستے ہوئے کہا،ٹھیک ہے میں نکلتا ہوں کہتے کے ساتھ ہی حیدر اپنے آفس سے باہر آگیا اب اُس کا رخ اپنی گاڑی کی طرف تھا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب کے احمد بھی کھڑا ہو گیا وہ جس کام سے یہاں آیا تھا وہ تو بھول گیا، حیدر اور اُس کی گڑیا ، جیسے راجا کی جان اُس کے طوطے میں ہوتی ہے ایسے ہی حیدر کی حیا میں تھی یہ سوچتے ہی احمد کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی



**********

جس کام کا میں نے کہا تھا وہ ہوا، محل نما کوٹھی پہ عالیشان سے صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کے بیٹھے ہاتھوں میں موجود جلتی ہوئی سگار کو اس نے ہونٹوں سے لگایا اور دھواں ہوا میں چھوڑتے ہوئے اُس نے اپنے سامنے موجود کھڑے اپنے آدمی سے سوال کیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں راجا صاحب!!!!ابھی نہیں ہوا پر جلدی ہو جائے گا وہ آدمی سر کو جھکائے مودب سا کھڑا تھا اور اُس نے تھوڑا ڈرتے ڈرتے اپنی بات کہی، 

کیا!!!!!!ابھی تک تم سے یہ چھوٹا سا کام نہیں ہوا تمہیں پتا ہے نہ ہمیں سست لوگوں سے کتنی نفرت ہے اپنے آدمی کی بات سن کے سامنے موجود حیوان نما صفت انسان کہ چہرے پر غصہ دکھائی دینے لگا،

راجا صاحب ہم جلدی ہی آپکا کام کر دینگے بس آرمی والے بہت چوکنے ہو گئے ہے اُن کی ہر جگہ نظر ہے ہم نے ان کی نظروں سے بچا کے دس بچے اٹھا لیے ہیں، اس آدمی نے جلدی سے اپنی صفائی دینا، ضروری سمجھا کیونکہ پتا تھا سامنے بیٹھا شخص ایک منٹ میں کسی کی بھی جان لے لیتا ہے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم لوگوں نے اب تک دس بچے ہی اٹھائے ہیں جب کہ تمہیں پتا ہے اس بار کتنا بڑا آرڈر ہے مجھے نہیں پتا ہر حال میں مجھے پچاس بچے چاہیے سمجھے اور یاد رہے سب پندرہ سال سے کم عمر ہو میں اپنے ہاتھ سے یہ آرڈر جانے نہیں دے سکتا کتنے سالوں کے بعد آج میں کامیاب ہوا ہوں، اُس شیخ کے ساتھ کام کرنے کے لیے میں نے کیا نہیں کیا اور آج جب اس نے مجھے اتنا بڑا آرڈر دیا ہے تو تم سب آرمی کا رونا رو رہے ہو، آرمی

ہاہاہا!!!! غصے سے بولتے بولتے آخری لفظ پہ راجا صاحب نے زور سے قہقہ لگایا، یہ آرمی کچھ نہیں کر سکتی ہمارا پتا ہے کیوں، راجا صاحب نے بولتے ہوئے اپنے آدمی کی طرف سوالیاں نظروں سے دیکھا اور کھڑے ہو کے سگار کو پھر سے ہونٹوں سے لگایا آنکھیں بند کر کے اندر کی طرف لمبا سانس کھینچا اور جب آنکھیں کھول کے اُس نے دھواں باہر کی طرف پھینکا تو اُس کی آنکھوں میں موجود شیطانیت کو دیکھ کر اُس آدمی کے پورے جسم میں کپکپی دوڑ گئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیوں کے ہماری عوام بہت بیوقوف ہے، کسی پہ بھی بھروسہ کر لیتی ہے بچی کا ڈرائیور ہو، یہ گھر کا نوکر، دور کا رشتے دار ہی کیوں نہ ہو کسی کے ساتھ بھی اپنے بچے یا بچی کو بھیج دیتے اور بھیجے وقت یہ تک نہیں سوچتے کے سامنے موجود شخص اُن کے بچے کا رکھوالا نہیں ہمارا آدمی ہے،

ہاہاہا!!!!اور سب سے بڑی بات ہمیں کسی بھی بچے کی انفارمیشن کے لیے بھاگ دوڑ نہیں کرنی پڑتی بس فیس بک کھول لو ہماری بیوقوف عوام سب اس میں خود ڈھال دیتی ہے آج میرے بیٹے کی سالگرہ ہے، آج میری بیٹی پہلی بار اسکول جائے گی، آج ہم فیملی کے ساتھ گھومنے جا رہے، آج میرا بیٹا اپنے اسکول والوں کے ساتھ پکنک پہ جا رہا ہے، وغیرہ وغیرہ اب آرمی ایک ایک کے گھر جا کے پھرا دینے سے رہی،

Blody nonsence !!!!!!!




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس حیوان صفت آدمی جس کی عمر تقریبا پینتالیس کے قریب ہو گی اُس نے حکارت سے کہتے ہوئے جلتے ہوئے سگار کو نیچے پھینک کے اپنے جوتے کی نوک سے مسل دیا،اور واپس اپنے آدمی کی طرف دیکھا پانچ مہینے کے اندر میرا کام ہو جانا چاہیے ورنہ اس سگار کی جگا اگلی بار تمہاری گردن ہو گی،اس نے اپنے آدمی کی نظرے سگار پہ موجود دیکھ کے اسے وارن کیا،

راجا صاحب ہم جلدی ہی یہ کام کر دینگے ہمارے آدمی ہر جگہ پھیلے ہوے ہے راجا صاحب کی بات سن کے اس آدمی کی گردن میں گٹھلی سی ڈوب کے ابھری،اس نے جلدی سے اپنی بات کہی

سمجھدار ہو، جبھی تم میرے خاص آدمی ہو،راجہ صاحب نے اس کا شانہ تھپتھپایا اور اپنی آرام گاہ کی طرف چل دیے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

**********



کیاہورہاہیہاں!!! پیچھے سے آنے والی آواز پہ حنااورانوردونوں ایک ساتھ موڑے،جب کے حیانے بھی نظرے اُٹھاکے آنے والے کودیکھا،

،سامنے آرمی آفیسر کی یونیفارم پہنے ماتھے پہ بکھرے بال اور چہرے پہ سنجیدگی لیے حیدر کھڑا تھا،حیدر نے پہلے حنا کو دیکھا پھر انور کو اُسے نیچے بیٹھی ہوئی حیا نظر نہیں آئی،جب کے حیاتوبس اپنے دل وجان سے پیارے بھیا کو دیکھ رہی تھی جو اُس سے دور ہوتے ہوئے بھی اُس سے دور نہیں ہوتے تھے جب بھی حیا کو ضرورت پڑی اپنے بھیا کو اپنے پاس پایا،

!!!!!بھیا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر کے کانوں میں جیسے ہی اپنی گڑیا کی آواز آئی وہ جلدی سے آواز کی سمت آیا، جہاں اُس کی گڑیا آنکھوں میں ڈھیر سارے آنسوں لیے اُسے ہی دیکھ رہی تھی اور اپنے ہاتھوں سے اس نے اپنے پیر کو پکڑا ہوا تھا،

انور جلدی سے سر کُھجاتے ہوئے سائڈ میں کھڑا ہو گیا،

کیا ہوا گڑیا، حیدر جلدی سے گڑیا کے پاس آ کے گُھٹنے کے بل بیٹھ گیا یہ کیسے لگی، حیدر نے حیا کے پیر کی طرف پریشانی سے دیکھا، اور اپنی گڑیا کے آنسوں صاف کرنے لگا،

وہ وہ۔۔۔ یہ چائے بنا رہی تھی میں نے کہا بھی تھا کے رہنے دو میں بنا لو گی پر یہ خود ضد کر کے کچن میں آ گئی اور خود پہ چائے گرا لی، حنا نے جلدی سے جھوٹ بولا وہ اچھے سے جانتی تھی حیا کو لے کے حیدر کے جذبات، اور حیدر کا غصہ بھی،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیا جلدی سے حیدر کے قریب ہو گئی اور اس کی شرٹ کو مُٹھی میں قابوں سے پکڑ کے اپنی آنکھے زور سے بھینچ لی حیدر کے آنے سے اُسے تحفظ کا احساس ہوا تھا،

ڈرو نہیں گڑیا میں ہوں نا کیا ہوا ہاں یہ تو چھوٹی سے چوٹ ہے ابھی ٹھیک ہو جائے گی اور میری گڑیا تو بہت بہادر ہے حیدر اسے اپنے ساتھ لگائے اس کا سر تھپتھپاتے ہوے تسلی دے رہا تھا جب کے حیدر کو اس وقت یہ تکلیف اپنے اُپر محسوس ہو رہی تھی،

یہ کیا ہوا گڑیا کو، برہان چہرے پہ فکر لیے کھڑا تھا جو ابھی آفس سے آیا تھا کچن سے آتی ہوئی آوازوں کی وجہ سے اسی سمت آ گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس انکی ہی کمی تھی اب ہو گا ڈرامہ اسٹارٹ، حنا منہ ہی منہ میں بڑبڑانے لگی، لیکن اُس کی بڑبڑاہٹ اتنی ضرور تھی کے پاس کھڑے انور کے کانوں میں پڑ گئی، انور نے اُس کی طرف بیچارگی سے دیکھا، حیا کو چھونے کا موقع ہاتھ سے جاتے دیکھ اُسے بہت افسوس ہو رہا تھا اب حیا کو ہاتھ لگانے کا مطلب تھا اپنی موت کو خود دعوت دینا،

کچھ نہیں تھوڑی سی چوٹ ہے حیدر نے اپنے بڑے بھائی کو دیکھتے ہوئے کہا پر اس وقت حیدر کے چہرے پہ حد سے زیادہ سنجیدگی تھی، تو یہاں کیوں بیٹھے ہو اندر لے کے چلو گڑیا کو برہان نے پاس آ کے گڑیا کے سر پہ پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا، حیا تو اپنے بھیا کے کندھے سے لگے رونے کا شغول پورا کر رہی تھی،

حیدر نے اُسے اپنے ہاتھوں میں اُٹھایا اور اُسے لیے اندر حیا کے روم میں آیا اسے بیڈ پہ بٹھایا اور جانے لگا تو حیا نے اُس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا حیدر نے جب اس کی طرف دیکھا تو وہ نہ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں گردن ہلانے لگی،اُس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو حیدر نے صاف محسوس کیا، گڑیا میں دوائی لارہا ہو بس پھر اپنی گڑیا کے پاس بیٹھوں گا کہی نہیں جاؤں گا، حیدر نے اُسے پیار سے دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالا اور فرسٹ ایڈ بوکس لینے چلا گیا،



**********

اچھا میں چلتا ہوں حیا کے اندر جانے کے بعد انور کو اپنا وہاں رُکنا بے فضول لگا اور وہ جو بات کرنے آیا تھا وہ بھی کر چکا تھا، اتنی جلدی کیوں ابھی تو آئے ہو کھانا کھا کے جانا ہے نا برہان، حنا نے بولتے ہوئے بریان کی طرف دیکھا جو غصے سے اُسے ہی گھور رہا تھا، حنا کی بات سن کے اسے انور کی موجودگی کا احساس ہوا، دونوں بھائی حیا کی تکلیف دیکھ کے انور کو فراموش کر چکے تھے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں انور کھانا کھا کے جانا برہان نے اُس کی طرف دیکھ کے مسکراتے ہوئے کہا، نہیں اب میں چلوں گا پھر ملاقات ہو گی، مجھے کچھ کام ہے، دونوں بھائیوں کا حیا کے لیے پیار اور اسے تکلیف میں دیکھ کے سنجیدہ چہرا انور کا بس نہیں چل رہا کہ وہ یہاں سے بھاگ جائے،



چلو ٹھیک ہے اگلی بار آو تو کھانا کھا کے جانا، برہان نے اس سے مصحافہ کرتے ہوئے کہا، ہاں کیوں نہیں ضرور انور نے فوراً ہامی بھری اُسے یہاں سے جلد سے جلد نکلنا تھا،

انور کے جاتے ہی برہان کا رُخ حنا کی طرف تھا، یہ چائے گڑ یا پہ کیسے گری، تم خود نہیں کر سکتی تھی یہ سب کام، اُس کی ابھی پڑھنے کی عمر ہے ان سب کاموں کی نہیں اتنے نوکر گھر میں کس لیے ہے بولو برہان نے غصے سے اپنی بیوی کو جھاڑ پلائی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے نہیں کہا تھا وہ خود گئی کچن میں اور اس ٹائم سب نوکر پیچھے کواٹر میں ہوتے ہیں میں تو انور بھائی کے پاس بیٹھی تھی مجھے کیا پتا وہ کچن میں کب گئی، حنا نے نکلی ٹسوے بہاتے ہوئے اپنی بات کہی،



اب تم رو رو کے مجھے اریٹیٹ نہیں کرو جاؤ میرے لیے ایک کپ چائی لے آو میں حیا کے پاس جا رہا ہوں، بولتے کے ساتھ ہی برہان حیا کے روم کی طرف چل دیا،

برہان کے جاتے ہی حنا نے اُن ٹوٹے ہوئے کپ کے ٹکڑوں کو غصے سے ٹھوکر ماری، ہر بار تمہاری وجہ سے برہان مجھ پہ غصہ کرتے ہے تمہیں اس سب کا حساب دینا ہو گا تمہاری قسمت میں بس آنسوں ہی آنسوں لکھ دوں گی حنا نے اپنے نکلی آنسوں صاف کرتے ہوئے نفرت سے حیا کے روم کی طرف دیکھ کے سوچا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر وہ یہ بات بھول گئی قسمت لکھنا اور قسمت بدلنا جس کے بس میں ہے وہ زات بہت بڑی ہے !!!!! 

بے شک اللہ ہر چیز پے قادر ہے،

*********

لاؤ گڑیا یہاں پیر رکھو حیدر نیچے بیٹھے حیا کو پیر اپنے گُھٹنے پہ رکھنے کو بول رہا تھا، نہیں بھیا بہت جلن ہو گی، حیا نے جلدی سے پیر بیڈ کے اُوپر کر لیا، گڑیا ہلکی سی ہو گی چلو لگوالو حیدر سے ٹیوب، برہان نے اندر آتے ہوئے کہا،

میں ہوں نہ گڑیا آرام آرام سے لگاؤں گا حیدر نے پیار سے گڑیا کا پیر اپنے گُھٹنے پہ رکھتے ہوئے کہا، برہان نے پاس آ کے حیا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑا گڑیا یہاں دیکھو میری طرف



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

،اُس نے پیار سے حیا کے چہرے پہ ہاتھ رکھ کے اُس کا رُخ اپنی طرف کیا، جب کے حیا کے چہرے پہ ڈر صاف دیکھائی دے رہا تھا،



حیدر نے آرام آرام سے ٹیوب لگاتے ہوئے حیا کی طرف دیکھا جو برہان کا ہاتھ پکڑے لب بھینچے آنکھوں کو زور سے بند کیے حیدر کو بہت پیاری لگ رہی تھی حیدر کے چہرے پہ پہلی بار مسکراہٹ آئی،

بس دیکھو پتا بھی نہیں چلا اور لگ بھی گئی حیدر نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور حیا کے دوسری طرف بیٹھ گیا،

حیا نے آرام سے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولی اور اپنے پیر کی طرف دیکھا اُسے واقعی بلکل جلن نہیں ہوئی، اُسنے حیدر کی طرف دیکھا جو اُسے دیکھ کے مسکرا رہا تھا،

آپ ہنس رہے ہو بھیا، جاؤ میں آپ سے بات نہیں کرتی حیا نے کہتے کے ساتھ ہی اپنا چہرا دوسری طرف کر لیا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے میں ہنس سکتا کیا اپنی گڑیا پہ میں تو دیکھ رہا ہوں میری گڑیا کتنی بہادر ہے آرام سے ٹیوب لگوالی، حیدر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا،



سچی بھیا!!! حیا کے چہرے پہ فوراً بچوں جیسی خوشی دیکھائی دینے لگی، حیدر نے پیار سے اپنی جان کو دیکھا کتنی معصوم سی تھی وہ کتنی جلدی مان جاتی ہے کوئی بھی بات، حیا کو مسکراتے دیکھ حیدر اور برہان دونوں کے چہرے پہ اطمینان آگیا،

چاچو آپ کب آئے، انوشے کی آواز پہ سب نے ایک ساتھ دروازے کی طرف دیکھا جہاں گول مٹول سی سُرخ سفید رنگت والی انوشے یونیفارم میں کھڑی تھی، اور بھاگ کے آکے حیدر کی گود میں چڑھ گئی،

جب ہماری پرنسس اسکول گئی ہوئی تھی حیدر نے اُس کے گال چومتے ہوئے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیا کیا آپ روئی ہو انوشے نے حیا کی سوجی ہوئی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا، کتنی بار کہا ہے پرنسس حیا نہیں کہتے پُھو پھو کہتے ہے، اور پُھو پھو کا پیر جل گیا اس لیے وہ رو رہی تھی، برہان نے ہر بار کی طرح اس بار بھی انوشے کو سمجھانا اپنا فرض سمجھا،

اووہوووو بابا!!!!!

Haya just like a little doll like me

انوشے نے اپنے سر پہ ہاتھ مار کے ایسے کہا جیسے بہت کام کی بات بتائی ہے سب کو،

انوشے کی اس طرح ایکٹنگ کرنے پہ وہ سب ہنس دیے، حیا جتنی کم گوڈری سہمی رہنے والی لڑکی تھی یہ دس سال کی انوشے اُتنی زیادہ چٹ پٹی تھی، خود تو سیریس رہتی پر اپنی باتوں سے باقی سب کو ہسنے پہ مجبور کر دیتی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک منٹ پر نسس کال آرہی ہے حیدر نے انوشے کو گود سے اُتارتے ہوئے کہااور جیب سے موبائل نکال کے ایک طرف چلا گیا،



ہاں کیا خبر ہے، حیدر نے کال اٹینڈ کرتے کے ساتھ کہا، سر وہ جس بچی کی ڈیڈ باڈی ہمیں تین دن پہلے ملی اُس کی پوسمارٹم رپورٹ آگئی ہے، اگر آپ آجاتے سر تو ہم بیٹھ کے بات کر لیتے فون پہ موجود آفسر نے آدب سے کہا، یہ بات سنتے ہی حیدر کا چہرا پھر سے سنجیدا ہو گیا، کیا رپورٹ ہے،

سر بچی کی عمر ساتھ سے آٹھ سال تھی بچی کو کئی دن قید میں رکھ کے اُس پہ تشدد کیا گیا ہے ذیادتی کی گئی ہے اور بچی کی موت گلا دبانے سے ہوئی ہے جس کی وجہ سے بچی کی گردن کی کئی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی تھی، فون پہ موجود آفسر نے تفصیل سے ایک ایک بات بتادی جسے سن کے حیدر نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی اُس کی نظر سامنے گئی جہاں حیاانوشے کے دونوں



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گال کھینچنے کی کوشش کر رہی اور انوشے گال پہ دونوں ہاتھ رکھے اُس کی کوشش کو ناکام بنا رہی، جیسے یہ ہمارے گھر کی رونقیں ہیں ایسے ہی وہ بچی بھی کسی کے گھر کی رونق ہو گی کسی کی آنکھ کا تارا ہو گی جسے اُن ظالموں نے بے دردی سے مار دیا، حیدر کی آنکھیں اس وقت غصے کی زیادتی سے سُرخ ہو گئی،

سر آپ سن رہے ہے آواز آ رہی سر۔۔۔۔۔۔۔فون پہ آنے والی آواز پہ حیدر ایک دم اپنی سوچ سے باہر آیا، ہاں تم ایسا کرو ایک گھنٹے میں میٹنگ ارینج کرو اس کیس سے جڑے سب آفسر کی میں جب تک پہنچ جاؤں گا،

اوکے سر!!!!!فون بند ہو گیا تھا پر حیدر اب بھی ایسے ہی کھڑا سوچ رہا تھا، کب وہ دن آئے گا جب وہ ان درندوں کو پکڑے گا، آخر کب تک یہ گیم نو نہ کھیل چلتا رہے گا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چاچو یار آپ تو بس ہر وقت کام کام کرتے رہتے ہو اور جب گھر ہوتے تو اپنے موبائل پہ لگے رہتے اور اپکو پتا ہے نہ



You don't know, anushy missing you alot chachu!!!!!

انوشے کی آواز پہ حیدر اپنی سوچ سے باہر آیا،

Chachu also missing you alot princess!!!



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر نے اُس کے پاس آ کے پیار سے اس کے بال خراب کرتے ہوئے کہا،



اووہو وچاچو آپ نے میرے سارے بال خراب کر دیے انوشے کے ماتھے پہ فوراً بل آ گئے جسے دیکھ کے برہان اور حیدر ہنسے بنا نہیں رہ سکے

ہاہاہا!!!!! آچھا بابا سوری حیدر نے فوراً دونوں ہاتھ اوپر کرتے ہوئے سوری کر لیا، اُس کے چہرے پہ تھوڑی دیر والی سنجیدگی کہی نہیں تھی بلکہ ایک نرم تاثر تھا جو ہمیشہ انوشے اور حیا کو دیکھ کے چہرے پہ آ جاتا تھا،

آچھا بھائی اب میں چلتا ہوں میری ایک ضروری میٹنگ ہے حیدر نے برہان کی طرف دیکھ کے کہا، پر بھیا آپ ابھی تو آئے ہو میں نہیں جانے دوں گی حیا نے فوراً حیدر کا ہاتھ پکڑ لیا موبادہ بھاگ ہی نہ جائے، گڑیا تنگ نہیں کرو بچہ جانے دو حیدر کو اُسے کام ہے نہ برہان



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا، میں کچھ دن میں واپس چکر لگاوں گا گڑیا حیدر نے پیار سے حیا کی آنکھیں صاف کی جو فوراً آنسوؤں سے بھر گئی تھی



پکا وعدہ!!!! حیا نے اپنا ہاتھ آگے کیا ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ آسانی سے مان گئی،

پکاااا والا پرومس!!!!!!! حیدر نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ دیا

**********

مما مما!!!!!! گھر میں داخل ہوتے ہی مشعل نے آمنہ بیگم کو آواز لگائی، تم اتنی جلدی کیسے آگئی آمنہ نے کچن سے باہر آتے ہوئے کہا، ارے مما وہ مجھے حیا کے گھر جانا ہے اس



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیے آگئی آپ پلیز جلدی سے کھانالگادو میں فریش ہو کے آتی ہو، مشعل نے اُن کے گلے میں باہیں ڈھال کے انہیں اپنے جلدی آنے کی وجہ بتائی،



اچھاتو کیوں آج حیا آئی نہیں کیا کالج، نہیں مما یہی تو پوچھنا ہے کہی اُس نے کسی اور کالج میں تو نہیں لے لیا ایڈمیشن، آپ جلدی سے کھانالگادو میں دو منٹ میں فریش ہو کے آئی ، مشعل بولتے کے ساتھ ہی اپنے روم میں چلی گئی،

**********

آپ کون ہے انکل، سامنے کھڑی بچی نے معصومیت سے پوچھا، بیٹا وہ آپ کے ڈرائیور انکل کو کام تھا انہوں نے مجھے بھیجا ہے آپ کو لینے کے لیے میں اُن کا دوست ہوں،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر میں آپ کو نہیں جانتی تو آپ کے ساتھ کیوں جاؤں



بچی جو کے اسکول یونیفارم میں اسکول کے باہر کھڑی اپنے ڈرائیور انکل کا ویٹ کر رہی تھی سامنے کسی اور کو دیکھ کے اُس نے جانے سے صاف انکار کر دیا،

بیٹا اچھا اپنا نام تو بتاؤ، میں آپ کو اپنا نام کیوں بتاؤں، جب کے میں آپ سے پہلی بار مل رہی ہوں ویسے سب پیار سے مجھے پری کہتے ہیں آپ بھی کہہ سکتے ہو، بچی نے سمجھداری سے جواب دیا،

سامنے موجود شخص کے چہرے پہ پہلی بار پریشانی آئی یہ بچی تو اُس کے قابو میں ہی نہیں آ رہی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھو بیٹا ہمیں دیر ہو رہی ہے نہ گھر چل کے بات کرے گے، نہیں پہلے آپ میری مما سے بات کرواو پھر میں آپ کے ساتھ جاؤں گی پری اپنی بات پہ آڑی رہی،



بیٹا میرے پاس نمبر نہیں ہے آپ کی مما کا میں کیسے آپ کی بات کروادوں، مجھے یاد ہے نمبر مما کا آپ مجھے اپنا موبائل دے دو، بچی نے معصومیت سے آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے کہا،

سامنے موجود آدمی سہی معنٰی میں بچی کی باتوں سے جج ہو گیا تھا اُس کا پالا پہلی بار اتنی سمجھدار بچی سے پڑا تھا جو مشکل سے دس سال کی ہو گی،

اُس آدمی نے موبائل نکال کے بچی سے پوچھ کے نمبر ڈائل کیا اور موبائل کان سے لگائے ایک طرف چلا گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Hollow madam!!!



جی میں شبیر بات کر رہا ہوں میں پری کو لینے آیا تھا کیوں کہ جلال کی طبیت ٹھیک نہیں اس لیے اُس نے مجھے لینے کو کہا ہے آپ کا نمبر بھی اُسی نے دیا آپ پری سے ایک بار بات کر لیں وہ میرے ساتھ نہیں جا رہی، شبیر نے بڑی صفائی سے جھوٹ بولا اور موبائل لا کے پری کے ہاتھ میں دے دیا،

بیٹا آپ انکل کے ساتھ گھر کیوں نہیں آ رہی، فون میں سے آواز آئی، پر مما یہ تو، بیٹا آ جاو آپ ان کے ساتھ میری بات ہو گئی ہے انکل سے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے انکل کو فون واپس کیا اور گاڑی میں آ کے بیٹھ گئی، یہ گاڑی بھی میرے پاپا کی نہیں ہے بچی نے گاڑی میں بیٹھ کے ایک اور سوال کیا،



شبیر نے اُس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور گاڑی چلاتا رہا، ایک دم گاڑی رکی، انکل یہ میرا گھر نہیں ہے بچی نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا،

وہ آدمی کوئی جواب دیے بغیر گاڑی سے اُترا دوسری طرف آ کے بچی کی طرف کا دروازہ کھولا اور بچی کو بے دردی سے بازو سے پکڑ کے باہر نکالا، انکل چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے، پری نے اپنا ہاتھ چھوڑوانا چاہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت دیر سے تیری بک بک سن رہا ہوں اب چل میرے ساتھ شبیر اُسے گھسیٹتا ہوا اندر لا رہا تھا، نہیں چھوڑو مجھے مما!!!! مما پری نے زور زور سے رونا شروع کر دیا،



کیا مما مما لگایا ہوا ہے ہاں تیرے مما پاپا کو تیری فکر ہوتی تو تجھے کسی اور کے رحم و کرم پہ نہیں چھوڑتے بے وقوف کتنے آسانی سے میری باتوں میں آ گئے، اُس نے بچی کے چہرے کو سختی سے پکڑ کے کہا، نیچے تہ خانے کے پاس آ کے اُس نے گارڈ کو اشارہ کیا، گارڈ نے اشارہ دیکھتے ہی جلدی سے تہ خانے کا گیٹ کھولا اُس نے اندر آ کے روتی ہوئی پری کو زور سے زمین پہ پھینک دیا، اور باہر آ کے گارڈ کو اشارہ کیا اور چلا گیا گارڈ نے جلدی سے واپس گیٹ کو تالا لگا دیا،

پری کے نازک ہاتھ بری طرح چھیل گئے اور سر پہ چوٹ لگنے سے خون نکلنے لگا، آپ نے کہا تھا مما کے چلی جاو آپ مجھ سے پیار نہیں کرتی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

I hate you mama I hate you!!!!



پری نے بری طرح روتے ہوئے کہا اُسے اس اندھیرے سے ڈر لگ رہا تھا اُس کی آنکھیں جب آندھیرے میں کچھ دیکھنے کے قابل ہوئی تو اُس نے چاروں طرف نظرے دوڑائی، بدبو آندھیرا اور اُس کے عمر کے اور بھی بچے تھے وہاں جو شائد سب سو رہے تھے یا بے ہوش تھے اُسے اور خوف آنے لگا وہ گُھٹنے میں سر دیے بہ آواز رو رہی تھی

مما پاپا مجھے یہاں سے نکالوں مجھے ڈر لگ رہا ہے روتے روتے اُس کی ہچکی بندھ گئی تھی پر یہاں اُس کی آواز سننے والا کوئی نہیں تھا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

**********



حیدر مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے کیا تم۔کچھ دیر کے لیے میرے روم میں آسکتے ہو،حیدر جانے لگا تو برہان نے اسے کہا،

بھائی ایک ضروری میٹنگ ہے مجھے وہاں پہنچناں ہے میں جلد چکر لگاؤں گا گھر کا پھر تسلی سے بات کرے گے ابھی میں بس گڑیا کی وجہ سے آیا،کیوں گڑیا نے بلایا تھا کیا برہان نے حیا کی طرف دیکھا،نہیں بھائی بس مجھے یاد آرہی تھی بہت گڑیا کی تو میں آگیا،حیدر نے حیا کی طرف پیار سے دیکھا اچھا ٹھیک ہے جلدی لگانا چکر جب بھی ٹائم ملے،پھر ملاقات ہو گی ابھی میں تھوڑا آرام کروں برہان نے حیدر کو گلے لگایا اور انوشے کو ساتھ لیے اپنے روم کی طرف چلا گیا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گڑیا اب بتاؤ کال کیوں کی سب ٹھیک ہے نہ حیدر نے حیا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا، بھیا میں آپ سب کو چھوڑ کے کہی نہیں جاؤں گی حیا کی آنکھیں فوراً آنسوؤں سے بھر گئی، تو کس نے کہا ہماری گڑیا کو کے وہ ہم سے دور جائے گی، وہ بھابھی نے بولا کے میرا نکاح ہو گا اور میں یہاں سے چلی جاؤں گی،

میں یہاں سے نہیں جاؤں گی نہ بھیا، حیا کی آنکھوں میں خوف تھا آپنوں سے بچھڑنے کا خوف اپنے بھیا سے دور جانے کا خوف، اُس نے امید سے حیدر کی طرف دیکھا، ارے ایسا کچھ نہیں ہے پگلی بھابھی نے مزاق کیا ہو گا حیا کی بات سن کے اُسے اپنی بھابھی پہ غصہ تو بہت آیا پر اس وقت حیا کو بھلا نہ زیادہ ضروری تھا،

اچھا سچ میں بھیا میں کہی نہیں جاؤں گی حیا نے فوراً اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا، جی جی گڑیا چلو اب آپ لیٹ جاؤ کچھ دیر تہ کے آپ کا پیر جلدی ٹھیک ہو جائے، حیدر نے پیار



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے اپنی چھوٹی سی بہن کو دیکھا اب بھی وہ آسانی سے مان گئی تھی کبھی ضد بحس نہیں کرتی تھی،اُس کے چہرے پہ بہت معصومیت تھی حیدر نے پیار سے اُس کندھے سے لگا کے اُس کے سر پہ پیار کیا اُسے لیٹا کے لائٹ اوف کی اور حیا کی طرف دیکھا جو اُسے ٹاٹا کر رہی تھی

حیدر کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی

پگلی!!!!!!!

**********

بھابھی!!!!!!حیدر باہر جا رہا تھا جب اُسے حنا نظر آئی جس کے ہاتھ میں چائی تھی اُس کا رُخ اپنے روم کی طرف تھا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بولو حنا نے اُس کی طرف دیکھا، بھابھی یہ آپ حیا کے دماغ میں کیا ڈھال رہی ہیں آپ کو پتا نہیں ہے اُسے ان سب چیزوں کا نہیں پتا ابھی وہ چھوٹی ہے یہ سب باتیں وہ دماغ پہ لے گی جو سہی نہیں ہے، حیدر نے آرام سے حنا کو کہا اُس کا چہرہ سنجیدہ تھا پر اُس کے لہجے میں احترام تھا کیوں کہ جیسی بھی تھی اُس کی بھابھی تھی،



چھوٹی نہیں ہے سترہ برس کی ہے اور میں نے اُس سے کوئی غلط بات نہیں کی، شادی تو ایک نہ ایک دن ہونی ہی ہے اب ماں نہیں ہے تو میں نے سوچا میں سمجھاوں گی بھابھی بھی تو ماں کی طرح ہوتی ہے پر یہاں تو بھلائی کا زمانہ ہی نہیں ہے حنا نے روتے ہوئے کمال کی ایکٹنگ کی، ہر بات اس ہٹلر کو بتا دیتی ہے بڑی آئی معصوم حنا نے من میں نفرت سے سوچا،

بھابھی بات سہی ہے آپ بھی حیا کا بھلا ہی چاہو گی بس ابھی نہیں سمجھتی وقت آنے پہ میں اُسے سمجھا دوں گا، آپ پلیز آئندہ اُس سے یہ سب باتیں نہیں کرنا، اور ہاں بھابھی ایک



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ریکویسٹ ہے حیدر نے جاتے جاتے واپس حنا کی طرف دیکھ کے کہا،اگر بھابھی آپ کے مہمان آئے تو اُنہیں ڈرائنگ روم میں بیٹھایئے گا،حیدر بول کے روکا نہیں حنا کو حیران چھوڑ کے باہر آگیا،اُس کی گڑیا کی تو وہ بغیر کہے ہر بات جان جاتا تھا پھر حیا کی آنکھوں میں انور کو دیکھ کے ڈر کیسے نہ دیکھتا،



آیا بڑا آڈر دینے والا مجھے جس گڑیا کی وجہ سے تم سب مجھے باتیں سناتے نہ اُس گڑیا کو توڑ کے نہ پھینکا تو میرا نام بھی حنا نہیں،اس وقت حنا کے اندر حیا کے لیے نفرت اور بڑھ گئی

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مشعل ڈرائیور کے ساتھ حیا کے گھر آگئی تھی اُسے حیا سے ملنے کی جلدی تھی وہ اندر جا رہی تھی کے آنے والے کو دیکھ نہیں سکی اور زور سے سامنے والے سے ٹکرا گئی

،ہائے ےے ے میرا اسر توڑ دیا کون آندھا ہے یہاں نظر نہیں آرہا میں آرہی ہوں

مشعل نے بولتے کے ساتھ ہی نظر اُٹھا کے دیکھا جہاں حیدر غصے سے اُسے دیکھ رہا تھا،

حیدر جسے میٹنگ میں جانے کی جلدی تھی وہ لاؤنج سے باہر آیا تو اُس کی ٹکر اس آفت کی پڑیا سے ہوئی،اور اس کے ہاتھ سے موبائل کیز سب نیچے گر گئی،

حیدر کو سامنے دیکھ کے اُس نے زبان دانتوں تلے دبالی حیدر بھائی آپ اُس نے سانس روکے ہوئے کہا،اُسے حیا کا یہ جلاد بھائی بہت برا لگتا تھا، مشعل کے بقول حیدر موقع کی تلاش میں ہوتا ہے کہ کب موقع ملے اور مشعل کو ڈانٹے،اب بھی اُسے پتا تھا کے ڈانٹ پکی ہے،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں آندھا ہو یہ تم آنکھیں آتی ہوئی گھر چھوڑ کے آئی تھی کیا تمہیں پتا نہیں ہے کے جب کسی کے گھر آتے ہیں تو انسانوں کی طرح آتے ہیں آندھوں کی طرح نہیں، حیدر ایک ایک لفظ چبا چبا کے کہا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کے لفظوں کی جگہ اسے چبا جائے، اب ہٹو یہاں سے حیدر نے نیچے گرا ہوا اپنا سامان اُٹھایا اور اُسے گھور کے چلا گیا،

حیدر کے جاتے ہی اُس نے اپنی روکی ہوئی سانس کو بھال کیا، اُف بال بال بچ گئی اس جلاد سے، مشعل کا دل کیا اُسے سہی کی سنائے پر ہائے رے یہ زبان جو اُسے دیکھتے ہی چپک جاتی تھی،

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

برہان مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے حنا نے چائے ٹیبل پہ رکھتے ہوئے کہا، برہان جو فریش ہو کے آیا تھا آئنے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا اُس نے آئنے کے اندر سے حنا کو دیکھا، کیا بات کرنی ہے بھئی برہان نے مسکرا کے کہا اب اُس کا موڈ اچھا تھا پہلے کی نسبت،

آپ بس کمرے میں ہی مجھے دیکھ کے مسکراتے، باہر تو ہر وقت مجھے کوئی نہ کوئی بات پہ سناتے رہتے حنا نے برہان کا موڈ اچھا دیکھ کے لاڈ بھرے لہجے میں کہا،

برہان نے پاس آ کے حنا کو کندھے سے تھام کے بیڈ پہ بیٹھایا اور خود بھی چائے اُٹھا کے بیٹھ گیا، حنا تم مجھے سمجھو مجھے حیا کو ایسے دیکھ کے غصہ آ گیا تھا تمہیں تو پتا ہے وہ نازوں سے پلی ہے اُس کے بس کے بات نہیں ہے اتنا درد سہنا، اور ماما پاپا کے بعد میں نہیں چاہتا کے اُسے




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ لگے کے اُس کے بھائی کو اُس کا خیال نہیں اور حیدر اُس پہ جان دیتا ہے ہم میں سے کوئی اُسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا،



تو آپ کو لگتا ہے میں اُسے تکلیف دیتی ہوں کیا میں اُسے تکلیف میں دیکھ سکتی ہوں آپ نے گھر میں اتنے نوکر رکھے ہوئے ہے میں حیا سے کوئی کام کیوں کرواو گی مجھے تو اندازا بھی نہیں تھا وہ کب گئی کچن میں آپ میرے بارے میں غلط تو نہیں سوچوں کیا میں حیا کا خیال نہیں رکھتی، حنا نے چہرے پہ فکر لیے برہان کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا،

ارے یار مجھے پتا ہے تم کتنا خیال رکھتی ہو گڑیا کا، حیدر یہاں ہوتا نہیں میں بھی صبح کا گیا رات دیر سے آتا کبھی کبھی ہی دن میں آتا ہوں پیچھے سے تم ہی ہو جو اُس کا خیال رکھتی ہو مجھے تم پہ پورا یقین ہے، برہان نے چائے پی کے کپ سائڈ میں رکھا اور حنا کے ہاتھ پہ واپس اپنا ہاتھ رکھا، اچھا چلو بتاؤں کیا بات کرنی تھی مجھ سے برہان نے مسکرا کے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھوں غصہ نہیں کرنا تسلی سے میری بات سننا، حنا نے برہان کی طرف دیکھ کے بات اسٹارٹ کی، وہ ابھی جو آئے انور بھائی آپ تو جانتے ہو اُنہیں میرے چاچا کے بیٹے ہے عادت کے بھی اچھے ہیں اور سب سے بڑی بات انہوں نے اپنا بزنس اسٹارٹ کیا ہے دوسرے شہر میں، برہان نے نہ سمجھی سے حنا کو دیکھا،

وہ حیا کا ہاتھ مانگ رہے ہیں اب چاچا چاچی ہوتے تو وہ بات کرتے اب وہ نہیں ہے اس دنیا میں تو مجھے ہی بات کرنی ہے اور اُس نے جب مجھے اپنی پسند بتائی تو مجھے خوشی ہوئی حنا نے جلدی سے اپنی بات ایک ہی سانس میں کہے کے برہان کے چہرے کی طرف دیکھا جس کے ماتھے پہ بل آ گئے تھے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا حنا تمہیں پتا نہیں ہے کہ انور کی ایک شادی پہلے بھی ہوئی تھی، پر برہان وہ لڑکی بد کردار تھی اس لیے انور نے اُسے طلاق دیدی اب تو وہ بلکل اکیلا ہے ہماری حیا کو بہت خوش رکھے گا، حنا تم ہوش میں تو ہو انور حیا سے تیرہ چودہ سال بڑا ہے، برہان نے کہتے ہوئے اُس کی طرف دیکھا جس کے چہرے پہ اب ناراضگی آگئی تھی، حنا تم انور سے معذرت کر لینا کیوں کے میں نے حیا کا رشتہ پہلے سے دیکھا ہوا ہے،

برہان کی بات سن کے حنا کو تیرا سو والٹ کا جھٹکا لگا، کون ہے آپ نے مجھے بتایا نہیں حنا نے ناراض چہرے کے ساتھ کہا، بتادوں گا وقت آنے پہ پہلے مجھے حیدر سے بات کرنی ہے پھر بتادوں گا، ابھی تم بس حیا کے لیے کوئی رشتہ نہیں دیکھنا شادی تو وہی ہو گی جہاں میں نے سوچا ہے اب مجھے زرا کھانا لگا دو تا کے میں جاؤں مجھے آفس جانا ہے دیر ہو رہی ہے برہان نے مسکرا کے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حنا کو یہ سب سن کے آگ لگ گئی اُسے اپنا پلین چوپٹ ہوتا نظر آرہا تھا پر اُسے کچھ اور سوچنا تھا برہان سے جھگڑا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا، جی ٹھیک ہے آپ آجاؤ میں کھانا لگاتی ہو حنا آرام سے کہے کہ باہر چلی گئی، جب کے پیچھے سے برہان کو گھیری سوچ میں چھوڑ گئی،



*********

حیدر نے اپنی جیپ روکی اور اندر کی طرف قدم بڑھائے، آرمی یونیفارم پہنے آنکھوں پہ سن گلاسس لگائے مغرور چال چلتے ہوئے وہ اندر آیا، اس کا رُخ میٹنگ روم کی طرف تھا ,جہاں اس نے سب آفسر کی میٹنگ بلائی تھی

Hollow Everyone!!!!!



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر نے میٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی کہا سب آفیسرز نے حیدر کو دیکھتے ہی کھڑے ہو کے سلیوٹ مارا،

جن میں میجر رفیق، میجر صمد، میجر عدنان، میجر بلال اور میجر احمد شامل تھے حیدر اس کیس کو لیڈ کر رہا تھا وہ ان سب کا سینئر بھی تھا،

Seat down Everyone!!!!

حیدر نے ہاتھ کے اشارے سے سب کو بیٹھنے کو کہا، جیسا کے آپ سب جانتے ہیں کے آج کل ہم کس کیس پہ کام کر رہے ہیں اسی سلسلے میں یہ میٹنگ رکھی گئی ہے، حیدر بول کے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خاموش ہوااور اس نے سب کی طرف دیکھا،سب آفسرز بہت دھیان سے حیدر کو سن رہے تھے،



کچھ دیر بعد اس نے پھر بولنا اسٹارٹ کیا،بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کے ہمارے ملک میں یہ درندگی کا کھیل کھیلا جا رہا ہے یہ اس مہینے کا ساتواں کیس ہے,سات میں سے ایک بھی بچہ زندہ نہیں ہے اور سب کی موت گلا دبانے سے ہوئی ہے،سب بچوں کو اپنی حیوانگی کا نشان بنایا گیا ہے،حیدر نے بولتے بولتے ایک دم لب بھینچ لیے،جیسے اپنے غصے کو کنڑول کر رہا ہو اور اس سال اس حیوانیت کی بھینٹ چڑھنے والے معصوم بچوں کے تعدات 70 کے قریب ہے جن میں ایک بھی بچہ یا بچی زندہ نہیں،حیدر نے بول کے سامنے کی طرف دیکھا جہاں سب آفیسرز کے چہرے پہ غصہ صاف دیکھائی دے رہا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر!!!!!!احمد نے کچھ بولنے کے لیے ہاتھ کھڑا کیا_____یس میجر احمد!!!!حیدر نے اسے آنکھ کے اشارے سے بولنے کی اجازت دی، سر آپ نے جیسا بتایا اس حساب سے ہماری آنے والی جنریشن خطرے میں ہے_____سر ہمیں یہ تو پتا ہے اس کے پیچھے ایک گروہ ہے جو بچوں کو اٹھاتا ہے اور ان بچوں کو جب تک اپنے قید میں رکھتا ہے جب تک وہ بچے اُس کے کام کے ہے جب کام ختم ہوتا تو بچوں کو مار دیا جاتا ہے ایسا کب تک چلے گا، بلال نے بھی اپنے لفظوں سے اپنا غصہ ظاہر کیا،



یس میجر عدنان آپ کچھ بولنا چاہتے ہیں، حیدر نے میجر عدنان کو دیکھ کے کہا جس کے چہرے پہ۔حد سے زیادہ پریشانی تھی جو کچھ بولنا چاہ رہے تھے پر بار بار لب بھینچ رہے، سر میں نے معلومات حاصل کی ہے کے ان پندرہ دنوں میں گیارہ بچے اُٹھا لیے گئے ہے اور سر_____اور کیا حیدر کے ماتھے پہ پندرہ دن میں گیارہ بچوں کی کڈنیپنگ کا سن کے کئی بل آ گئے تھے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر جو گیارو ی بچی ان لو گوں نے اُٹھائی ہے وہ میری بھانجی ہے پری میری بہن کا بہت برا ہال ہے سر ان کی یہ ایک ہی بیٹی ہے، بولتے بولتے عدنان رو کا اس کی آواز میں نمی شامل تھی، سوری سر عدنان نے لمبا سانس لے کے خود کو ریلیکس کیا اسے خود پہ کنٹرول نہیں کھونا تھا وہ ایک آرمی آفسر تھا ایک رکھوالا اسے اپنے جزبات کو قابوں میں رکھنا تھا،

بہن نے جس ڈرائیور پہ بھروسہ کیا وہ پری کو اُٹھا لے گیا، وہ بس نو سال کی ہے سر،

میجر عدنان ہم سمجھ سکتے آپ کی تکلیف کیوں کے اس قوم کی ہر بیٹی ہماری بہن ہے آپ حوصلے سے کام لو ہم جلد پری تک پہنچ جائے گے، اُسے اور باقی بچوں کو حفاظت سے باہر نکالے گے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر آج تک دو ہفتے میں ایک یہ دو بچے غائب ہوتے آئے ہیں پر اس بار گیارہ بچے اس کا مطلب ہے کوئی بڑی پلیننگ ہو رہی ہے، میجر احمد نے بہت سوچ کے کہا، _____ آپ نے صحیح کہا یقینا کوئی بڑی بات ہے جو ہم پتا کر کے رہیں گے حیدر نے اس کی بات سے اتفاق کیا،

سر اسے تو ہمارے ملک میں کوئی بچہ سیف فیل نہیں کرے گا ہمیں جلد ہی اُن درندوں کے گریبان تک پھنچنا پڑے گا، ان بچوں کو بچانے کے لیے ہمیں کچھ بھی کرنا پڑے ہم تیار ہے سر، میجر صمد کے اندر غصے کا غبار بھرا ہوا تھا،

میجر صمد آپ اس غصے کو سمبھال کے رکھیں بہت جلد کام آنے والا ہے اس گروہ کا ہم وہ حال کریں گے کہ پوری دنیا ان کا انجام دیکھے گی حیدر نے مُٹھیا غصے سے بھینچ لی،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر آپ حکم کریں اب کیا کرنا ہے ہم اس ملک کی آنے والی جنیریشن کے لیے اپنی جان بھی قربان کر سکتے ہے میجر رفیق میں ملک کے لیے کچھ کر دیکھانے کا جزبہ بھرا ہوا تھا،



اسی لیے میں نے آج سب کو بکایا ہے میجر عدنان اور میجر صمد جو بچے کڈنیپ ہوئے ہیں آپ دونوں ان کے گھر کے اس پاس والوں سے معلومات حاصل کرو بچے کب کیسے اُٹھائے گئے گاڑی کا نمبر وغیرہ جو بھی معلومات ملے پر دھیان رہے کام رازداری سے ہونا چاہیے،

میجر بلال اور میجر احمد آپ دونوں کو پتا لگانا ہے اس گروہ کو کون چلا رہا ہے اور اس کا ارادا اب کیا ہے یہ اتنے بچوں کو کیوں اُٹھا رہا ایک ساتھ، اور میجر رفیق آپ کو ہر جگہ نظر رکھنی اسکول وغیرہ کے باہر اپنے آدمی رکھوں کسی پہ بھی شک ہو اسے اُٹھا کے لے آو، حیدر نے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب کی طرف باری باری دیکھ کے اُن سب کو ان کے کام سمجھائے،اور کھڑا ہو گیا,ان کمینوں کو بتانے کا وقت آگیا ہے کے اب یہ کیس آرمی کے پاس ہے اور آرمی کیا کیا کر سکتی



Yes sir!!!!!!!!

سب نے یک زبان ہو کے کہا،اور کھڑے ہو کے ایک ساتھ سلیوٹ مارا

Meeting is over!!!!!!!

حیدر نے اپنا کیپ پہنا سب کی طرف ایک نظر دیکھا اور میٹنگ روم سے باہر آگیا اس کے چہرے پہ کچھ کر دیکھانے کا جزبہ تھا،اب اس کا رُخ اپنے آفس کی طرف تھا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیا کی ابھی آنکھ بھی نہیں لگی تھی کے ایک دم دروازہ کھولا حیا ڈر کے ایک دم اٹھ کے بیٹھ گئی، سامنے ہی مشعل میڈم کھڑی تھی جن کے چہرے پہ غضب کا غصہ تھا،

سمجھتا کیا ہے خود کو آرمی میں ہے اس کا مطلب یہ نہیں کے ہر ایک پہ روب جھاڑے گا جلاد کہی کا، مشعل نے روم کا دروازہ لوک کیا اور حیا کے پاس اکے بیٹھ گئی،

پر ہوا کیا ہے حیا نے اس کو اتنے غصے میں شور کرتے دیکھ سوال کیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاہوا یہ پوچھو کیا نہیں ہوا ایک تو خود مجھ سے ٹکرایا اور اُپر سے مجھے ہی باتیں سنائی ایک ہی تو جلاد ہے اس دنیا میں وہ تمہارا بھائی، مشعل نے حیدر کو بُرا بھلا بول کے اپنی بھڑاس نکالی اس کے سامنے بولنے کی تو وہ ہمت نہیں کر سکتی تھی پر پیچھے سے وہ کون سا دیکھ رہا تھا،

اسے نہیں بولو میرے بھیا دنیا کے بیسٹ بھیا ہے، حیا نے فوراً اپنے جان سے پیارے بھائی کے سائڈ لی،

ارے رہنے دو جلاد ہے پورا جب دیکھوں مجھ معصوم کو باتیں سناتا رہتا ہے، مشعل کے خود کو معصوم کہنے پہ حیا نے حیرت سے اُسے دیکھا جو فروزی کلر کا سوٹ پہنے سر پہ ڈوپٹہ لیے بہت پیاری لگ رہی تھی پر معصوم پھر بھی نہیں تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایسے کیا دیکھ رہی ہو کبھی کوئی معصوم لڑکی نہیں دیکھی کیا، مشعل نے حیا کو خود کو تکتہ پا کے سوال کیا،

نہیں نہیں!!! تم بہت پیاری لگ رہی نہ اس لیے دیکھ رہی ہوں حیا نے معصومیت سے جواب دیا، اچھا خیریت اس ٹائم آئی تم حیا نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا جو پانچ بجا رہی تھی،

ارے ے وہ تو میں بھول ہی گئی جس کام کے لیے آئی تھی تمہارے اُس جلاد بھائی کی وجہ سے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مشعل!!!!!!!!!حیا کے چھوٹے سے ماتھے پہ بل آ گئے،اچھا اچھا نہیں بولتی تمہارے بھائی کو کچھ وہ میں پوچھنے آئی تھی کے تم کیوں نہیں آئی آج کالج، مشعل نے حیا کی طرف دیکھا جس کے چہرے پہ اب پریشانی تھی حیا اسے کیا جواب دیتی کے اس کی بھابھی نے اسے جانے نہیں دیا،

وہ_ہ_میری_ی_ی طبیت ٹھیک نہیں ہے اس لیے میں نہیں آئی، حیا نے سوچ کے جواب دیا،

اچھا اچھا میں تو ڈر گئی کے پتا نہیں کسی اور کالج میں تو نہیں لے لیا ایڈمیشن، اچھا پھر کب سے آو گی مجھے بتا دو، جب میں ٹھیک ہو جاو گی حیا نے فوراً جواب دیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ویسے وہ آرمی کا بندہ یہاں کیوں آیا تھا مشعل کی سوئی گھوم پھر کے پھر سے حیدر پہ اٹک گئی ،آرمی کا بندہ حیا کو ایک دم تو سمجھ نہیں آئی جب سمجھ آئی تو وہ مسکرانے لگی،

مشعل نے حیرت سے اس کی خوبصورت مسکراہٹ دیکھی گلابی رنگت آنکھوں میں نیند کی وجہ سے سرخی تھی مسکرتے ہوئے جو اس کے گال میں چھوٹا سا ڈمپل پڑتا وہ دنیا کی سب سے حسین لڑکی لگتی تھی پر وہ بہت کم مسکرتی تھی اور معصومیت اس میں حد سے ذیادہ تھی ،کیا ہوا حیا نے اس کے سامنے ہاتھ ہلایا تو اس نے حیا کے خوبصورت چہرے سے نظرے ہٹائی،

کچھ نہیں سوچ رہی ہو تم تو اتنی پیاری ہو تو وہ جلاد کس پہ چلا گیا بیچاری جو بھی اس کے ساتھ شادی کرے گی اس کا کیا ہو گا مشعل نے افسوس سے کہا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاپتاتم میری بھابھی بن جاؤ کتنامزا آئے گانہ ہم ساتھ رہے گے حیانے ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے کہا،جب کے اس کی بات سن کے مشعل نے اسے دیکھا جیسے حیاپاگل ہوگئی ہو،

دنیاکا آخری لڑکا بھی ہو گانہ تمہارابھائی تب بھی میں شادی نہ کرواس جلاد سے،کیوں کیا برائی ہے میرے بھیامیں وہ دنیاکی خوش نصیب لڑکی ہو گی جس سے میرے بھیاشادی کرے گے،

چپ رہو تم پاگل لڑکی ایسی باتیں کرکے دل ہی بیٹھادیامیرا مشعل نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھ لیا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیا مسکرانے لگی اس نے جان کر کے چھیڑا تھا اسے وہ جانتی تھی کے مشعل اور اس کے بھیا کی آپس میں کبھی نہیں بنی، اچھا اب میں چلتی ہو مجھے کام بھی کرنا ہے اپنا، مشعل بولتے ہوئے کھڑی ہو گئی،



یار اتنی جلدی ابھی تو آئی ہو میرے پاس بیٹھ جاو نہ کچھ دیر، نہیں یار پھر کبھی آو گی ابھی بھی میں ٹائم نکال کے آئی ہو تم سے بات کرنے تم ایک موبائل نہیں لے سکتی کیا تھوڑی سی بات کرنے بھی مجھے تمھارے گھر آنا پڑتا ہے،

مشعل کی بات پہ حیا نے سر جھکا لیا کیوں کے موبائل اس کے بھیا کو پسند نہیں تھا،

اچھا ایسے اُداس نہ ہو اس بہانے ہم مل تو لیتے ہے اکثر ورنہ موبائل پہ ہی باتیں کرتے رہتے، مشعل سے حیا کا اداس چہرہ برداشت نہیں ہوا اس نے جلدی سے بات گھوما دی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں ہم مل کے جو بات کرتے ویسے موبائل پہ تھوڑی ہوتی حیا اس کی باتوں میں آسانی سے آگئی تھی، مشعل نے پیار سے اسے دیکھا واقعی بہت معصوم تھی حیا

اوکے اب میں چلتی ہو باہر ڈرائیور ویٹ کر رہا ہے مشعل اسے ہاتھ ہلاتی ہوئی باہر چلی گئی

**********

پھر کیا سوچا تم نے فرقان صاحب نے پھر سے برہان سے پوچھا، جی مجھے اس رشتے پہ اعتراض نہیں پر میں ایک بار حیدر سے بات کرنا چاہتا ہوں اگر وہ مان جاتا ہے تو ہم جلد ہی نکاح کر دے گے،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھاتو تم کب بات کرو گے حیدر سے فرقان صاحب نے برہان کی طرف دیکھا جو کسی سوچ میں گم تھا،وہ تو حیدر جب بھی آئے گا میں بات کرلوں گا تم بتاؤں تم نے بات کی روہان سے کیا وہ راضی ہے اس نکاح کے لیے، برہان جو سوچ رہا تھا وہ اس نے کہہ دیا،



نہیں ابھی بات نہیں کی پر میں جلدی کرلوں گا تمہاری طرف سے اوکے ہو تو میں اس سے بات کروں مجھے معلوم ہے وہ مان جائے گا اسے ماننا ہی پڑے گا فرقان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا،

آپ بات کرلو روہان سے میری طرف سے اوکے ہی ہے حیدر کو میں منالوں گا آپ جب تک روہان سے بات کرلو میں نہیں چاہتا کے روہان پہ کوئی زور زبردستی ہو ایسے میری گڑیا خوش نہیں رہے گی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے زور زبردستی کسی شادی تو ایک نہ ایک دن کرنی ہے اور اس کا ارادہ بھی پاکستان میں شادی کرنے کا ہے مجھے بس اسے حیا کا بتانا ہے، اب تم نے بول دیا تو میں اس سے بات کر لیتا ہوں



**********

وہ ٹریڈ ملز پہ دوڑ رہا تھا بلیک کلر کی بغیر آستین کی ٹی شرٹ جس میں اس کے مضبوط بازو صاف دیکھائی دے رہے تھے ماتھے پہ پسینے سے چپکے ہوئے بال صاف رنگت پہ بلو کلر کی آنکھیں اُسے دیکھنے والا اس کے سہر میں کھوں جاتا تھا پر اس کے اس حسین چہرے پہ چٹانوں جیسی سختی تھی اُسے دیکھ کے لڑکیاں آہیں بھر سکتی تھی پر کسی میں ہمت نہیں تھی کے کبھی اس کے پاس جا سکے، وجہ اس کے چہرے پہ لکھا نو لفٹ کا بورڈ تھا اس کے چہرے کے پتھر جیسے تاسر آ گلے کو دور رہنے پہ مجبور کرتے تھے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Boss!!!!!!

Boss!!!!!!!

اس بار سوزی نے تیز آواز میں کہا_____

Suzi you don't see I am doing exercise!!!

روہان نے تھوڑے غصے میں کہا اسے اپنے کوئی بھی کام میں کسی کے دخل اندازی بلکل پسند نہیں تھی_____

Sorry Boss!!!



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

But Alberto sir wants to sign a deal with you!!!!!!



_سوزی نے روہان کو غصے میں دیکھ کے فوراً معذرت کی

Than what can I do, I don't have time today. Check the schedule and give appointment to him!!!!!!

روہان کے ماتھے پہ فوراً بل آ گئے اس نے سوزی (جو کے اس کی پرسنل سکریٹری تھی) کی طرف دیکھ کے کہا_____



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

But sir they are very big dealer our company will benefit greatly!!!!



سوزی نے ڈرتے ڈرتے ایک بار پھر اپنی طرف سے سمجھانا چاہا_____

I don't care who big businessman, not more than Rohan Farooq Get lost!!!!

روہان نے اسے غصے میں جھاڑا اور باہر کی طرف اشارہ کیا_____

____اپنے بوس کو اتنے غصے میں دیکھ کے سوزی فوراً نو دو گیارہ ہو گئی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روہان ٹریڈ ملز سے نیچے اُترا اس کا سانس پھولا ہوا تھا پورا جسم پسینے میں بھیگا تھا____اس نے سامنے کی طرف دیکھا جہاں بڑا شیشہ لگا باہر کا منظر دکھا رہا تھا جہاں سے خوبصورت لندن صاف نظر آرہا تھا ٹوول سے اپنے بال خشک کرتے ہوئے وہ اس شیشہ کے پاس آ کے کھڑا ہو گیا____آج لندن میں بزنس کی دنیا میں اس کا نام تھا ہر کوئی اس کے ساتھ بزنس کرنا چاہتا تھا پر اس کے چہرے پہ کوئی خوشی کی جگہ چٹانوں جیسی سختی تھی باہر جتنا خوبصورت منظر نظر آرہا تھا اس کے اندر اتنی ہی ویرانی تھی،

**********

وہ اپنے آفس میں بیٹھا تھا کے اس کے سامنے رکھا ہوا انٹر کام بجنے لگا، اس نے ہاتھ بڑھا کے انٹر کام اٹھایا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میجر حیدر کم ٹو مائے آفس، انٹر کام میں سے جنرل راحل محمود کی بھاری آواز سنائی دی،



اُوکے سر حیدر انٹر کام رکھتے کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا اس کا رُخ جنرل راحل محمود کے آفس کی طرف تھا،

حیدر سر کہاں جا رہے ہو آپ بلال نے آگے آ کے اس کا رستہ روکا،

آپ سے مطلب میجر بلال جاؤ جا کے اپنا کام کرو، میں اپنا کام ہی تو کر رہا ہوں بلال نے اپنے دانت نکالتے ہوئے کہا،

سامنے سے ہٹ جاور نا بہت مار کھائے گا حیدر کی اب برداشت سے باہر ہو گیا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ لے اپنا موبائل جو تو اندر میٹنگ روم میں بھول آیا تھا میں تو یہ دینے ایا تھا پر بھلائی کا زمانہ نہیں ہے حیدر کا ہاتھ آگے کر کے اس نے موبائل اس پہ رکھا اور اُداس چہرے کے ساتھ وہاں سے چلا گیا،

سن بلال حیدر نے پیچھے سے اسے آواز دی، پر وہ بغیر رکے چلا گیا، مجھے ایسے نہیں بولنا چاہیے تھا ایک بار اس کی بات تو سن لیتا حیدر کو خود پہ غصہ آیا اسے ایک دم یاد آیا میجر راحل محمود نے اسے بلایا تھا، چلو اس سے اکے بات کر لوں گا مان جائے گا حیدر سوچتا ہوا ان کے آفس کی طرف چل دیا،

May I come sir!!!!




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Yes come in!!!!

سر راحل کی اجازت ملتے ہی حیدر اندر داخل ہوا جہاں جنرل راحل محمود کے علاوہ اور بھی سینئر آفسر موجود تھے،

سر!!!!!!!اندر آتے ہی اس نے سب آفسر کو سلیوٹ مارا اور آدب سے پیچھے کی طرف ہاتھ باندھے کھڑا ہو گیا،

!!!!!میجر حیدر ہم نے آپ کو ایک



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

_____نایک نہیں خل نایک ہوں میں ظلمی بڑاڈکھ نایک ہوں میں



میجر راحل کی بات بیچ میں رہ گئی روم میں تیز تیز آواز آنے لگی سب آفسر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے حیدر نے بھی یہاں وہاں دیکھا کے آخر آواز کہاں سے آرہی ہے

ایک دم آواز بند ہو گئی, کس کے پاس سے یہ آواز آئی جنرل راحل کو اپنی بات بیچ میں کٹ ہونے پہ غصہ آیا یہ آواز_____

_____نایک نہیں خل نایک ہوں میں



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی ان کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کے ایک بار پھر آواز آنے لگی اس بار آواز بغیر رکے آرہی تھی سب نے ایک ساتھ میجر حیدر کی طرف دیکھا



حیدر نے سب کو ایک ساتھ اپنی طرف دیکھ کے حیران ہوا ایک آفسر نے اس کی جیب کے طرف اشارہ کیا

اس نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈھال کے موبائل نکالا سامنے ہی بلال کالنگ لکھا آرہا تھا حیدر نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کال کٹ کی _____

میجر حیدر یہ سب کیا ہے جنرل راحل نے حیرانی سے کہا حیدر جیسے ڈیسنڈ آفسر کی کال ٹون ایسی، جب کے باقی سب آفسر کے چہرے پہ دبی دبی اسمائل تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سوری سر حیدر نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا آج تو اس کمینے کو نہیں چھوڑوں گا حیدر نے دل میں پکا ارادہ کیا اور اپنا موبائل سائیلنٹ کیا،

ہاں تو ہم نے آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ مری کی طرف موسم خراب ہونے کی واجہ سے سکول بس وہاں پھنس گئی ہے ان ٹیچر اور بچوں کا کل سے کچھ پتا نہیں ہے آپکو وہاں جا کے ان کو ڈھونڈنا ہے اور سیف واپس لے کے آنا ہے آپ اپنے ساتھ کسی بھی دو آفسر کو لے جائے اور یاد رہے موسم اب بھی وہاں کا بہت خراب ہے آپ کو آج رات نکلنا ہے تاکہ صبح تک آپ وہاں پہنچ جائے آپ کو ٹھیک دو گھنٹے بعد نکلنا ہے جنرل راحل نے پوری بات تفصیل سے بتائی،اور جانے کا آرڈر دیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

او کے سر میں ابھی تیاری کر کے نکلتا ہوں میں اس میشن میں اپنے ساتھ میجر بلال اور میجر احمد کو لیکے جانا چاہوں گا سر، جیسے آپ کو ٹھیک لگے آفسر میں امید کرتا ہوں اس میشن میں بھی آپ کامیاب ہو کے لوٹو گے جنرل راحل محمود نے حیدر کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے کہا انہیں حیدر سے بہت امید تھی کے وہی اس میشن کے لیے بیسٹ تھا،

ان شاءاللہ سر میشن ضرور کامیاب ہو گا میں اپنی تیاری کروں سر حیدر نے سلیوٹ مار کے اجازت چاہی،

Ok young men now go and best of luck for your mission!!!!



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Thank you sir!!!!!



حیدر جیسے ہی آفس سے باہر آیا سامنے ہی دیوار سے ٹیک لگائے بلال کھڑا تھا اس کی آنکھوں میں شرارت تھی اور بتیس کے بتیس دانت نظر آرہے تھے مزا آیا، بلال نے وہی سے آواز لگا کے پوچھا،

ابھی بتاتا ہوں تجھے کمینے حیدر غصے سے بھرا ہوا اسکی طرف آیا، بلال نے فوراً دوڑ لگائی

بچاؤ بچاؤ کوئی مجھ معصوم کو بچاوو وہ تیز تیز چلاتا ہوا بھاگ رہا تھا اور حیدر بھی آج اسے چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھا، کوئی مجھے اس جلاد سے بچاؤووووو



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد جو کے کینٹن سے بر گرلے کے باہر آیا اس کے کانوں میں بچاؤ بچاؤ کی آواز آئی اس نے آواز کی سمت دیکھا جہاں اسے دور سے بلال نظر آیا اس کے پیچھے دوڑتا ہوا حیدر،



اس نمونے نے اب کیا کر دیا، احمد نے دل میں سوچا اتنے میں بلال آ کے اس کے پیچھے چھوپ گیا

احمد تو میرا یار ہے دلدار ہے سچے والا پیار ہے مجھے بچا لے میرے بھائی بلال نے اس کے پیچھے چھپنے کی ناکام سی کوشش کرتے ہوئے کہا اب اتنے چوڑے شانوں اور لمبے قد والا بلال کہاں اس کے پیچھے چھپ سکتا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو ہٹ جا آگے سے احمد آج میں اسے نہیں چھوڑوں گا اس کمینے نے سینئر کے سامنے میرا مزاق بنایا،



مار لے میں نے کب روکا احمد فوراً سے سامنے سے ہٹنے لگا اسے تو مزا آتا بلال کو مار پڑتی تو،

اسے کیسے مار لے تو میرا دشمن ہے کیا جو اس جلاد کو مجھے دے رہا ہے بلال نے اسے واپس پکڑ کے اپنے سامنے کیا، تجھے کیا لگتا احمد کی وجہ سے تو بچ جائے گا حیدر نے اسے اپنے لمبے ہاتھوں سے پکڑا پر احمد اب بھی بیچ میں تھا

یار چھوڑ دے معاف کر دے اسے اب نہیں کرے گا یہ کسی کو تنگ احمد کو آخر بلال پہ ترس آ گیا اس نے بلال کی سائیڈ لی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ تنگ نہیں کرے گا تو اس کے بارے میں بات کر رہا حیدر نے اپنا غصہ بھول کے حیرت سے بلال کی طرف اشارہ کیا،

ہاں ہاں میں اس کی بات کر رہا بول اب نہیں کرے گا نہ تو تنگ ورنہ بہت مارے گا یہ احمد نے فوراً بلال کا ہاتھ پکڑ کے ہلایا،

ہاں پکا اب نہیں کروں گا بلال نے فوراً بچوں کی طرح سر ہلایا، تو بول رہا اس لیے چھوڑ رہا اس کمینے کو حیدر نے احمد کو دیکھتے ہوئے کہا اور اسے چھوڑ کے پیچھے ہو گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھنکیوں سو مچ میرے یار تو نے مجھے بچالیا بلال جھٹ سے احمد کے گلے لگا اب میں چلا بلال نے دور ہوتے ہوئے کہا اور جلدی سے واپس چلا گیا



تھوڑا دور جا کے اس نے آواز لگائی، تو ایک اور لے لینا ہاتھ میں پڑا بر گر اس نے دیکھا تے ہوئے کہا اور وہاں سے بھاگ گیا،

احمد نے حیرت سے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا جہاں بر گر ہوا کرتا تھا پھر اس نے حیدر کی طرف دیکھا جس کے چہرے پہ تنزیا مسکراہٹ تھی اور لے سائیڈ حیدر بول کے چلا گیا

جب کے احمد اب تک یہ سوچ رہا اس کے ساتھ ہوا کیا ہے وہ تو سکون سے بر گر کھا رہا تھا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

**********



ائیکسر سائز کرنے کے بعد وہ اپنے روم میں آیا اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر سامنے لگی اپنی خوبصورت پینٹنگ پہ گئی ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد وہ سیدھے ہاتھ کی طرف موڑا ٹوول بیڈ پہ رکھ کے اپنی وارڈروب کھولی اپنے لیے ایک سوٹ سلیکٹ کیا اسے بیڈ پہ رکھا اور فریش ہونے چلا گیا،

وہ فریش ہو کے آیا اس نے گھڑی کی طرف دیکھا اسے دیر ہو رہی تھی آفس کے لیے جلدی سے تیار ہوا اپنے بال کو جیل سے سیٹ کیا خود پر پرفیوم اسپرے کیا ایک آخری نظر خود پہ ڈھال کے روم سے باہر آیا سامنے ہی نیو طرز سے بنی اسٹائیلش سڑھیاں تھی اسکا روم دوسری منزل پہ تھا اس کے روم کے برابر میں ایک اور روم تھا جسے اس نے لائیبریری بنایا ہوا تھا باقی سب روم نیچے تھے اسے سکون پسند تھا اس لیے اس نے جب یہ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بنگلا بنوایا تو اپنا روم اُوپر بنایا وہ سڑھیوں سے نیچے آیا اسے آتا دیکھ سب نوکر الرٹ ہو گئے کیوں کہ اس کے غصے سے سب واقف تھے



سوزی نیچے کھڑے اپنے بوس کا ویٹ کر رہی تھی کے سامنے سے روہان آتا نظر آیا صاف رنگت پہ بیلو آئیز چہرے پہ سیریس تاثر تھا بالوں کو اُوپر کی طرف سیٹ کیے وہ بہت ہنڈسم لگ رہا تھا سوزی نے ایک ٹک اپنے بوس کو دیکھا پتا نہیں کس کے نصیب میں ہونگے بوس سوزی نے حسرت سے سوچا،

روہان نیچے آ کے ڈائینگ ٹیبل پہ بیٹھا ایک نوکر بھاگ کے گیا اس کے لیے جوس لے آیا ایک نے اسے نیوز پیپر لا کے دیا سوزی بھی اپنے ہوش میں آتے ہی جلدی سے پاس آ کے کھڑی ہو گئی اور آج کی میٹنگ کے بارے میں بتانے لگی کے اتنے میں روہان کا فون بجنے لگا اس نے ہاتھ کے اشارے سے سوزی کو آگے بولنے سے روکا اور ہاتھ بھڑا کے موبائل



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اُٹھایاسامنے موجود شخص کی کال دیکھ کے اس کے ماتھے پہ بل آ گئے اس نے کال یس کر کے موبائل کان سے لگایا،



مجھے پتا ہے یہ تمہارا بریک فاسٹ ٹائم ہے اس لیے میں نے اس ٹائم کال کی ہے اب یہ مت کہنا کے تم بزی ہو فون میں سے فاروق صاحب کی باروپ آواز گونجی، کہیں کیا کہنا ہے آپ کو کس کام کے لیے کال کی روہان نے بغیر سلام دعا کے سیدھے فون کرنے کا مقصد پوچھا، مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے میں تمہارا زیادہ ٹائم نہیں لوں گا دس منٹ سکون سے بات کر لو مجھ سے فاروق صاحب نے آرام سے اپنے بات کہی آج یہ نوبت آ گئی کے اُنہیں اپنے بیٹے سے بات کرنے کے لیے اجازت لینی پڑ رہی تھی،

جی کہیے روہان نے ہاتھ سے اشارہ کیا سب نوکر سمیت سوزی بھی وہاں سے چلی گئی، کیا تمہیں نہیں لگتا کہ تمہیں اب شادی کر لینی چاہیے، نہیں مجھے ایسا بلکل نہیں لگتا، بلکہ مجھے




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو شادی نام سے ہی نفرت ہے، روہان نے بغیر کسی تاثر کے جواب دیا، پر میں تمہارے لیے ایک لڑکی دیکھ چکا ہو حیا بہت پیاری ہے مجھے وہ بہت عزیز ہے اس سے تمہیں شادی کرنی ہے، فاروق صاحب بھی اس کے باپ تھے، نہ مجھے شادی کرنی نہ اس کا شوق آپ بس میرا ٹائم ضائع کر رہے، میں تم سے پوچھ نہیں رہا تمہیں بتا رہا ہوں،

اور آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں آپ کی مرضی سے شادی کروں گا، اس کے ماتھے پہ غصے سے بل آ گئے، تم بھول رہے ہو کہ آج جس بزنس کی وجہ سے تم میں اتنی اکڑ ہے وہ میرے پیسے سے اسٹارٹ کیا تم نے، فاروق صاحب نے اسے جتانا ضروری سمجھا، پر وہ میں آپ کو کب کا دے چکا ہوں واپس اس کی آواز میں حد سے زیادہ غصہ تھا

ہاں پر اس وقت میں پیسے نہیں دیتا تو آج تم اس مقام پر نہیں ہوتے، اور میں تمہارا باپ ہوں تمہاری شادی کرنے کا حق ہے مجھے، اور تم میرا یہ احسان اتارنا چاہتے تو تمیں حیا سے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہی شادی کرنی پڑے گی،انہیں معلوم تھا کہ وہ اب ان کا کوئی احسان نہیں لیتا بزنس کے وقت بھی اس نے فاروق صاحب کے بہت اسرار پہ لیے پیسے پر قرض کی صورت میں اور جلد ہی واپس بھی کر دیے پر اُنہوں نے یہ بات بس اسے شادی کے لیے راضی کرنے کے لیے کی،



او کے اگر آپ کا احسان اتارنے کا یہی طریقہ ہے تو میں تیار ہوں کب کرنی ہے شادی،اس نے غصے سے دانت پیستے ہوے جواب دیا،فاروق صاحب کا تیر ٹھیک نشانے پہ لگا تھا

وہ میں تمہیں بتادوں گا تم یہ بتاوں پاکستان کب آؤ گے تاکہ اس حساب سے ہم شادی کی تیاری اسٹارٹ کرے،فاروق صاحب نے خوش ہوتے ہوئے کہا ان کے لیے اتنا بہت تھا کے روہان مان گیا تھا باقی حیا تھی ہی اتنی پیاری کے وہ اسے جلد اکسیپٹ کر لیتا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی تیاری نہیں کرنی سادگی سے نکاح ہو گا بس، نکاح کی تاریخ جب تہ کر لو تو بتا دینا میں آجاؤں گا،اس نے سرد تاثرات سے اپنی بات کہی،



اچھا ٹھیک ہے پر میں قریبی رشتے داروں کو بلاؤں گا اور کچھ لڑکی والوں کی طرف سے ہونگے میں تمہیں تاریخ فکس کر کے بتا دوں گا،وہ اس کی بات مان گئے تھے کیوں کے وہ مان گیا تھا اتنا بھی بہت تھا کہی انکار ہی نہ کر دے،

اوکے!!!!!وہ فون رکھ کے کھڑا ہو گیا____حیا____اس نے زیرے لب نام دھرایا____اب مجھے پاکستان کی اس دو ٹکے کی لڑکی سے شادی کرنی پڑے گی___اس نے ٹیبل پہ رکھا جوس سامنے پھنک کے مارا،سب نوکر جلدی سے واپس آئے انہوں نے آج سے پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا اپنے بوس کو،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیا_____اس نے پھر نام لیا اس کے نام لینے میں بے انتہا نفرت شامل تھی



**********

اب کیا مجھے نظر لگائے گا، احمد جو کے بلال کو کب سے گھور رہا تھا آخر بلال سے رہا نہیں گیا، تجھے وہ برگر ہضم نہیں ہو گا مجھے کتنی بھوک لگ رہی تھی اور تو، احمد بولتے کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا جیسے اس کو مارے گا،

میں نے تم دونوں کو لڑنے کے لیے نہیں بلایا، حیدر نے غصے سے دونوں کو گھورا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر کیوں بلایا ہے، بلال نے آخر پوچھ ہی لیا اس نے احمد کو بلکل اگنور کیا، تم دونوں کو چلنا ہے میرے ساتھ، حیدر کا چہرہ بلکل سریئس تھا،



پر کہا چلنا ہے!!!!!!! حیدر کو سیریئس دیکھ کے بلال اور احمد بھی سیریئس ہو گئے، حیدر نے ان دونوں کو اندر ہونے والی بات بتائی،،، ٹھیک ہے کب نکلنا ہے احمد بلکل آٹینشن ہو گیا بلال نے بھی حیدر کی طرف دیکھا، ہمیں آج رات نکلنا ہے ٹھیک دو گھنٹے بعد تاکہ صبح کا سورج طلوع ہونے سے پہلے ہم وہاں پہنچ جائے، آپ دونوں جاؤں اور اپنی تیاری کروں،

یس سر!!! دونوں نے ایک ساتھ کھڑے ہو کے سلیوٹ مارا اور باہر چلے گئے آپس میں کتنی بھی مستی کرے پر جب بات آتی تھی ملک کی حفاظت عوام کے تحافظ کی تو وہ لوگ مجاہد بن جاتے ان کے دل میں اس وقت ایک ہی بات ہوتی، غازی یا شہید



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!!!!ان کے اپنے کوئی نام نہیں

!!!ایک نام کے سارے بندے ہیں

حیدر نے موبائل نیکالا سامنے ہی برہان کی کافی مس کال آئی ہوئی تھی حیدر نے کال بیک کی ہاں بھائی آپ کو کوئی کام تھا، حیدر نے فون ملتے ہی کہا، تم کب آؤ گے حیدر مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے، فون میں سے برہان کی آواز آئی، بھائی میں ایک کام سے جا رہا ہوں اس لیے آج نہیں آسکتا گھر اور پتا نہیں کب آوں میں واپس کتنے دن لگے کچھ اندازا نہیں ہے اگر ضروری بات ہے آپ ابھی کر سکتے میں فری ہوں،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی حیدر جائے تو پتا نہیں کتنے دن لگے اسے واپس آنے میں برہان نے کچھ دیر سوچا پھر اپنی بات اسٹارٹ کی حیدر تسلی سے میری پوری بات سننا پہلے اسکے بعد کوئی فیصلہ کرنا،



حیا کے لیے ایک رشتہ آیا ہے میرے پاٹنر ہیں فاروق صاحب ان کا بیٹا روہان فاروق لندن میں رہتا ہے بہت اچھا لڑکا ہے، برہان نے آرام آرام سے اپنی بات کہی،

حیدر نے پہلے آرام سے پوری بات سنی جب برہان چپ ہوئے تو حیدر نے کہا بھائی حیا ابھی چھوٹی ہے پڑھ رہی ہے آپ ان لوگوں کو منا کر دیں،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر حیا کی برتھڈے آرہی ہے آگلے منتھ وہ پورے اٹھارہ سال کی ہو جائے گی اور رہی پڑھائی کی بات تو اس معاملے میں فاروق صاحب سے میری بات ہو گئی ہے ہماری حیا کا ایڈمیشن ہم لندن میں کروائینگے، برہان کو کیسے بھی کر کے حیدر کو منانا تھا،

بھائی پھر بھی ہماری حیا بہت معصوم ہے اٹھارہ کی ہو کے بھی اس کا دل ایک بچے کی طرح ہے میں اسے اتنی دور نہیں جانے دے سکتا، حیا کے اتنی دور جانے کے خیال سے ہی حیدر کو بے چینی نے آگھیرا،

حیدر تم دل سے سوچ رہے ہو ایک بار دماغ سے سوچو تم اتنے اتنے دن سے گھر آتے ہو میں پورے دن گھر نہیں ہوتا تمہاری بھابھی کو تم جانتے ہو گڑیا اکیلی ہو گئی ہے اور اسے لندن جیسی جگہ پڑھنے کا موقع مل رہا ہے اور یہاں سے بھی اس کا رشتہ آیا ہے انور کا اگر تمہیں اتنی دور نہیں بھیجنا گڑیا کو تو_____ برہان کی بات بیچ میں ہی رہ گئی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انور کہیں سے بھی میری گڑیا کے لائک نہیں ہے آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے بھائی حیدر کے لہجے میں حیرت اور غصہ دونوں شامل تھا،

میں وہاں کر نہیں رہا گڑیا کا رشتہ بس بتا رہا ہوں تم بھی سمجھو وہاں سے اچھا لڑکا ہمیں نہیں ملے گا تم ایک بار اچھے سے اس بارے میں سوچو پھر مجھے جواب دینا برہان نے اسے تھوڑا ٹائم دینا ہی بہتر سمجھا،

ٹھیک ہے بھائی میں آپ کو اس کا جواب آ کے دوں گا ابھی رات کو مجھے نکلنا ہے ایک میشن کے لیے حیدر نے آرام سے کہا، چلو ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا_____ فی امان للہ____

برہان کے فون رکھنے کہ بعد حیدر گھیری سوچ میں گم ہو گیا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ لوگ ٹھیک دو گھنٹے بعد نکل گئے تھے گاڑی میجر رفیق چلا رہا تھا حیدر اس کے پاس بیٹھا تھا احمد اور بلال پیچھے، رفیق کا تو نہیں بتایا تھا تم نے احمد نے رفیق کی طرف دیکھ کے حیدر سے پوچھا، میں نے ہی حیدر سر سے ریکویسٹ کی تھی کہ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلے حیدر کی جگہ خود میجر رفیق نے ہی جواب دیا جس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی،

رفیق کا دس سال کا بیٹا بھی اُسی اسکول بس میں تھا جو کل سے لاپتا ہے اس لیے رفیق کے کہنے پر میں اسے ساتھ لے آیا، حیدر نے رفیق کی طرف دیکھ کے کہا جو ہونٹ بھینچے ڈرائیونگ کر رہا تھا، تم فکر نہیں کروں سب بچے ٹھیک ہو گے بلال نے پیچھے سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے اسے تسلی دی، رفیق نے صرف سر ہلانے پر اتفاق کیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلال احمد تم لوگوں کو کوئی معلومات ملی بچوں کی کڈنیپنگ کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے حیدر نے رفیق کی حالت دیکھتے ہوئے ٹوپک چینج کیا،

ایک آدمی جس نے ایک بچی کو اکیلے دیکھ کے رستے سے اُٹھایا تھا وہ اب ہمارے قبضے میں ہے ایک کیمرے کی فوٹیج میں اس کا چہرہ آگیا تھا اس میشن سے فارغ ہو کے اس کی اچھے سے خدمت کرے گے مجھے یقین ہے وہ بہت کام کا بندہ ہے ابھی وہ میجر عدنان کے حوالے ہے جب تک وہ اسکی خاطر داری کر رہا ہو گا بلال نے اسے اب تک کی کاروائی بتائی،

چلو آ کے دیکھتے ہے اسے ____ وہ ہال کرے گے اس کا آئندہ کسی کا بچہ اُٹھانے سے پہلے سو بار سوچے گا حیدر نے پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، گاڑی تیزی سے جا رہی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یاتووہ بس موسم خراب کی وجہ سے کہی پھس گئی یا کوئی اور وجہ ہے احمد نے اپنی رائے دی،



کل شام کو جب واپس آرہے ان کی بس خراب ہو گئی اس بس کے ڈرائیور نے فون کر کے بتایا تھا اس کے بعد ان سے رابطہ نہیں ہو سکا سگنل نہیں شاید وہاں رستہ خراب کی وجہ سے وہاں کوئی نہیں جا سکتا اس لیے اسکول والوں نے فوج سے مدد مانگی ہے رفیق نے انہیں وہ سب بتایا جو اسے پتا تھا،

چوبیس گھنٹے ہو گئے ہے بچوں کا کچھ پتا نہیں ہے اللہ ان سب کی حفاظت کرے حیدر کے بات پر سب نے آمین کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جسے جسے وہ منزل کے قریب پہنچ رہے تھے ٹھنڈ بھڑتی جارہی تھی وہ سب اچھے سے پیک ہو کے آئے تھے انہیں پتا تھا وہاں بہت ٹھنڈ ہے اپنے ساتھ کھانے پینے کا سامان بھی لائے تھے اور مڈیکل کا سامان بھی وہ بچے اور ٹیچر انہیں کس حالت میں ملتے انہیں کچھ اندازہ نہیں تھا، رفیق نے تو نہ بولنے کی قسم کھائی ہوئی تھی،



انہیں اس وقت کچھ یاد نہیں تھا نہ فیملی نہ دوست ان کے ذھن میں بس یہ تھا ان سب کو ڈھونڈنا ہے اور پھر ہلی کوفٹر کی مدد سے ان سب کو وہاں سے نکالنا تھا، اس وقت ان سب کے دل ان کی سلامتی کی دعا کر رہے تھے

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روز کی طرح آج بھی حیا کی آنکھ فجر کی آذان کے ساتھ کھل گئی اس نے اٹھ کے وضو کیا اور نماز پڑھ کے جب دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے تو اس کی زبان پر ایک ہی دعا تھی یا اللہ میرے بھیا کی حفاظت کرنا اُنہیں اپنے حفظ_ و_ امان میں رکھنا،



نماز کے بعد وہ تھوڑی دیر باہر گارڈن میں آگئی ننگے پیر اسے گھاس پر چلنا اچھا لگ رہا تھا تھوڑی دیر ٹھلنے کے بعد وہ اندر آگئی اسنے چائے بنائی اتنے میں برہان بھی اٹھ کے باہر آگئے کیا کر رہی ہو گڑیا برہان نے پیار سے اپنی چھوٹی سی بہن کو کہا جو ان کو اپنی بیٹی کی طرح ہی عزیز تھی،

بڑے بھیا میں چائے بنا رہی ہو آپ پیو گے حیا نے معصومیت سے پوچھا، ہاں کیوں نہیں گڑیا میرے لیے بھی ایک کپ اور یہی آجاؤ کچھ بات بھی کرنی ہے آپ سے، حیا چائے بنا کے لے آئی اور ڈائینگ ٹیبل پر برہان کے پاس آکے بیٹھ گئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

برہان نے حیا کے چہرے کی طرف دیکھا اُنہیں سمجھ نہیں آیا اپنی بات کہاں سے شروع کرے اتنی معصوم تھی ایک تو وہ کیسے بات کرو حیدر کے آنے سے پہلے اس سے بات کرنی ہو گی اگر حیدر کے سامنے اس نے انکار کیا تو حیدر کسی صورت اس کی شادی نہیں کرے گا، کیا ہوا بڑے بھیا آپ کو کچھ بات کرنی تھی نہ کہیے، حیا کے بولنے پر برہان اپنی سوچ سے باہر آیا،

گڑیا آپ کو آگے پڑھائی کرنی نہیں ہے کیا آپ کالج نہیں جا رہی، آخر برہان نے اس کے معصوم زہن کے حساب سے ہی اسے سمجھانا بہتر سمجھا، وہ_ہ_ہ بڑے بھیاا، ہاں بولو گڑیا برہان نے حیا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا وہ شاید ڈر رہی تھی کچھ بولتے ہوئے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھابھی نے کہاامیری_ی_ی شا_شادی_ی!!!!!!حیا گڑیا کیوں ڈر رہی ہو اچھا آپ لندن جا کے پڑھنا چاہو گی برہان نے پیار سے پوچھا،لندن!!پر وہ تو بہت دور ہے نہ بڑے بھیا،بیٹا وہ دور ہے پر وہ ایک اچھی جگہ ہے پڑھنے کے لحاظ سے جیسے آپ لندن انگلینڈ کچھ بھی کہہ سکتی ہو بہت سے لوگ لندن پڑھنے جاتے ہیں وہ پڑھنے کے لیے ایک اچھی جگہ ہے یمارے حیالندن میں پڑھے اس سے اچھی بات کیا ہو سکتی، برہان نے اسے پیار سے سمجھایا،



اچھا آپ بھی چلو گے ساتھ حیاسن کے خوش ہو گئی اسے ویسے بھی ابھی بہت پڑھنا تھا کچھ بننا تھا، نہیں گڑیا میں کیسے جا سکتا میرا تو بزنس یہاں ہے پاکستان میں حیدر بھی نہیں جا سکتا اس پر اس ملک کے لوگوں کی زمیداریاں ہیں، میں اکیلی نہیں جاؤ گی بھیا مجھے اکیلے ڈر لگتا ہے حیا کی آنکھے فوراً پانی سے بھر گئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ے گڑیا میری!! ہم آپ سے پوچھ رہے ہے ابھی بھیج نہیں رہے اور ہم آپ کو اکیلے نہیں بھیجے گے برہان نے اس کی آنکھوں سے آنسوں صاف کیے،



پھر میں کس کے ساتھ جاؤ گی حیا نے بھری ہوئی آنکھوں سے برہان کو دیکھا، وہ میرے پاٹنر ہے نہ فاروق صاحب جو اس دن گھر آئے تھے ان کے بیٹے کے ساتھ بھجے گے روہان بہت اچھا لڑکا ہے، برہان کی بات سن کے حیا ایک دم کھڑی ہو گئی، کیا ہوا گڑیا حیا کو ایسے ڈر کے کھڑا ہوتے دیکھ برہان بھی کھڑا ہو گیا،

ہیں ں س نہ_ نہ_ نہیں جاؤں_ ں گی_ ی بھیا نے کہا تھھھھا کہہ کسی کے ے ے ساتھ نہیں س جاتے ے ے، حیا نے روتے ہوئے کہا اسے حیدر کی بات اب تک یاد تھی جب وہ بارہ سال کی تھی اور اسکول سے اپنے کسی دوست کے پاپا۔ کے ساتھ گھر آ گئی تھی حیدر کو پہچنے میں تھوڑی سی دیر ہوئی حیا کو وہاں نہ پا کے وہ۔ بہت پریشان ہو گیا جب اس



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے کہا تھا گڑیا بھائی کے سوا کبھی کسی کے ساتھ نہیں جانا نہ کسی سے بات کرنا سب سے دور رہنا جو لڑکی کسی غیر کے ساتھ جاتی یا بات کرتی اللہ اسے گناہ دیتے ہے اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور میری گڑیا تو لاڈلی ہے نہ اللہ کی وہ کیسے ناراض کر سکتی اللہ کو اور کبھی کوئی میری گڑیا کو ہاتھ بھی لگائے گا وہ ہاتھ حیدر کاٹ دے گا،



گڑیا آپ غلط سمجھ رہی ہو میری پوری بات تو سنو، برہان نے بیچارگی سے کہا حیا کو سمجھانا اتنا بھی اسان نہیں تھا، نہیں بڑے ے ے بھیا وہ_ہ_ہ بھیا کو اچھا نہیں لگتا میں کسی اور کے ے ے ساتھ نہیں س جاؤں گی۔ی حیا بولتے کے ساتھ کمرے میں بھاگ گئی، اسے اب حیدر ہی سمجھا سکتا ہے میرے بس کی بات نہیں برہان نے افسوس سے کہا اور گھڑی کی طرف دیکھا اسے آفس کی دیر ہو رہی تھی وہ آفس جانے کے لیے کھڑا ہو گیا

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر اس سے آگے ہمیں چل کے جانا ہو گا گاڑی نہیں جا سکتی میجر رفیق کی بات پر حیدر نے ہاں میں سر ہلایا، بلال احمد اپنے اپنے بیگ لے لو ساتھ حیدر نے ان سب کو بیگ ساتھ لینے کا کہا اور خود بھی اپنا بیگ کندھوں پر لیے گاڑی سے باہر کھڑا ہو گیا،

جیسے ہی وہ لوگ گاڑی سے باہر نکلے تیز ٹھنڈی ہوا نے ان کا استقبال کیا سب نے ہی اپنے آرمی یونیفارم کے اُوپر لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور گلے میں مفلر لیے خود کو اچھے سے پیک کیا اور اگے کی طرف بڑھے تھوڑی دیر میں سورج طلوع ہونے والا تھا ابھی ہلکا ہلکا اندھیرا تھا،

آخری بار جو ڈرائیور نے کال کی اس کی لوکیشن کے حساب سے ہمیں پندرہ کلو میٹر چلنا پڑے گا حیدر نے موبائل میں لوکیشن دیکھتے ہوئے کہا جو اس نے رستے میں ہی نکال لی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی، سر پھر تو ہم قریب ہی ہے میجر رفیق کے چہرے پر امید سی تھی، وہ لوگ تھوڑی دور ہی چلے تھے کے سورج طلوع ہو گیا پر بادل اور موسم کی وجہ سے ابھی بھی وہ لوگ کچھ بھی سہی سے نہیں دیکھ پا رہے تھے اوپر سے دھوندا تنی زیادہ تھی کے حیدر کو اپنے سے آگے چلتے ہوئے بلال اور احمد بھی نہیں دیکھ رہے تھے،

سر اور کتنا آگے چلنا ہے احمد نے پیچھے مڑتے ہوئے کہا، لوکیشن کے حساب سے ہم پہنچ گئے ہیں بس یہی جگہ ہے جہاں سے اس ڈرائیور نے کال کی آخری بار حیدر نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا، یہاں تو کچھ نظر ہی نہیں آ رہا بلال نے چار و جانب نظر دوڑائی، میجر رفیق اور میں اس طرف جا رہے ہیں تم اور میجر بلال اس طرف جاؤں حیدر کے حکم پر وہ لوگ فوراً اس طرف چلے گئے جب کے میجر رفیق اور حیدر بھی دوسری طرف، سر یہاں تو پہاڑ ہی پہاڑ ہیں کچھ اور نہیں دیکھ رہا میجر رفیق کی آواز میں پریشانی تھی اتنی جلدی ہار نہیں مانوں میجر، مل جائے گے سب ہمت رکھوں حیدر نے اس کا کندھا تھپتھپایا اور آگے بھڑ گیا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہاں تو مجھے جنگل ہی جنگل نظر آرہاں ہے احمد نے بلال کو دیکھ کے کہا، ہاں آگے چلتے ہے کچھ تو لنک ملے گا جس سے ہم ان سب تک پہنچ سکے بس کہی طوفان پھر سے شروع نہ ہو جائے احمد نے موسم کو دیکھتے ہوئے کہا ٹھنڈی ہوا اتنے تیز تھی کے ہڈیوں میں بیٹھ رہی تھی،

وہ دیکھ بلال احمد نے دور اشارہ کیا جہاں ایسا لگ رہاں تھا کچھ ہے کہی بس تو نہیں چل دونوں نے ایک ساتھ دوڑ لگائی، اومائے گوڈ بلال نے قریب پہنچتے ہی کہا احمد جلدی حیدر والوں کو انفارم کرو، احمد نے وکی ٹوکی کے ذریے حیدر اور رفیق کو بھی بلوایا،

یا اللہ سامنے کا منظر دیکھتے ہی حیدر کے منہ سے یہی الفاظ نکلے، رفیق تو گھٹنوں کے بل۔ زمین پر بیٹھ گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سامنے پوری بس برف سے اتنی ڈھکی ہوئی تھی کہ بس کا کلر تک نظر نہیں آرہا تھا بس کے رائٹ سائٹ پر بڑا سا پتھر گرا ہوا تھا وہ شاید طوفان کی واجہ سے پہاڑ سے آ کے گرا بس کے آگے اور پیچھے بڑے بڑے درخت گرے ہوئے تھے،

وہ لوگ آگے آئے اس بڑے سے پتھر کی وجہ سے وہ سب دور ازے تک نہیں پہنچ پا رہے تھے حیدر سامنے آیا تا کہ بس کے اوپر چڑھ سکے ادھر تو کھائی ہے حیدر کے بولنے پر باقی سب بھی بھاگ کے آئے بس کے لفٹ سائٹ کھائی تھی بہت گھری کے کوئی گرتا تو نظر تک نہیں آتا،

جو کرنا ہے بہت دھیان سے کرنا ہے ورنہ بس کھائی میں گر سکتی ہے بلال کے بولنے پر سب نے ہاں میں سر ہلایا احمد تم یہاں کی۔لوکیشن بھیج دو آرمی کو اٹر میں اُنہیں کہوں جلد




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے جلد یہاں ہلی کو فٹر بھیجے اور بلال تم پیچھے سے چڑھنا میں آگے سے تاکہ بلنس آوٹ نہ ہو اور رفیق تم اس پتھر پر چڑھ کر بس سے برف ہٹاؤں اور اندر کا منظر دیکھ کے بتاؤں حیدر کے آرڈر کرتے ہی سب اپنے کاموں پر لگ گئے،



ون ٹو تھری دونوں ایک ساتھ بولتے ہی درخت جو نیچے گرے ہوئے ان کے ذریعے اوپر چڑھ گئے ان کے چڑھتے ہے بس تھوڑا ہلی حیدر نے ہاتھ کے اشارے سے بلال کو رکنے کا کہا جب تک احمد اپنا کام کر کے آگیا تھا وہ رفیق کے ساتھ اوپر چڑھا دونوں نے برف ہٹا کر اندر جھانکا،

ڈرائیور کا سر سامنے ہنڈل پر گرا ہوا سب ٹیچر اور بچے نیم بیہوشی میں تھے حیدر اور بلال ایک ساتھ بس پہ پیٹ کے بل لیٹے حیدر نے ہاتھ کے اشارے سے رفیق سے اندر کا حال پوچھا جس کی بے چین نظرے اپنے بیٹے کو ڈھونڈ رہی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر شائد سب بچے ٹیچر بیہوش ہے احمد نے اپنے اندازے سے جواب دیا، میں اور بلال لفٹ سائٹ ونڈو توڑ کر اندر جائے گے تم اور رفیق رائٹ سائٹ سے خیال رہے ایک ساتھ کرنا ہے ورنہ بس کھائی میں گر سکتی،

او کے سر سب نے ایک ساتھ کہا حیدر کا اشارہ ملتے ہی سب کھڑکی توڑ کر اندر داخل ہوئے، بس ہلنے لگی لفٹ سائٹ سے بس کا ایک ٹائر نیچے کی طرف ہوا بس ایک دم ٹیری ہو گئی وہ لوگ سب جلدی سے رائٹ سائٹ آگے تاکہ ادھر زیادہ وزن رہے

حیدر نے بلال کو اشارہ کیا بس کے اوپر برف کی تے تھی جس کی وجہ سے اندر مکمل اندھرا تھا بلال اشارہ ملتے ہی آگے آیا سب نے اپنی جیب سے ٹارچ نیکال کے اون کی حیدر اور بلال سب کی سانسیں چیک کر رہے تھے رفیق اور احمد کو وہی روکا تھا تاکہ بس کا وزن کم



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زیادہ نہ ہو رفیق کی نظر یہاں وہاں اپنے بیٹے کو ڈھونڈ رہی تھی کہ احمد نے اسے اپنے پاس والی سیٹ پر متوجہ کیا رفیق نے جب وہاں دیکھا اس کی آنکھ میں نمی آ گئی اس نے اپنے بیٹے کا گال تھپتھپایا سانسیں چیل کی جو بہت سلو چل رہی تھی،

سب ذندا ہے پر سب کی سانسیں سلو چل رہی ہے حیدر نے پاس آ کے کہا احمد اور بلال سب کے چہرے پر تھوڑا تھوڑا پانی ڈھال کر اُنہیں جگانے کی کوشش کر رہے تھے اتنے میں اُنہیں ہلی کوفٹر کو آواز آئی حیدر نے رائٹ سائٹ کے کھڑکی سے ہاتھ ہلایا،

کیسے بھی کر کے ان سب کو کھڑکی سے باہر نکلنا ہے حیدر نے کہا سب ٹیچرز کو تھوڑا ہوش آ گیا تھا حیدر نے پہلے انہیں باہر نکالا، احمد رفیق دونوں بس کا وزن بلنس کر رہے تھے حیدر نے رفیق کو بلایا اگلے ہلی کوفٹر میں تم اپنے بیٹے اور جتنے ہو سکے ان بچوں کو لے کے جانا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگلے ہلی کوفٹر کے آتے ہی حیدر نے اشارہ کیا بلال اور احمد کنارے پر کھڑے تھے بس کے، تیز ہوا چلنے لگی تھی جس سے بس اور ہلنے لگی،



میجر رفیق جا چکے تھے اب حیدر اپنی مدد سے ان بچوں کو جو نیم بیہوش تھے ایک ایک کر کے ان سب کو اوپر چھڑایا بس ہوا کے ساتھ تیز ہلنے لگی آخری بچے کو حیدر نے اوپر پہنچایا کے بہت تیز طوفان آیا حیدر رسی کے ذریے نیچے آرہا کے ایک دم جھٹکے سے آدھی سے زیادہ بس کھائی میں،

بلال احمد!!!!!!حیدر رسی سے ہوا میں لٹکا ہوا سر طوفان بہت تیز ہے ہمیں جانا ہو گا رونہ ہلی کوفٹر گر سکتا ہلی کوفٹر چلانے والے آفسر نے کہا تم جاوں بچوں کو سیف لے کے جاوں میں ان کے بغیر نہیں آؤ گا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر سر!!!!میں نے کہاتم جاؤں حیدر نے چیخ کے کہااور نیچے کود گیا،

اس کے جھمپ مارتے ہی ہلی کوفٹر چل گیا،بلال احمد اس نے تیز آواز دی بلال اور احمد کھڑکی کے قریب آ گئے اور باہر نکلنے لگے وہ بھاگ کے ان کے قریب آنے لگا کے بس پوری تیز ہوا کے ساتھ کھائی میں،

بلال_____احمد دحیدر کے قدم وہی جم گئے

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

برہان اپنے آفس میں بیٹھا تھا کے فرقان صاحب اندر آئے برہان نے کھڑے ہو کے ہاتھ ملایا پلز سیٹ برہان نے سامنے رکھی چیئر کی طرف اشارہ کیا اور خود بھی بیٹھ گئے،



فرقان صاحب نے چیئر پر بیٹھ کے اپنی بات شروع کی، میں نے بات کر لی ہے روہان سے اُسے اس شادی سے کوئی عتراض نہیں ہے پر وہ زیادہ شو شاہ منا کر رہا ہے،

پر یہ ہماری گڑیا کی شادی ہے ایک ہی تو بہن ہے ہماری اس کی ہی شادی ہم سادگی سے کر دیں کیسی بات کر رہے آپ برہان کو ان کی بات پر عتراض ہوا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بات تمہاری ٹھیک ہے تم اپنے قریبی رشتے داروں کو بولا۔ لینا روہان اتنے سال باہر رہا ہے اسے اپنے یہاں کی اس طرح کی شادی پسند نہیں ہے تم پلز سمجھو فرقان صاحب کے لہجے میں التجا تھی،



اچھا ٹھیک ہے میں حیدر سے بات کرو گا اس بارے میں اور میں نے بھی حیدر سے بات کر لی ہے وہ ایک کام سے گیا ہے آجائے پھر میں تمہیں بتاؤں گا کے شادی کب کرنی

ہاں تم بات کر لو حیدر سے پھر مجھے شادی کی ڈیٹ فکس کر کے بتا دینا میں روہان کو اطلاع کر دو گا وہ آجائے گا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے ہو سکے تو روہان کو دو دن پہلے ہی بولا لو تہ کے میں اور حیدر اس سے مل لیں اچھے

سے برہان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا، 

ہاں میں اس بات کر لو گا پہلے تم حیدر سے بات کرو فرقان صاحب کی کال آگئی وہ اشارے

سے بعد میں آنے کا کہہ کر چلے گئے

برہان کو یہ فکر ستا رہی تھی کہ حیدر کیسے مانے گا اور وہ مانے گا تب ہی حیا مانے گی

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر کو لگا سب ختم ہو گیا اس کی آنکھ سے آنسوُں کا ایک قطرہ

گرا ____ بلال ____ احمد ____ وہ انہیں پکارتے ہوئے ان کی طرف آیا اس نے نیچے

دیکھا جہاں پہاڑوں سے بس ٹکڑا کر نیچے گر رہی تھی حیدر نے ایک دم ہاتھ آگے کیا جیسے

ہاتھ سے روک لے گا بس کو گرنے سے ___ ایک پہاڑی سے بس ٹکرا کے بلاسٹ

ہو گئی ____ بلال ____ احمد ____ حیدر گھٹنے کے بل بیٹھتا چلا گیا ____ اس کی آنکھ

سے آج ایک کے بعد ایک آنسوں گر رہے تھے تم دونوں مجھے اکیلا چھوڑ گئے مجھ سے پہلے

بازی لے گئے

واپس آجاؤ یار وحیدر کا لہجا ٹوٹا ہوا تھا اس کے دوستوں میں تو اس کی جان تھی کتنا چاہتے تھے

وہ اسے حیدر اوپر سے کتنا ہی غصہ کرے بلال کی حرکتوں پر وہ اس کی ان حرکتوں کو جیتا تھا

احمد بلال کتنا آپس میں لڑے ہمیشہ وہ ہی ان کی لڑائی چھڑواتا تھا ___ بلال احمد اس نے اتنی

آہستہ سے کہا کے اس کے خود کے کانوں تک اپنی آواز نہیں گئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی نہیں مرے لیکن تو ہمیں بچانے کی جگہ یہاں بیٹھ کے بچوں کی طرح روئے گا تو جب تک ضرور مر جائے گے اس کے کانوں میں بلال کی غصے سے بھری ہوئی آواز آئی،

بلال!!!!.اس نے یہاں وہاں نظرے گھومائی تھوڑی نیچے ایک لکڑی پر بلال لٹک رہا تھا اسے کافی چونٹ آئی تھی پر حیدر نے شکر آدا کیا وہ زندہ ہے،

بلال!!!!احمد کہاہے حیدر نے چیخ کے پوچھا کیو کہ اسے احمد نہیں دیکھ رہا تھا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اپنی غلطیوں کی معافی مانگ رہا ہے کمینے نے آج تک مجھے اتنا مارا ہے اسے اب احساس ہو گیا اس لیے معافی مانگ رہا ہے، بلال کے کہنے پر حیدر نے نہ سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھا،



مطلب کیا بول رہاں ہے حیدر نے پھر سے چیخ کے پوچھا،

حیدر یہ کمینہ بکواس کر رہا ہے تو جلدی سے رسی لے کے آجا میں اس کے پیروں میں لٹک رہاں ہوں تھوڑی دیر ہوئی میرے ہاتھ چھوٹ جائے گے احمد کی آواز آئی دیکھائی وہ پھر بھی نہیں دیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں لے کے آیا اچھے سے پکڑ کے رکھنا حیدر کہتے کے ساتھ بھاگ کے گیا اپنے بیگ کے پاس جس میں رسی تھی،



تو نے کمینہ کسے بولا رک تجھے لات مارتا ہو جب گرے گا نہ اس کھائی میں مزا آئے گا ابھی مارتا ہو لات بلال کو غصہ ہی آ گیا،

میں تو مزاق کر رہا تھا یار دیکھ لات نہیں مارنا،

تجھے کیا لگتا میں تیری اسے منتیں کروں گا مار کے دیکھ لات تجھے بھی ساتھ لے کر مرو گا اکیلے نہیں مروں گا ہم تو ڈوبے گے سنم تمہیں بھی لے ڈوبے گے احمد نے بھی اسے غصے میں جواب دیا بلال کچھ بولتا اس سے پہلے حیدر کی آواز آئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم یہاں بھی لڑ رہے ہو کمینوں انسان بن جاؤں لو رسی پکڑوں حیدر نے بولتے کے ساتھ رسی نیچے پھینکی جسے بلال نے پکڑ لیا،اور پھر احمد نے حیدر نے رسی پیچھے درخت سے باندھ دی تھی وہ اکیلے ان دونوں کو نہیں کھینچ سکتا تھا،

حیدر ان کو اپنی پوری جان سے کھینچ رہا تھا وہ بھی آرمی والے تھے رسی کے ذریے پتھروں پر پیر رکھ کے چڑھ رہے تھے کے طوفان میں اور تیزی آگئی اپر سے ایک بڑا پتھر ان کی طرف گرا

بلال احمد بچو ووو حیدر نے چیخ کے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد کو وہ پتھر نہیں دیکھا پر حیدر کی آواز آگئی بلال کو وہ پتھر اپنی طرف اتا ہوا نظر آیا پر وہ سائڈ میں ہوتا تو پتھر احمد پر گرتا احمد دد سائڈ میں ہو جا بلال نے تیز آواز میں کہا اتنے میں وہ پتھر آ کے بلال کو لگا بلال نے اپنے بچاؤ کے لیے ایک ہاتھ اگے کیا پر پتھر بلال کے سر اور ہاتھ پر آ کے گرا بلال کے لگ کے پتھر ایک طرف کھائی میں گرتا چلا گیا،



بلال کے سر سے خون بہنے لگا اس کی پکڑ ڈھلی ہوئی اس کی ہاتھ کی ہڈی پر بھی بہت بری لگی تھی ایک دم اس کا ہاتھ رسی سے چھوٹ گیا،

احمد نے حیدر کی بات سنی اس سے پہلے وہ امل کرتا ایک پتھر بلال پر گرا بلال!!!! بلال کا ہاتھ چھوٹ گیا بلال نیچے کھائی میں جاتا اس سے پہلے احمد نے ایک ہاتھ اس کا پکڑا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد نے ایک ہاتھ سے رسی کو پکڑا اور ایک ہاتھ سے بلال کو _____ حیدر جلدی اوپر کھینچ احمد نے چیخ کے کہا وہ زیادہ دیر نہیں پکڑ سکتا تھا بلال کو، حیدر نے نیچے جھانکا جہاں احمد نے بلال کو مشکل سے پکڑا ہوا تھا بلال بیہوش ہو گیا تھا حیدر نے اپنی پوری طاقت لگا کے ان دونوں کو اوپر کھینچا،



بلال آنکھیں کھول بلال حیدر نے اس کا گال تھپتھپایا بلال اٹھ بلال حیدر اسے پاگلوں کی طرح پکار رہا تھا، احمد جلدی سے فرسٹ ایڈ بوکس لے آیا اس کے ماتھے پے پٹی کی خون کا روکنا بہت ضروری تھا، حیدر چل اسے جلدی ہوسپٹل لے کر جانا ہو گا احمد نے نم آنکھوں سے کہا،

حیدر نے اسے کندھے پر دھالا اور بھاگنے لگا انہیں جلد سے جلد اپنی گاڑی تک پہنچنا تھا احمد نے بھی سب کے بیگ آٹھائے اور دونوں دوڑنے لگے آرمی ٹریننگ میں حیدر اس سے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھاری سامان آٹھا کے بھاگا تھا اس لیے بلال جیسے ہٹے کٹے مرد کو اٹھا کے بھاگنا مشکل کام نہیں تھا پر طوفان بہت زیادہ تھا جس سے انہیں گاڑی تک پہنچنے میں پریشانی ہو رہی تھی،



حیدر بغیر طوفان کی پرواہ کیے بھاگ رہا تھا اس وقت اسے اپنے اس دوست کی جان بچانی تھی گاڑی تک کا سفر انہوں نے دس منٹ میں تے کیا احمد تو چلا گاڑی حیدر بول کے پیچھے بلال کو لے کے بیٹھ گیا،

احمد نے ڈرئیونگ سیٹ سمبھالی اور اپنے برابر والی سیٹ پر سب بیگ رکھے، اور فل سپیڈ سے گاڑی بھگائی جلد سے جلد کسی بھی قریبی ہاسپٹل چل حیدر نے پیچھے سے کہا اس کی آواز میں نمی شامل تھی خود احمد کی آنکھیں بھی نم تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاسپٹل پہنچتے ہی اسے آئی سی یو میں لے جایا گیا حیدر وہی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کے کھڑا ہو گیا اس کی نظرے بس آئی سی یو کے دروازے پر تھی، احمد قریبی بینچ پر ہاتھوں پر سر گرائے بیٹھا تھا،



ڈاکٹر کے باہر آتے ہی حیدر اسکی طرف لپکا کیسا ہے بلال احمد بھی جلدی سے ان کی طرف آیا، دیکھیں پیشنٹ کے سر پر گہری چوٹ آئی ہے اور ایک ہاتھ بھی فیکچر ہوا ہے باقی چوٹ گہری نہیں ہے پر سر پر جو چوٹ آئی ہے اس کا میں کچھ نہیں کہہ سکتا ان کا ہوش میں آنا بہت ضروری ہے، ڈاکٹر بول کے چلا گیا،

میں نے کہا تھا سامنے سے ہٹ جا ہٹ جا کیوں نہیں ہٹا بلال کیوں پریشان کر رہا ہے حیدر کی آواز میں نمی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میری وجہ سے احمد کی آواز پر حیدر نے اس کی طرف دیکھا ہاں یار میری وجہ سے وہ ہٹ جاتا تو وہ پتھر مجھ پر گرتا کمینہ ہے ایک نمبر کا مجھے ستارا ہا ہے اب احمد کی آنکھوں سے آنسوں گرنے لگے اسے کچھ ہو گیا نہ تو میں خود کو معاف نہیں کرو گا احمد نے حیدر کی طرف دیکھا اس کی آنکھیں اس وقت سرخ ہو رہی تھی،

حیدر اس کے پاس آیا وہ ٹھیک ہو جائے گا، آپ پلز یہ سامان لا کے دیں پیچھے سے نرس کی آواز آئی جس کے ہاتھ میں ایک پرچی تھی، میں جاتا ہوں احمد بول کے پرچی لے کر چلا گیا، حیدر بھر وہی آئی سی یو کے باہر نماز پڑھنے لگا وہ جب جب سجدے میں جا رہا اس کی آنکھوں سے آنسوں گر رہے

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیا کا دل بہت بیچین ہو رہا تھا اس نے نماز میں اپنے بھیا کے لیے بہت دعا کی پھر بھی پتا نہیں کیوں وہ بار بار کروٹ بدل رہی پر نیند نہیں آ رہی،



ایک دم دروازہ کھول کر حنا آئی اب تک سو رہی ہے مہارانی ناشتا کون بنائے گا حنا نے غصے سے کہا، وہ_ہ_ہ بھابھی_ی مجھے بھوکلک نہیں حیا ایک دم ڈر گئی اس کے منہ سے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر نکلے،

تمہیں بھوک نہیں تو میں بھی بھوکی رہے جاؤ جا کے میرا ناشتا بناؤں نوکروں کے ہاتھ کا مجھے نہیں پسند کیا تمہیں نہیں پتا حنا نے اس کے سر پر آ کے غصے سے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی جی بھابھی_ ی ابھی۔ ی لائی حیا بولتے ہی کمرے سے بھاگ گئی ناشتے اور چھوٹے چھوٹے کاموں میں اسے شام ہو گئی پر دل اب بھی بیچین تھا، اس نے ہمت کر کے حیدر کو کال کی دو تین بیل بعد حیدر نے کال اٹھائی بھیا آپ ٹھیک ہو نا حیدر کے کال اٹھاتے ہی حیا نے سوال کیا ہاں گڑیا میں ٹھیک ہوں حیدر نے کافی حد تک اپنی آواز کو نارمل بنایا، اچھا بلال بھیا کیسے ہے وہ بھی آپ کے ساتھ گئے تھے نہ حیا نے معصومیت سے پوچھا حیدر نے جانے سے پہلے اسے بتایا تھا کے وہ اور بلال کام سے جا رہے،



اس بار آگے سے مکمل خاموشی تھی بھیا کیا ہوا حیا نے پریشان ہو کر کہا کچھ نہیں گڑیا وہ ٹھیک ہے ہم جلد آئے گے اب مجھے کام ہے نہ میں آپ سے بعد میں بات کروں گا ٹھیک ہے گڑیا، حیدر نے پیار سے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی ٹھیک ہے بھیابس میرا دل عجیب ہو رہا تھا اس لیے کال کی اپنا کھیال رکھنا بھیا، آپ بھی گڑیا پریشان نہیں ہو اپنا خیال رکھوں ٹھیک ہے حیدر نے پیار سے کہہ کر کال کٹ کی،



بھیا بزی ہو گے میں مغرب کی نماز پڑھ لیتی ہوں حیا سوچتی ہوئی واش روم چلی گئی وضو کی نیت سے،

**********

حیدر نماز پڑھ کے آ کے بینچ پر بیٹھا تھا کے حیا کی کال آ گئی اسے سمجھ نہیں آیا اٹھائے کے نہیں پر نا اٹھاتا تو اس کی گڑیا پریشان ہو جاتی دو تین بیل بعد اس نے کال اٹھالی حیا کو اس نے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مطمعین کر دیا پر زیادہ دیر اس سے بات نہیں کر سکا پتا نہیں گڑیا کو کیسے پتا لگ جاتا کے میں پریشان ہوں حیدر نے فون بند کرنے کے بعد سوچا،



آئی سی یو کے دروازے پر اس نے دیکھا جہاں اس کا دوست زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا اتنے میں اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا اس نے نظر اٹھا کے دیکھا احمد کھڑا تھا کیا ہوا کس کی کال تھی کیا سوچ رہا ہے احمد بولتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گیا،

گڑیا کی تھی وہ میرے لیے پریشان تھی حیدر نے مقطصر بات بتائی، اچھا بہت پیار کرتی نہ گڑیا تجھ سے احمد نے اس کا دھیان بٹانے کے لیے پوچھا ہاں بہت اس کا بس نہیں چلے وہ مجھے کہیں جانے ہی نہ دے حیدر کے چہرے پر ہلکی سے مسکراہٹ آگئی اسے وہ پل یاد آیا جب اس نے آرمی جوائن کی تھی حیا نے رو رو کے اپنا ہال برا کر لیا تھا اس نے حیدر کو جب



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جانے دیا جب حیدر نے کہا اسے اس ملک کی حفاظت کرنی ہے اسے بہت شوق ہے آرمی جوائن کرنے کا، جب جا کے حیدر کی خوشی کی خاطر مانی حیا،



اچھا تو یہاں ہوتا تو برہان اس کا خیال رکھتا ہو گا نہ احمد اس کی فیملی کو اچھے سے جانتا تھا، برہان کے نام پر حیدر کو برہان سے ہونے والی بات یاد آئی، اس نے آئی سی یو کی طرف دیکھا کیا میں کبھی اس مقام پر آیا تو حیا جی سکے گی میرے بغیر،

جو فیصلہ اس نے کل سے اب تک نہیں لیا تھا اب کچھ منٹوں میں لے لیا تھا، مجھے روہان سے ملنا چاہیے اگر وہ حیا کے لحاظ سے ایک بہترین لائف پاٹنر بن سکتا تو مجھے گڑیا کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دینا چاہیے، میرے بعد کوئی ہو جو میری گڑیا کی اپنی جان سے زیادہ حفاظت کرے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈاکٹر کے باہر آنے سے حیدر اپنی سوچ سے باہر آیا اب کیسا ہے بلال احمد نے جلدی سے پوچھا حیدر بھی کھڑا ہو گیا، 

جی اب پیشنٹ خطرے سے باہر ہے ڈاکٹر کی بات پر دونوں نے ایک ساتھ شکر ادا کیا، بس انہیں ہوش آجائے تاکہ پتا چل سکے اس چوٹ سے پیشنٹ کے دماغ پر اثر تو نہیں ہوا، کیا ہم اس سے مل سکتے ہیں حیدر نے سوال کیا،

جی ہاں انہیں روم میں شفٹ کر رہے پھر آپ مل سکتے ہو!!!! ڈاکٹر کی اجازت ملتے ہی دونوں بلال کے روم کی طرف گئے جہاں اسے شفٹ کیا گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر پر پٹی ایک آنکھ سوجی ہوئی ایک ہاتھ پر پلاسٹر لگا گال پر چوٹ کے نشان وہ کچھ گھنٹوں میں صدیوں کا بیمار لگ رہا تھا حیدر نے اسے اس حال میں دیکھ کے ہونٹ بھینچ لیے احمد کی آنکھیں بھی نم ہو گئی کہا وہ ہر وقت ہر ایک کو تنگ کرتا تھا زندہ دل لڑکا اور اب بلکل چپ چاپ بستر پر آنکھیں بند کیے لیٹا تھا،



اسے ہوش ارہا ہے احمد کی خوشی سے آواز آئی حیدر بلال کے پاس آ کے سیدھے ہاتھ کی طرف بیٹھ کے اسے دیکھ رہا اس کے چہرے سے خوشی پھوٹ رہی تھی

بلال!!!!،احمد بھی حیدر کے پاس آ کے کھڑا ہو گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلال آرام آرام سے آنکھ کھول رہا سامنے ہی حیدر بیٹھا اسے دیکھ کے مسکرا رہا تھا اور اس کے پیچھے احمد کھڑا تھا دونوں کے ہی چہرے پر بہت خوشی تھی،



آپ کون!!!!!!!!بلال نے بڑی مشکل سے اٹک اٹک کے کہا، بلال کے اس الفاظ سے حیدر اور احمد دونوں کی مسکراہٹ ایک دم غائب ہو گئی

**********

بلال کیا ہو گیا تو ہمیں نہیں پہچان رہا یہ کیسے ہو سکتا احمد کو اپنی آواز کھائی میں سے آتی ہوئی محسوس ہوئی، تو اس کے پاس رک میں ڈاکٹر کو بولا کے لاتا ہوں حیدر پریشانی سے کہتا ہوا باہر گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلال میرے دوست تو مجھے نہیں پہچان رہا یار احمد نے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کے اس کا چہرا اپنی طرف کیا بلال نے اسے نہ سمجھنے والے انداز میں دیکھا اتنے میں حیدر ڈاکٹر کے ساتھ اندر آیا ڈاکٹر نے بلال کو اچھے سے چیک کیا،

بظاھر تو یہ بلکل ٹھیک لگ رہے ہیں لگتا ہے انکی یاداشت کمزور ہو گئی ہے ڈاکٹر کے کہنے کی دیر تھی احمد آپے سے باہر ہو گیا، ڈاکٹر اپنی بات کہے کر باہر چلا گیا،

نہیں یہ ہمیں نہیں بھول سکتا بول بلال تجھے میں یاد ہوں نہ بول پلز احمد اس کے پاس جا کے بچوں کی طرح پوچھ رہا، بلال نے تھوڑا دماغ پر زور دیا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یاد آیا تم تو، _____ ہاں ہاں بول میں کیا، احمد نے جوش سے پوچھا، تم راموں ہو ___ نہ جو ___ ہمارے ___ گھر روز ___ سبزی دینے ____ آتے بلال نے بہت مشکل سے آپنے الفاظ ادا کیے اس کے بات سن کے احمد نے حیرت سے اسے دیکھا پھر پیچھے موڑ کے حیدر کو جو منہ پر ہاتھ رکھے بلکل سر ہیس کھڑا تھا، پھر نفی میں سر ہلانے لگا



یہ کمینہ نہیں سدھرے گا حیدر نے غصے میں اسے گھورا اور باہر چلا گیا

احمد نے واپس بلال کی طرف دیکھا جواب مسکرا رہا تھا، تو پھر تنگ کر رہا ہے کمینے تو نے مجھے راموں کہا اب دیکھ اسے ہنستا دیکھ احمد کو آگ لگ گئی اس نے بلال کے گلے پر ہاتھ رکھ کے دباؤ بھڑایا، حیدر اتنے میں واپس آ گیا ڈاکٹر کو بتا کے بلال بلکل ٹھیک ہے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا کر رہا ہے مر جائے گا یہ حیدر نے احمد کا ہاتھ بلال کی گردن سے پیچھے ہٹایا جواب خھانس رہا تھا حیدر آج تو بیچ میں نہیں آئے گا اتنا بڑا پتھر بھی اس کمینے کا کچھ نہیں بگاڑ سکا کیوں کے اس کی موت مرے ہاتھوں لکھی ہے احمد کو راموں سے زیادہ غم اس بات کا تھا کے بلال کے ہاتھوں وہ پھر سے بیوقوف بن گیا تھا، احمد بولتے کے ساتھ اس کے قریب آیا کے حیدر نے روک دیا

حیدر کے بیچ میں آنے سے بلال کے چہرے پر چڑانے والی مسکراہٹ تھی، آج چھوڑ دے بعد میں بدلے لینا جب یہ ٹھیک ہو جائے بلکہ مل کے مارے گے اسے حیدر نے غصہ سے بلال کو گھور کر کہا حیدر کی آخری بات سن کے بلال نے افسوس سے سر ہلایا جیسے اتنے برے دوست اسی کے ہو سکتے،

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کام کہاں تک ہوا راجا صاحب نے اپنے خاص آدمی شکیل سے پوچھا، جس کے چہرے پر پریشانی تھی ،_

راجا صاحب!!!!کام تو اچھا چل رہا ہے بیس کے قریب بچے اٹھا لیے ہیں پر وہ___ شکیل کی زبان اٹک گئی بیچ میں_____ کیا وہ پوری بات کیا کرو راجا صاحب نے غصے سے کہا، راجا صاحب ہمارا ایک آدمی غائب ہے ہمیں ڈر ہے وہ آرمی کے ہاتھ تو نہیں لگ گیا شکیل نے نیچے نظرے جھکائے ڈرتے ڈرتے اپنی بات کہی،

یہ کیا بول رہا ہے تو اسے کیسے غائب ہو گیا وہ راجا صاحب غصے سے کھڑا ہو گیا،_____ وہ وہ راجا صاحب اس میں سے تقریباً بچے وہ ہی اٹھا کے لایا ہے اب پتا نہیں کہا غائب ہے_____ یہ آرمی اسے باز نہیں آئے گی پتا لگا کون ہے اس سب کے پیچھے کون سا آرمی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کا آفسر ہے جس نے یہ کیس اپنے ہاتھ میں لینے کی غلطی کی ہے راجا صاحب نے حکارت سے کہا،



جی جی راجا صاحب میں نے بندے لگا دیے ہیں جلد پتا لگ جائے گا کون ہے جو ہمارے کام میں ٹانگ اڑا رہا ہے شکیل نے فخر سے اپنا کام بتایا،

میں آرمی کو دیکھوں یا ان بچوں کو اس کے لہجے میں حکارت تھی وہ بچے کہاں پر ہیں راجا صاحب کا اشارہ ان بچوں کی طرف تھا جیسے اٹھا کے لایا گیا تھا، راجا صاحب وہ سب بچے گودام میں بند ہیں،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہائے ڈیڈ راجا صاحب آگے کچھ بولتے اس سے پہلے اس کے کانوں میں اپنے ایک لوتے بیٹے کی آواز آئی راجا صاحب کے چہرے پر جو شیطانیت تھی وہ پل میں غائب ہوئی اس کی جگہ مسکراہٹ نے لے لی آگیا میرا شیر راجا صاحب نے اپنے بیٹے کو اپنے برابر میں بیٹھایا،

یس ڈیڈ میرے ہوتے ہوئے سب کام آپ کرے نیور آپ مجھے بتائے کہاں جارہے تھے آپ میں جاتا ہوں سعد نے اپنے ڈیڈ سے کہا، بیٹا ہم کہاں جائے گے ہمیں تو بس ایک چھوٹا سا کام تھا،

ڈیڈ میں نے سب سن لیا ہے میں ان بچوں کو دیکھ لو گا ڈونٹ وری اس نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے ڈیڈ کو ریلیکس ہونے کا کہا وہ ایک بائس سال کا خوبصورت نوجوان تھا پر شکل خوبصورت ہونے سے کیا ہوتا ہے جب انسان میں انسانیت ہی مری ہوئی ہو



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ ہوئی نا بات میرا شیر ہے تو جا نیچے گودام میں ہے بچے ان کو ابھی میلا نہیں کرنا بہت بڑی ڈیل ہے راجا صاحب کی آنکھوں میں لالچ تھی پیسے کی لالچ او کے ڈیڈ ڈونٹ وری میں دیکھ لوگا سعد بول کے کھڑا ہو گیا اس نے شکیل کو ساتھ چلنے کا اشارہ کیا،



میرا کام سمبھالنے کے لیے میر بیٹا بڑا ہو گیا راجا صاحب کے چہرے پر فخر تھا اپنے بیٹے کے لیے پیار تھا ان کی بیوی کو مرے سالوں ہو گئے تھے اپنے بیٹے کو اس نے بلکل اپنے جیسا بنایا تھا،

سعد چلتا ہوا نیچے آیا اس نے گارڈ کو اشارہ کیا گارڈ نے جلدی سے تے خانے کا گیٹ کھولا، سعد اور شکیل چل کے اندر آئے اندر بہت اسمیل تھی سعد نے رومال سے اپنا ناک کور کیا اندر جگا جگا بچے نڈھال پڑے ہوئے تھے جو ہوش میں تھے گیٹ کھلنے سے ان کی انکھیں چندیا گئی انہوں نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیے آرام آرام



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے جب ہاتھ ہٹائے سامنے موجود لوگوں کو دیکھ کے بچے ڈر کے پیچھے ہو گئے سعد کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آ گئی بچوں کو ڈرتا دیکھ اس نے شکیل کو اشارہ کیا شکیل نے بیگ میں سے نشے آور انجیکشن نکالے،



نہیں نہیں ہمیں نہیں لگانا شکیل ایک بچے کے قریب گیا وہ زور زور سے رونے لگا ابھی آرام آ جائے گا بیٹا شکیل نے وہ نشے آور دوا اس بچے کے رونے بلکنے کی پرواکیے بغیر لگا دیا تھوڑی دیر میں وہ بچہ روتا روتا بیہوش ہو گیا،

پری دور سے یہ منظر دیکھ رہی تھی اسے یہاں آئے یوئے چوبیس گھنٹے ہو گئے تھے اسے پانی کے سوا کچھ نہیں دیا گیا یہ خوفناک منظر دیکھ کے پری کی آنکھوں میں وحشت آ گئی، شکیل ایک کے بعد ایک سب بچوں کو انجیکشن لگا رہا تھا جب سعد کی نظر اس پر پڑی جو اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے یہ خوفناک منظر دیکھ رہی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سعد اس کے پاس چل کے آیا مسکرا کر اسے دیکھا، پری نے سعد کو اپنے پاس اتے دیکھا وہ پیچھے ہوتی گئی یہاں تک کے دیوار آ گئی نہیں انکل مجھے نہیں لگانا انجیکشن نہیں لگانا پری پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی سعد اس کے پاس گھٹنے کے بل بیٹھا ارے گڑیا وائے آر یو کرائنگ سعد نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے گالوں پر رکھے صاف رنگت لال لال گال اس نے حوس کے نگاح سے پری کو دیکھا،

اتنے میں شکیل پری تک آ گیا، نہیں پلز مجھے نہیں لگاؤ نہیں پری بری طرح رونے لگی سعد نے ہاتھ کے اشارے سے شکیل کو روکا اور کھڑا ہو گیا، اسے کھانا پانی دو رات کو مجھے یہ بچی اپنے کمرے میں چاہیے سعد نے پری کو اوپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے کہا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر پر چھوٹے صاحب وہ وہ راجا صاحب نے منا کیا شکیل کی بات منہ میں ہی رہے گئی جتنا میں نے کہا اتنا کر بچے بہت ہیں اس ملک میں اور مل جائے گے میرا دل آ گیا اس پر سعد بول کے چلا گیا،



باپ کمینہ بیٹا اس سے بڑا کمینہ ! ! ! شکیل نے منہ ہی منہ میں کہا اور بچی کے لیے کھانا منگوایا، پری کو ان کے باتیں تو سمجھ نہیں آئی پر وہ اسی میں خوش ہو گئی اسے انجیکشن نہیں لگا اور ایک دن بعد کھانا ملا وہ جلدی جلدی کھانا کھانے لگی اس بات سے انجان کے اس کے ساتھ آج رات کیا ہونے والا

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر نے فون کے زریے معلوم کیا وہ سب بچے اور ٹیچر بلکل سیف تھے وہ اندر تک مطمعن ہو گیا پھر اس نے برہان کو بھی فون کر کے بتا دیا تھا کے اسے عتراض نہیں شادی پر لیکن وہ ایک بار روہان سے ملنا چاہتا، برہان نے اس کی بات مان لی اور اسے حیا کو راضی کرنے کو کہا اب یہ کام اسے وہاں جا کے کرنا تھا،

دو دن بعد اب بلال کافی حد تک ٹھیک تھا احمد اور حیدر نے اس کا خوب خیال رکھا اس لیے وہ اب کافی بہتر تھا احمد تو صبح ہی چلا گیا تھا اسے کچھ کام تھا،

حیدر ڈرائیو کر رہا تھا اور بلال پاس بیٹھا تھا وہ لوگ گھر جا رہے تھے بلال کی طبیت کی وجہ سے اسے چھٹی ملی تھی انہوں نے اب گھر والوں کو بتایا تھا اب وہ سب عبداللہ صاحب کے گھر ان دونوں کا انتظار کر رہے تھے،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

**********



روہان آفس میں بیٹھا تھا کے اس کے پاس فرقان صاحب کی کال آئی اس نے بیزاری سے کال اٹین کی، کیسے ہو روہان انہیں پتا تھا وہ جواب نہیں دیگا پھر بھی پوچھا، کرلی شادی کی ڈیٹ فکس روہان نے بغیر ان کی بات کا جواب دیے اپنے مطلب کی بات پوچھی،

فرقان صاحب کو اپنے بیٹے کے اس رویے سے تکلیف ہوئی پر وہ کر بھی کیا سکتے تھے، تمہیں کل پاکستان آنا ہو گا، ان کی بات سن کے روہان کو حیرت ہوئی

واو آپ تو انتظار میں تھے اتنی جلدی فکس کرلی ڈیٹ، نہیں جب تم آؤ گے جب ہی ڈیٹ فکس کرے گے ابھی حیا کے بھائی تم سے ملنا چاہتے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر میں ان سے ملنا نہیں چاہتا آپ میرا قیمتی وقت برباد کر رہے ہو میں نے کہا تھا ڈیٹ فکس پر ہی مجھے کال کرنا، ماتھے پر بل لیے اس نے اپنی بات کہی،

روہان تمہیں آنا ہو گا برہان سے تم ملے ہوئے ہو پر حیدر سے نہیں ملے وہ تم سے ملے بغیر حیا کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں نہیں دے گا فرقان صاحب نے اسے سمجھایا،

میں کوئی معمولی چیز نہیں ہو کے ایک ایک سے جا کے ملو آپ کو میری شادی سے گرز کسی سے بھی کر دو اس نے جان چھڑانے والی انداز میں کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں حیا سے اچھی کوئی لڑکی نہیں میری نظر میں اس جیسی معصوم کوئی نہیں ہے شادی اسی سے ہو گی اگر تم کل نہیں آئے تو میں سمجھ لو گا تمہیں میرا احسان لینا بہت پسند ہے تبھی اسے اتارنا نہیں چاہتے، فرقان صاحب نے بول کے فون کاٹ دیا،



روہان نے غصے میں موبائل پھنک کے مارا اب مجھے اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے پاکستان جانا ہو گا اس نے نفرت سے سوچا فرقان صاحب حیا کی جتنی تعریف کر رہے تھے روہان کو اس سے اتنے ہی نفرت محسوس ہو رہی تھی واقعی میں فرقان صاحب اسی کے باپ تھے انہیں پتا تھا کے اس کی دو کھتی رگ کیا ہے،

Sozi come to my office!!!!!!

روہان نے انٹر کام کے ذریعے اسے اندر بلایا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

Yes sir!!!!!!!

سوزی جلدی سے اپنا سب کام چھوڑ کے آئی

Booke my ticket for tomorrow I am going to

Pakistan for one week!!!!!

Okh sir!!!!!!!!!

Look all work behind me

روہان نے اسے ڈیٹیل میں سب بات بتائی اور جانے کا اشارہ کیا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سوزی کے جاتے ہے روہان اپنی ہی سوچ میں گم ہو گیا میں بھی دیکھوں آخر کیا خاص ہے اس حیا میں اس نے موبائل اٹھا کے اپنے ڈیڈ کے نمبر پر مسج کیا

I will come tomorrow!!!!!!!

**********

میں بھی تمہاری ہلپ کروا دیتی ہوں صائمہ نے مسکرا کے حنا سے کہا جو کچن میں پلاؤں بنا رہی تھی، نہیں چچی میں ہو ناسب کر لو گی آپ باہر گارڈن میں بیٹھوں چاچو برہان سب




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹھے ہیں حیا چائے لا رہی ہے حنا نے مسکرا کے جواب دیا اس کا رویہ سب کے ساتھ اچھا ہوتا تھا سوائے حیا کے،



ایک گھنٹے سے چائے بنا رہی ہو اب تک تم سے چائے نہیں بنی صائمہ بیگم کے جاتے ہی حنا نے غصے سے کہا، جی جی بھابھی بس بن گئی حیا نے جلدی جلدی چائے سب کپ میں ڈھالی،

بیٹا آپ کیوں لائی چائے حنا کہاں ہے برہان نے حیا کو چائے لاتا دیکھ کہا بڑے بھیا وہ بھابھی کھانا بنا رہی ہیں حیا نے چائے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا، چاچو آپ چینی کتنی چمچ لے گے حیا نے علی خان صاحب سے معصومیت سے پوچھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ہماری گڑیا چائے بھی بنانے لگ گئی ہمیں تو پتا بھی نہیں تھا کے اتنی بڑی ہو گئی ہماری گڑیا علی صاحب نے مسکرا کے حیا کے سر پر ہاتھ رکھا بیٹا دو چمچ، سب کو چائے دینے کے بعد حیا اندر چلی گئی جانتی تھی بھابھی کی ہلپ نہیں کی تو وہ بعد میں غصہ کرے گی،

میں نے حیا کے لیے ایک لڑکا پسند کیا ہے برہان کی بات پر علی خان صاحب نے حیرت سے دیکھا، ابھی تو بہت چھوٹی ہے گڑیا عبداللہ صاحب کے بعد علی صاحب ہی ان کے گھر کے بڑے تھے ابھی بلال اور حیدر کے آنے کی خبر سن کے وہ لوگ ادھر ہی آ گئے ویسے بھی ان کا گھر ساتھ ساتھ تھا،

ہاں چاچو پر وہ اٹھارہ کی ہونے والی ہے اور رشتہ اچھا تھا تو میں نے بھی انکار نہیں کیا، تو کیا حیدر مان گیا صائمہ بیگم نے حیرت سے پوچھا وہ اچھے سے جانتی تھی حیدر حیا کو لے کے کتنا حساس ہے،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی وہ مان گیا ہے آپ دونوں کو اسی لیے بولوایا تاکہ آپ سے پوچھ لو پاپا کے بعد آپ ہی بڑے ہیں ہمارے برہان نے آرام سے سب بات بتائی فرقان صاحب جلدی شادی کرنا چاہتے یہ بات بھی کیو کہ روہان زیادہ دن نہیں رک سکتا وہ کل آرہا ہے پاکستان،

رشتہ اچھا ہے مجھے کیا اعتراض ہو سکتا تم دونوں بھالا ہی چاہوں گے حیا کا پر اتنی جلدی شادی یہ بات سہی نہیں لگ رہی علی صاحب نے برہان کی طرف دیکھ کے کہا،

انہیں کتنا آرمان تھا یہ پیاری سی معصوم سی لڑکی ان کی بہو بنے پر بلال نے اتنے سختی سے منا کر دیا کے آپ پھر کبھی یہ بات نہیں کرنا میں نے ہمیشہ حیا کو سگی بہن کی طرح چاہا ہے، چچی آپ بتاؤ سہی ہے نا یہ رشتہ برہان کی بات پر صائمہ بیگم اپنی سوچ سے باہر آئی، ہاں




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت اچھا ہے اللہ ّ ہماری بچی کے نصیب اچھے کرے صائمہ بیگم کی بات پر دونوں نے آمین کہا،



واو یہاں تو پوری محفل جمی ہے بلال کی آواز سن کے سب کھڑے ہو گئے حیدر اسے سہارا دیے لا رہاں تھا، یہ کیسے لگی صائمہ بیگم بلال کو ایسے دیکھ کے پریشان ہو گئی ممایہ حیدر نے مارا ہے مجھے بلال نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا،

ضرور تم نے ہی اُلٹا کام کیا ہو گا ورنہ حیدر کیوں مارے گا بلال نے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا جواب حیدر کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیر رہی تھی سب سے ملنے کے بعد وہ لوگ وہی گارڈن میں بیٹھ گئے شام کا ٹائم تھا اور موسم بھی بہت اچھا تھا حیدر نے مختصر سب کو بات بتا دی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھیا آپ آ گئے حیا کی اوز پر حیدر نے پیچھے موڑ کے دیکھا اور کھڑا ہو گیا حیا بھاگ کے حیدر کے سینے سے لگ گئے بھیا آپ اتنے دن بعد آئے ہو میں آپ سے بلکل بات نہیں کروں گی حیا کی بات پر حیدر کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی وہ جانتا تھا اتنی ہی معصوم ہے اس کی گڑیا اسی سے اسی کی شکایت کر رہی تھی،

کوئی ہم سے بھی مل لے بیمار و کو کوئی پوچھ ہی نہیں رہا میرے تو ماں باپ بھی میرے نہیں بلال کی غم میں ڈوبی ہوئی آواز آئی، حیدر سے الگ ہو کے حیا نے بلال کی طرف دیکھا اور ایک دم پریشان ہو گئی یہ کیا ہوا بلال بھیا کو کسے لگی، ڈھیٹ انسان ہے اسے کچھ نہیں ہو گا تم پریشان نہ ہو حیدر کی بات پر بلال نے منہ بنا لیا،

زیادہ درد ہو رہا ہے نہ بھیا، حیا نے پاس آ کے اس کے سر پر ہاتھ رکھا جہاں پٹی بندھی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آاااااوو چچ بلال نے ایسے ایکٹنگ کی جیسے حیا کے ہاتھ لگانے سے اسے بہت درد ہوا ہے،

سوری بھیا سوری حیا نے فوراً ہاتھ پیچھے ہٹالیا اس کی آنکھوں میں ڈھیر سارا پانی آگیا، بھیا

بلال بھیا کو لگ گئی اس نے پیچھے موڑ کے حیدر سے کہا، اس کی آنکھوں میں انسوں دیکھ کے

حیدر کو غصہ آگیا،



فالتو انسان تو نے ڈرا دیا گڑیا کو ایکٹنگ بند کر حیدر نے اسے جیب کی چابی پھنک کے ماری

صائمہ بیگم نے بھی بلال کے سر پر چپت لگائی کیوں تنگ کر رہا ہے بہن کو، بلال فوراً کھڑا

ہو گیا ارے گڑیا سوری انسوں صاف کرو میں تو مزاق کر رہا تھا چند ابلال خود اس کے انسوں

دیکھ کے پریشان ہو گیا اسے کہاں پتا تھا اتنی سی بات میں یہ رونے لگے گی، آپ کو درد نہیں

ہو رہا نہ حیا نے اتنی معصومیت سے پوچھا کے وہاں سب کو اس پر بہت پیار آیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلکل نہیں ہوا یہ تو اسے ہی لگ گئی چھوٹی سی چوٹ ہے بلال نے اسے بہلاتے ہوئے کہا آپ لوگ فریش ہو جاؤ پھر میں کھانا لگاتی ہو حنا کی آواز پر حیدر نے ہاں میں سر ہلایا، اندر چلے اب گڑیا آنسوں صاف کرو شاباش،



گوڈ گرل حیدر کا کہا اس نے فوراً مانا برہان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی یہی حیا کو سمجھا سکتا ہے برہان نے دل میں سوچا،

**********

رات کا آخری پہر تھا راجا صاحب اپنی آرام گاہ میں لیٹے ہوئے تھے کہ ان کے کانوں میں وحشت ناک شیخ کی آواز آئی وہ ایک دم اٹھ کے بیٹھ گئے پھر یہ چیخ بہت ساری چیخوں میں



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بدل گئی وہ اٹھ کے باہر آئے ان کا یہ گھر کسی محل سے کم نہیں تھا شکیل!!!! شکیل!!!

راجا صاحب نے شکیل کو آواز دینا شروع کر دی،



شکیل عینک کے جن کی طرح فوراً حاضر ہوا، جی جی راجا صاحب اس کی آواز سے لگ رہا تھا وہ نیند میں اٹھ کے بھاگا آیا ہے، یہ کون چیخ رہاں ہے کیا تم نے آج ان پلوں کو انجیکشن نہیں لگایا، راجا صاحب کی آواز میں حد سے ذیادہ غصہ تھا اسے اپنے آرام کے بیچ میں خلل پیدا ہونا بلکل پسند نہیں آیا،

راجا صاحب سب کو لگایا تھا!!!!! ابھی شکیل کی بات بیچ میں تھی کے ایک اور دردناک چیخ کے ساتھ آواز آنا بند ہو گئی _____ وہ وہ چھوٹے صاحب نے ___ نے بولا ____ شکیل نے ڈر ڈر کے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہا بھی تھا کے میلا نہیں کرنا ابھی پہلے ہی آرمی نے پریشان کر رکھا ہے اور بچے بھی اٹھانے راجا صاحب نے غصے میں کہا،

کول ڈاون ڈیڈ آرمی اپنا کچھ نہیں بیگاڑ سکتی راجا صاحب کے کانوں میں اپنے ایک لوتے سپوت کی آواز آئی، شکیل اور راجا صاحب نے ایک ساتھ پیچھے موڑ کے دیکھا جہاں سعد اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتا ہوا آرہا تھا، میں ہونا دیکھ لو گا ان آرمی والوں کو اور پولیس والے تو ویسے بھی اپنی جیب میں ہے سعد کی آواز میں فخر تھا

یہ پکڑوں!!! سعد نے ایک نوٹوں کی گڈی شکیل کی طرف اچھالی، یہ رکھوں اور اسے ٹھیکانے لگا دینا اگر زندہ ہو تو مار دینا سعد کو پسند نہیں کے اس کی استعمال کی ہوئی چیز کو کوئی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور استعمال کرے اس کے لہجے میں پیسے کا گھمنڈ تھا وہ برائی میں اتنا ڈوب گیا تھا کے ایک نئی سی کلی کو اس نے بری طرح روند دیا اور اسے اس گناہ کا احساس تک نہیں تھا،



راجا صاحب کے ہاں میں سر ہلانے پر شکیل وہاں سے فوراً چلا گیا اس کا رُخ سعد کے کمرے کی طرف تھا، پر بیٹا ان آرمی والوں کو اور ڈیٹ بوڈی ملے گی تو وہ اور چوکنے ہو جائے گے اور ہمیں ہر حال میں یہ آرڈر پورا کرنا ہے اس بار راجا صاحب نے بغیر غصہ کیے سمجھانے والے انداز میں کہا،

ڈیڈ میں ہو نا ڈونٹ وری جو آرمی آفسر اس کیس کو دیکھ رہا ں اسے آپ کے کدموں میں لے کر آؤ گا اب آپ جاؤ آرام کرو صبح ہونے والی ہے سعد نے اپنی ڈیڈ کو پیار سے کہا، راجا صاحب مسکرا کے اپنے روم کی طرف چل دیے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سعد اپنے روم میں آیا تو شکیل بکھرا ہوا سامان سمٹ رہاں تھا تم نے اب تک اس کچرے کو یہاں سے نہیں اٹھایا اس کا اشارہ بیڈ کی طرف تھا جہاں پری کھینچ کھینچ کے بڑی مشکل سے سانس لے رہی اس کی آنکھوں کے کناروں سے آنسوں لڑی کی سورت نیکل رہے تھے ہونٹ خشک تھے، چھوٹے صاحب بس اٹھا رہاں تھا میں نے سوچا مرنے والی ہے مر جائے تو اٹھالو گا شکیل نے جلدی سے صفائی دی،

اوو واچھا اتنی سے بات سعد مسکرا کے بیڈ کے قریب آیا پری کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی پر اٹھ کے بھاگنے کی اس میں حمت نہیں تھی، کیا ہوا زیادہ درد ہو رہا ہے ابھی ٹھیک ہو جائے گا سعد نے شیطانیت سے کہا اور اپنے ہاتھ اس کے گلے پر رکھ کر دباؤ بھڑایا،

ممما_____ ممما____ پری زور زور سے اپنے پیر بیڈ پر مارنے لگی اور اٹک اٹک کے اپنی مما کو پکار رہی پر یہاں اس کی پکار سننے والا کوئی نہیں تھا ایک دم اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنکھیں کھولی کی کھولی رہے گئی،اب اٹھاؤاس کچرے کواور پھینکوں سعد نے شکیل کو کہاجو یہ سارا منظر اتنی آرام سے دیکھ رہاں جیسے کوئی خاص بات ہی نہ ہو،،



جی جی چھوٹے صاحب شکیل نے چادر سمیت بچی کواس میں لپیٹااور کندھے پر ڈھال کے چلا گیا،سعد اپنے بیڈ پر لیٹ گیااور کچھ دیر میں ہی اسے نیند آگئی پتا نہیں ایسے لوگوں کے پاس دل نہیں ہوتا ضمیر نہیں ہوتا کسی کی ننی کلی کو مسلتے ہوئے انہیں رحم نہیں آتاپر وہ یہ بات بھول جاتے ہیں کے ابھی ان کی رسی دراز ہے جب وہ کھنچے گا توانجام بھی عبرت ناک ہو گا،

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر فجر کی نماز پڑھ کے آیا تو حیا کچن میں تھی کیا کر رہی ہے ہماری گڑیا حیدر کچن میں ہی آ گیا اور وہاں رکھی کرسی پر بیٹھ گیا بھیا میں نماز پڑھ کر روز اس ٹائم چائے بناتی ہوں آپ کی بھی بناؤ،

ہاں بھئی ہم بھی پیے گے گڑیا کے ہاتھ کی مزے دار چائے حیدر نے پیار سے کہا، حیا نے چائے بنائی ایک کپ حیدر کو دی ایک خود نے لی، بیٹھوں گڑیا حیدر کی آواز پر حیا بیٹھ گئی برہان جو باہر آرہا تھا وہی گیٹ پر ہی رک گیا وہ چاہتا تھا حیدر حیا سے بات کر لے،

برہان بھائی نے بتایا تھا نا آپ اب لندن میں پڑھائی کروں گی آپ کو عتراض کیوں ہے گڑیا حیدر نے آرام سے بات اسٹارٹ کی، وہ بھیا آپ میرے ساتھ چلو نہ، بیٹا میں نہیں جا سکتا آپ کو تو پتا ہے میں گھر بھی کتنا کم آتا ہوں،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بڑے بھیا مجھے کسی اور کے ساتھ بھیج رہے ہیں پر اپنے تو منا کیا تھا نہ بھیا، حیا بغیر ڈرے حیدر سے سب بات آرام سے کرتی تھی، ہاں میں نے کہا تھا اور اگر میں کہوں کے روہان اچھا لڑکا ہے اس کے ساتھ چلی جاؤ حیدر نے امید سے حیا کی طرف دیکھا، تو میں چلی جاؤ گی حیا نے بلکل بچوں کی طرح نیچے منہ کر کے کہا حیدر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی،



پر بھیا آپ نے کہا تھا گناہ ہوتا ہر کسی کے ساتھ نہیں جاتے کسی سے بات نہیں کرتے حیا نے حیدر کو اسی کی بات یاد کروائی جی میں نے کہا تھا پر گڑیا جس سے نکاح ہوتا ہے وہ محرم ہوتا ہے اس کے ساتھ جانا رہنا سب جائز ہوتا ہے ہم ایسے نہیں بھیجے گے آپ کا نکاح کرے گے روہان کے ساتھ حیدر نے اسے رسانیت سے سمجھایا،

پھر گناہ نہیں ملے گا اللہ ناراض نہیں ہو گے حیا نے حیدر کی طرف دیکھ کے معصومیت سے پوچھا، صاف شفاف چہرا آنکھوں میں پاکیزگی لیے وہ حیدر کو دیکھ رہی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھوں گڑیا میری بات دھیان سے سنو میاں بیوی کا رشتہ ہی جائز رشتہ ہوتا ہے بیوی کا کام ہوتا اپنے شوہر کی چھوٹی سے چھوٹی بات ماننے اور اس کے سب کام خود کرے اور شوہر کا کام ہوتا ہے وہ اپنی بیوی کا خیال رکھے اسے ہر میلی آنکھ سے دور رکھے اس کی حفاظت کرے اور جب میاں بیوی خوش ہوتے تو اللہ بھی خوش ہوتا ہے روہان سے جب آپ کا نکاح ہو گا وہ آپ کا محرم ہو جائے گا اس سے نہ آپ کا پردہ ہو گا نہ ہی اس کے ساتھ رہنے سے آپ کو گناہ ملے گا بلکے میاں بیوی کا رشتہ دنیا کا سب سے خوبصورت رشتہ ہے بھائی بہن ماں باپ یہ وہ رشتے ہیں جو ہمیں پیدا ہوتے ہی مل جاتے ہیں پر میاں بیوی کا رشتہ دنیا میں بنتا ہے پر جوڑی اللہ پہلے سے ہی آسمان میں بنا لیتے ہیں اور یہی رشتہ سب سے مضبوط ہوتا ہے، حیا بہت دھیان سے حیدر کو سن رہی تھی حیدر کا سمجھانے کا انداز واقی خوبصورت تھا دروازے کے پاس کھڑے برہان نے سوچا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے بھیا میں ان کے ساتھ جاؤ گی حیا نے نظرے جھکائے ہاتھوں کی انگلیوں سے کھیلتے ہوئے ایسے کہاں جیسے کوئی جرم کا اعتراف کر رہی ہو، گوڈ گرل حیدر نے پیار سے حیا کے سر پر ہاتھ پھیرا،



پر بھیا مجھے آپ لوگوں کے بغیر ڈر لگے گا، ایسے کیسے ڈر لگے گا ہماری گڑیا کا روہان بہت خیال رکھے گا اگر نہیں رکھا تو ہم دونوں اس کے کان کھینچے گے ہے نہ حیدر برہان نے باہر آتے ہوئے کہا، اب تو ہماری گڑیا کو کوئی عتراض نہیں ہے نہ برہان نے پیار سے پوچھا،

حیا نے نیچے منہ کر کے نہ میں سر ہلایا، لندن جائے گی شادی کر کے اس حیا کی قسمت اتنی اچھی کیسے ہو گئی میری پوری زندگی ان گھر والوں کی خدمت کرتے گزر گئی اور لندن یہ مہارانی جائے گی میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دو گی اس حیا کے ساتھ تو میں وہ کرو گی کے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روہان کیا کوئی بھی لڑکا اس سے شادی نہیں کرے گا دروازے کے پیچھے کھڑے حنا نے نفرت سے سوچا اسے حیا سے حد سے ذیادہ حسد محسوس ہو رہی تھی اس وقت،



ٹرن ٹرن ____ حیدر کا فون رنگ کرنے لگا اس نے کال اٹھائی ہاں میجر رفیق حیدر نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا، سامنے سے حیدر کو جو خبر ملی حیدر نے زور سے اپنی آنکھیں بند کر لی میں آرہا ہوں حیدر نے کہہ کر فون بند کیا بھائی مجھے ابھی جانا ہو گا ضروری کام ہے حیدر نے برہان سے کہا پر آج تو روہان آرہا ہے اس سے ملنا ہے بھائی میں کل مل لو گا ابھی مجھے ارجنٹ کہی جانا ہے ویسے بھی وہ آج آئے گا اسے کہوں آرام کرے کل ملاقات ہو گی حیدر کہہ کر اندر چلا گیا،

تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا تو آرمی یونیفارم میں تھا بھیا آپ کل تو آئے ہو حیا نے گلے لگتے ہوئے کہا اس کی آنکھوں میں آنسوں تھے گڑیا آپ کے جیسے آپ سے بھی چھوٹے بچوں



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کو میری ضرورت ہے میں جلد آؤ گا ٹھیک ہے اب مسکرا کے دیکھاؤ حیدر نے پیار سے اس کا چہرا اپنی طرف کیا حیانم آنکھوں سے مسکرا دی،



میری بہادر گڑیا حیدر اس کے ماتھے پر پیار کر کے روانہ ہو گیا

**********

فلائٹ لینڈ کر چکی تھی فاروق صاحب باہر کھڑے روہان کے آنے کا انتظار کر رہے تھے ان کے چہرے پر خوشی تھی اور خوش کیوں نہیں ہوتے ان کا بیٹا اتنے سالوں بعد آ رہا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنکھوں پر سن گلاسس لگائے صاف رنگت اس پر کھڑی ناک مغرور چال چلتے ہوئے وہ آرہا تھا سیدھے ہاتھ میں کورٹ لیے اور دوسرے ہاتھ سے اپنا بیگ پکڑے وہ باہر آرہا تھا جب فاروق صاحب کی اس پر نظر پڑی وہ پہلے سے اور بھی زیادہ ہنڈسم ہو گیا تھا فاروق صاحب نے دل میں سوچا اور اس کی طرف بڑھے، وہ اس کے گلے لگتے اس سے پہلے اس نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روک دیا،

آپ کیوں آئے ائیر پورٹ میں نے آپ کو نہیں بلایا روہان نے ماتھے پر بل ڈھالے کہا اور یہاں وہاں نظرے دوڑانے لگا، پریٹا میں لینے آیا ہوں تمہیں گھر چلو بیٹھ کے بات کرے گے فاروق صاحب نے اپنی خفت مٹانے کے لیے بات شروع کی، جب کر روہان ان کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے آپ کو نہیں بلایا تو میں آپ کے ساتھ کیوں جاؤں میں نے ہوٹل میں اپنے لیے روم بُک کروالیا ہے اور گاڑی بھی میرا ڈرائیور آتا ہو گا اب آپ جا سکتے روہان نے بغیر لحاظ کے کہا فاروق صاحب کے چہرے پر اداسی آگئی،



اسے گاڑی نظر آگئی ڈرائیور اس کے نام کا بورڈ لیے کھڑا تھا اب میں چلتا ہوں روہان قدم بھڑانے لگا کر فاروق صاحب نے فوراً کہا، حیدر جو تم سے ملے گا وہ، فاروق صاحب کی بات بیچ میں ہی تھی کے روہان نے فوراً کہا آج میں آرام کروں گا کل ملاقات ہو گی روہان کہہ کر رکا نہیں تھا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

فاروق صاحب کی آنکھ میں ہلکی سی نمی آگئی ان کا بیٹا ان سے بہت دور ہو گیا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

**********



حیدر نے اپنی جیب رو کی دروازہ کھول کے باہر آیا اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی اس نے جیسے ہی اندر قدم رکھا ایک آفسر اس کے پاس آیا سر وہ، ___ حیدر نے ہاتھ سے اسے کہنے سے روکا ___ بچی کہا ہے حیدر نے بلکل سپاٹ چہرے کے ساتھ پوچھا ___ سر وہ پوسمارٹم کے لیے _____ رپورٹ کب تک آئے گی ____ حیدر نے پھر سے بات کاٹ کے پوچھا ___ سر تھوڑی دیر میں آجائے گی حیدر نے آفسر کی بات پر سر ہلایا اندر بڑھ گیا،

میجر عدنان حیدر نے اسے پکارا جو دیوار سے ٹیک لگائے کسی گھری سوچ میں گم تھا حیدر کی آواز پر اس نے اس کی طرف دیکھا میجر عدنان کی آنکھوں میں نمی تھی سر میں نہیں بچا سکا اپنی بھانجی کو عدنان نے اپنے ہونٹ بھینچ لیے جیسے خود پر ضبط کر رہا ہو، میں اپنی بہن کے سامنے کیسے جاؤں عدنان کے آواز میں بیبسی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا، ہم پری کو نہیں بچا سکے پر اس کے جیسے بہت سے بچوں کو ہمیں بچانا ہے حیدر نے اس کی آنکھوں میں دیکھا حوصلہ رکھوں حیدر بول کے آگے بڑھ گیا

میجر رفیق وہ کہا ہے جیسے کچھ دن پہلے آرمی نے پکڑا حیدر نے چیئر پر بیٹھتے ہوۓ کہا سر اسے بہت مارا پر وہ کسی سورت اپنا منہ کھولنے کو تیار نہیں ہے،

چلو ایک ملاقات میں بھی کر لوں اس سے حیدر بول کے کھڑا ہو گیا میجر رفیق بھی حیدر کے ساتھ چل دیے،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹوچر روم میں حیدر داخل ہوا تو ایک آدمی جس کے بدن پر شرٹ نہیں تھی اس کے دونوں ہاتھ اوپر کی طرف بندھے ہوئے تھے اور وہ آنکھیں بند کیے اپنا سارا وزن ان ہاتھوں پر ڈھالے بیہوش تھا،



حیدر قدم قدم چل کے اس کے پاس آیا تھوڑے پاس رکھے مٹکے سے اس نے ایک گلاس پانی لیا اور اس کے چہرے پر مارا وہ آدمی دھیرے دھیرے آنکھیں کھولنے لگا میجر رفیق دو کرسی لاؤ حیدر کی بات پر رفیق نے ہاں میں سر ہلایا اور دو کرسی لے آیا،

حیدر ایک کرسی پر ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کے بیٹھا، اس کے ہاتھ کھولو اور کرسی پر بیٹھاؤ حیدر کی بات پر رفیق نے فوراً عمل کیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب حیدر اور وہ آمنے سامنے بیٹھے تھے، میں تم سے زیادہ سوال نہیں کرو گا ایک سوال کروں گا جواب تم سارے دو گے حیدر کی بات پر اس آدمی نے حیدر کی طرف دیکھا اور نہ میں سر ہلایا، حیدر نے اس کے بال اپنی مٹھی میں پکڑے میں تم سے پوچھ نہیں رہا تمہیں بتا رہا ہوں حیدر نے شدید غصے سے کہا اور اسے ایک جھٹکے سے چھوڑ دیا،



کون ہے اس سب کے پیچھے حیدر نے اس کی طرف دیکھ کر آرام سے سوال کیا، میں بہت بار بول چکا ہوں میں بچی کو اپنے لیے اٹھا رہا تھا میں کسی کے لیے کام نہیں کرتا اس آدمی نے رٹے رٹائے طوطے کی طرح واپس وہی بات دوہرائی،

حیدر نے ہاں میں سر ہلایا اور ہاتھ آگے کیا رفیق نے اس کے ہاتھ میں ایک چاکو رکھا حیدر نے وہ چاکو کو گور سے دیکھا، چاکو دیکھ کے اس آدمی کے گلے میں گٹھلی سی ڈوب کے ابھری



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں آخری بار پوچھ رہا ہوں کون ہے اس سب کے پیچھے حیدر نے اس کی طرف دیکھا اس وقت حیدر کی آنکھوں سے رفیق کو بھی خوف محسوس ہوا،



نہیں پتا!!!!!!حیدر نے اس چاکو کو اپنی مٹھی میں پکڑا اور تیز سے اس کے گٹھنے میں مارا چاکو اس کے گٹھنے کے اندر تک چلا گیا،

آاااااااااا-----اس آدمی کی چیخ سے سب دیوارے ہل گئ، نہیں پتا!!!!!!حیدر نے بول کے ایک بار پھر چاکو ہوا میں بلند کیا اور اس کے دوسرے گٹھنے میں دے مارا،

آاااااااااا_____اس آدمی کے حلق سے خوف ناک شیخ کی آواز نکلی،

نہیں پتا!!!!!!!!!!حیدر نے اس کا ہاتھ پکڑا چاکو ہوا میں بلند کیا_____بتاتا ہوں بتاتا ہوں اس آدمی نہ جلدی سے کہا خوف سے وہ کانپنے لگا، حیدر اس کا ہاتھ چھوڑ کے پیچھے ہو کے بیٹھ گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نہیں جانتا ان سب کے پیچھے کون ہے پر میں شکیل نامی بندے کو جانتا ہوں میں بچے اٹھا کے اسے دیتا ہوں پھر وہ ان بچوں کے ساتھ کیا کرتے مجھے نہیں پتا___ اس آدمی نے جلدی جلدی بولنا شروع کیا، حیدر نے پھر سے چاکو کی طرف دیکھا اس آدمی نے حیدر کے نظروں کو دیکھا اور جلدی سے بولنے لگا،

مجھے،____ مجھے سچ میں نہیں پتا بس___ بس اتنا پتا ہے کے دنیا اسے راجا صاحب کے نام سے جانتی ہے اس کا اصلی نام کسی کو نہیں پتا اسے آج تک کسی نے نہیں دیکھا سوائے شکیل کے اور____ اور ابھی اس نے شیخ سے کوئی ڈیل کی ہے پچاس بچوں کی اس لیے ہمارا_ ___ ہمارا نیٹ ورک چاروں طرف پھیلا ہوا ہے ہمیں____ ہمیں یہ آرڈر جلد ہی پورا کرنا ہے مجھے اس ذیادہ کچھ___ کچھ نہیں پتا میری قسم، اس آدمی نے خوف اور درد کے ملے جلے تاسرات سے اپنی بات کہی،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر کھڑا ہو گیا اور ایک رکھ کے تھپڑ اس کے گال پر مارا اس آدمی کا دماغ سن ہو گیا حیدر کے ایک تھپڑ سے، اس قوم کے بچے تمہارے باپ کا مال ہے جو تم ان کی ڈیل کرو گے حیدر کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا تھا، اب دیکھوں تم سب کے ساتھ یہ آرمی کیا کرتی ہے،

اس سے شکیل کا اسکیچ بنواؤ رفیق کو کہہ کر حیدر باہر نکل گیا اپنے آفس میں چیئر سے ٹیک لگائے اس نے اپنی آنکھے موند لی، آنکھیں بند ہوتے ہی اس کے سامنے حیا کا معصوم چہرا آیا اس نے ایک دم آنکھیں کھول لی، مجھے گڑیا کے لیے روہان سے ملنا ہے سب ٹھیک رہا تو مجھے گڑیا کو جلد ہی یہاں سے بھیجنا ہو گا، جبھی میں اس کیس پر سہی سے فوکس کر سکو گا، حیدر نے سوچ کے برہان کو کال ملائی، بھائی کل اسے گڑیا کے فیوریٹ رسٹورنٹ میں بلالو میں اس سے وہی ملو گا حیدر نے بول کے کال رکھ دی، اتنے میں دروزہ نوک ہوا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آجاؤ!!!حیدر کے کہنے پر آفسر اندر آیا سر پوسمارٹم رپورٹ!!اس نے سامنے ٹیبل پر رپورٹ رکھی اور حیدر کے اشارے پر سلیوٹ مار کے چلا گیا،حیدر نے ہاتھ بڑھا کے فائل اٹھائی،

بچی کے جسم پر سگریٹ کے نشان اس کے ساتھ زیادتی اور گلا دبانے سے موت حیدر نے فائل ٹیبل پر پھنک کے ماری پھر سے وہ ہی سب حیدر نے سر اپنے ہاتھوں پر گرالیا

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم اب تک تیار نہیں ہوئی مشعل حیا کے سر پر کھڑی پوچھ رہی تھی جو اپنی کتاب پر جھکے کچھ پڑھ رہی تھی،



یار میرا دل نہیں کر رہا حیا نے مشعل کی طرف دیکھا، کیا دل نہیں کر رہا اٹھوں یار برہان بھائی نے مجھے کہا تھا حیا کو اچھی سی شوپنگ کرواؤ، اب اٹھوں بھی مشعل نے اس کا ہاتھ پکڑ کے کھڑا کیا،

پر رات کے سات بج رہے ہیں اس ٹائم ہم کیسے جائے گے حیا نے گھڑی کی طرف دیکھ کے کہا، اپنے ساتھ بلال بھائی بھی ہے مشعل نے وارڈروب سے اس کے کپڑے نیکال کے اس کے ہاتھ میں پکڑائے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیا بے دلی سے تیار ہوئی اس کا پتا نہیں کیوں دل گھبرا رہا تھا آج لائٹ پنک کلر کی کرتی کے ساتھ وائٹ کلر کا پلازو پہنے اس پر وائٹ کلر کا ہی اسکاف لیے بہت پیاری لگ رہی تھی لاؤ میں پہناؤ مشعل نے اس کا اسکاف اسٹائلش سا باندھ دیا حیا نے خود کو آئینہ میں دیکھا وہ واقی بہت پیاری لگ رہی تھی جب کے مشعل خود بھی سکین کلر کا سوٹ پینے سر پر ڈوپٹہ لیے اچھی لگ رہی تھی یار جلدی کرو بلال بھائی انتظار کر رہے مشعل اس کا ہاتھ پکڑ کے باہر لے آئی

جہاں بلال صاحب مزے سے ٹانگے اوپر کیے سوفے پر آرام فرما رہے تھے لو میں یہاں تکڑ کر رہی ہو یہ صاحب آرام کر رہے مشعل نے اسے جا کے ہلایا اٹھوں بلال بھائی کیا آرمی والے سونے نہیں دیتے بلال صاحب ٹس سے مس نہیں ہوئے، سونے دو اپن کل چلے گے حیا نے مشعل کا ہاتھ پکڑ کے کہا ارے تم رکو میں اٹھاتی ہوں سارا پلین کینسل کرنا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہو گا میں نے تو اتنی لمبی لسٹ بنائی ہے شوپنگ کی ایسے کیسے سونے دو مشعل نے غصے سے کہا پھر اس کے زھن میں ایک ائیڈیا آیا



مشعل نے بلال کے کان کے پاس جا کے زور سے چیخ ماری بلال ایک دم اٹھ کے بیٹھ گیا!!!!! کہا ہے کہا ہے دشمن کہا ہے بلال نے بولتے کے ساتھ ہی ہاتھوں کا مکا بنالیا جسے دیکھ کے مشعل اور حیا دونوں کی ہنسی نیکل گی بلال کی نیند بھاگی تو اس نے مشعل کی طرف غصے سے دیکھا وہ الگ بات تھی کے اس کے غصے کی کوئی پروا نہیں کرتا تھا ایسے کون اٹھاتا ہے جنگلی بلی بلال بولتے کے ساتھ کھڑا ہو گیا ابھی بتاتا ہوں تمہیں، مشعل فوراً سوفے کے دوسری طرف آگئی دیکھوں آپ نے کہا تھا آپ شوپنگ لے کے جاؤ گے مشعل نے یہاں سے وہاں بھاگتے ہوئے کہا بھیاد یر ہو رہی ہے بلال سوفے پر چڑھ چکا تھا اس سے پہلے مشعل تک پھنچتا حیا کی آواز اس کے کانو میں پڑی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی کے لیے چھوڑ رہاں ہوں یاد رکھنا بدلہ ضرور لو گا بلال نے سوفے سے نیچے آتے ہوئے کہا ہاں ابھی تو چلو پہلے ہی دیر کر دی گدھے گھوڑے بیچ کے سو جو رہے تھے مشعل نے منہ بنا کے کہا بلال پھر اس کی طرف بڑھنے لگا کر حیا نے ہاتھ پکڑ لیا___ چلو بھیا بلال نے حیا کو دیکھا پھر اسے انگلی سے وارن کرتا ہوا گاڑی کی سمت چل دیا پیچھے سے مشعل نے اس کی نکل اتاری جسے دیکھ کے حیا کے چہرے پر اسمائل آ گئی



**********

روہان سو کے اٹھا اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا شام کے ساتھ بج رہے تھے وہ فریش ہو کے آیا کے اس کے پاس فاروق صاحب کی کال آئی میں نے کہا تھا نا میں کل مل لوں گا روہان نے فون اٹھاتے ہی کہا، ہاں میں نے وہی بتانے کے لیے کال کی ہے حیدر نے کل تمہیں



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ریسٹورنٹ میں بولوایا ہے ٹائم اور ایڈریس میں تمہیں سینڈ کر دو گا فاروق صاحب کی فون میں سے آواز آئی،



ٹھیک ہے!! روہان نے تولیے سے اپنے بال خشک کرتے ہوئے کہا مجھے پاکستان سے جلد جانا ہے تو یہ شادی وادی کا ناٹک جلد ہی ختم ہو جائے تو بہتر ہے روہان کے لہجے میں بیزاری تھی، بیٹا شادی ناٹک نہیں ہوتی یہ تو فاروق صاحب اسے سمجھانا چاہتے تھے کے اس نے ان کی بات بیچ میں کاٹ دی،

اووو پلز آپ شادی کے بارے میں بات نہ ہی کرے تو بہتر ہے روہان کا لہجا طنزیہ ہو گیا، اچھا میں حیا کو ایک انگوٹھی پہنانا چیتا ہوں رشتہ پکا ہونے پر تم جا کے وہ۔لے آوں فاروق صاحب نے اس کا طنز سمجھتے ہوئے ٹوپک چینج کیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واٹ دا---میں اس لڑکی کے لیے انگوٹھی آپ کا دماغ تو ٹھیک ہے، ہاں ٹھیک ہے میرا دماغ جبھی بول رہا ہوں کیوں کے میں تمہیں انگوٹھی پہنانے کا کہوں گا تو تم نہیں مانوں گے کم سے کم اپنی پسند کی انگوٹھی تو لا سکتے فاروق صاحب کا انداز سمجھانے والا تھا، مجھے نہ اس کے لیے انگوٹھی لانے کا شوق ہے نہ اسے پہنانے کا اس لیے یہ فضول کام کی امید مجھ سے نہ ہی رکھوں تو بہتر ہے روہان کا لہجہ دوٹوک تھا،

ٹھیک ہے انگوٹھی میں ہی لے آوں گا میں ہی پہنا بھی دو گا بس مجھے لگا جیسے تم مجھ سے کوئی احسان لینا نہیں چاہتے تو اپنی ہونے والی بیوی کی انگوٹھی بھی اپنے پیسو سے لاؤ گے پر خیر میں غلط تھا فاروق صاحب نے اپنے لہجے کو سرسری بنا کے کہا، روہان نے ان کی بات پر لب بھینچ لیے،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی ضرورت نہیں ہے مجھ پر اور کوئی احسان کرنے کی میں لے آؤں گا رینگ روہان نے بولتے کر ساتھ فون کاٹ دیا اب اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے مجھے شوپنگ مول جانا ہو گا روہان نے غصے سے اپنے بیگ سے سوٹ نکالا۔اور چینج کرنے چلا گیا،



تیار ہو کے اس نے آخری نظر خود پر ڈھالی بیلو پینٹ پر بیلو ہی شرٹ پہنے آستین کو کونیوں تک فولڈ کیے ہاتھ میں برینڈڈ واچ چمک رہی تھی بالو کو جیل سے سیٹ کیے وہ باہر جانے کو تیار تھا،اس نے ڈرائیور کو کال کر کے گاڑی ریڈی کرنے کو کہا وہ یہاں کے راستوں سے انجان تھا،

یہاں کے سب سے اچھے اور مہنگے شوپنگ مول لے چلو___ گاڑی میں بیٹھ کے اس نے ڈرائیور سے کہا اور خود گاڑی سے باہر دیکھنے لگا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

**********



واوحیاوہ ڈریس دیکھو مشعل نے اس کا دھیان ایک ڈریس کی طرف دلوایا حیا نے بھی وہاں دیکھا کتنا پیارا ہے نہ آوں وہاں چلتے ہیں مشعل نے اسے اس شاپ کی طرف کھینچتے ہوئے کہا،

یہ میری زندگی کی پہلی اور آخری غلطی ہے آئندہ غلطی سے بھی کبھی لڑکیوں کو ساتھ شاپنگ پر نہیں آؤں گا بلال نے کان کو ہاتھ لگا کر کہا وہ اتنے دکانوں پر پھر چکے تھے اور پسند ایک دو چیز ہی آئی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تواب ہم شوپنگ بھی نہ کرے بولوا بھی توحیا کے لیے دس ڈریس اور لینے ہے اور بھی بہت سارا سامان مشعل نے انگلی پر گنتے ہوئے کہا،



کیا!!!!!!!!!!نہ بابا نہ میں اور نہیں چل سکتا بلال بول کے پاس رکھی بینچ پر بیٹھ گیا میرے تو سر میں درد ہونے لگا کتنا پکاتی ہو تم لیڈیس بلال نے ڈرامائی انداز میں کہا، تو یہی بیٹھے رہو ہم تو جائے گے مشعل نے شوپنگ بیگ بلال کی گود میں رکھتے ہوئے کہا، نہیں اکیلے میں نہیں جانے دو گا بس بہت ہو گئی شوپنگ گھر چلو بلال نے بھی اسی کے انداز میں کہا، کہاں بہت ہو گئی آپ خود آئے ساتھ ہم نے نہیں کہا ہمارے ساتھ چلو مشعل نے بھی اسے غصے میں کہا، حیا کبھی مشعل کو دیکھے کبھی بلال کو،

تو تمہارے لیے نہیں آیا اپنی گڑیا کے لیے آیا ہوں اس کا خیال رکھنا ہے مجھے ایسے کیسے اکیلے بھیج دیتا رات کو بلال نے بھی اسی کے انداز میں ہاتھ گھوما گھوما کر کہا، حیا میرے ساتھ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آئی ہے اس کا دھیان بھی میں رکھ لیتی ہمیں ایسے دو نمبر فوجی کی ضرورت نہیں ہے مشعل نے بھی برابر کا جواب دیا،



دو نمبر فوجی کسے کہا بلال بولتے کے ساتھ کھڑا ہو گیا، بھیا بس آخری دکان میں چلو پھر گھر چلے گے حیا نے بیچ میں آتے ہوئے کہا گڑیا تم ہٹ جاؤ آگے سے آج اس چڑیل کو نہیں چھوڑو گا، چڑیل کسے کہا مشعل بھی غصے میں آگئی ہر بار گڑیا کی وجہ سے بچ جاتی ہو اب نہیں بچو گی بلال بولتے کے ساتھ ہی آگے بھڑا اسے آگے بھڑتا دیکھ مشعل ایک دم پیچھے ہو گئی، بھیا آپ کے سر میں درد ہو جائے گا حیا نے اس کا ہاتھ کونی کی طرف سے پکڑ کے ہلایا بلال اب کافی بہتر تھا بس سر پر جو چوٹ لگی اس پر بینڈج لگا ہوا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیکھو سیکھو اپنی سے چھوٹی سے سیکھو بلال نے حیا کی طرف اشارہ کر کے چبا چبا کے کہا،

مشعل کچھ بولنے لگی کے حیا کی آنکھوں میں پلز چپ والا تاثر دیکھ کے خاموش ہو گئی اور

منہ پھیر لیا بس آخری دکان گڑیا بلال نے اس کی طرف دیکھ کے کہا



جی جی!!! اب چلو نہ حیا نے ایک کونی مشعل کی پکڑ لی ایک بلال کی اس کے اس انداز پر

دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہاری دکان کی سب سے مہنگی ڈائمنڈ رنگ دکھاؤ روہان نے مغرور انداز میں کہا، دکان دار نے ایک سے ایک رنگ سامنے رکھ دی اس نے سب کو ایک نظر دیکھا



___ یہ ___ روہان نے ایک رنگ کی طرف اشارہ کیا

سر نائس چوائس یہ ہماری شاپ کی سب سے بہتریں کلیکشن ہے شاپ والے نے خوشی سے بتایا، اسے پیک کر کے دو روہان بول کے کھڑا ہو گیا،

رنگ لیکے اس نے پیمنٹ کی اور شاپ سے باہر آ گیا اپنے میں اس کا سیل بجنے لگا اس نے دیکھا سوزی کی کال تھی اس نے کال اٹین کی سوزی کچھ کام۔ کی باتے پوچھ رہی اس سے بات کرتے کرتے روہان باہر آ گیا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

**********



اب گھر چلے بلال نے تھک کر کہا، جی جی بھیا چلو وہ لوگ باہر آئے، اووشٹ یار مشعل نے رکتے ہوئے کہا اب کیا ہوا بلال نے اس کی طرف دیکھا میں اپنا پرس اندر بھول آئی ابھی لاتی ہوں،

افففف مشعل بلال نے چڑ کر کہا اب تم اکیلے جاؤ گی، بس میں یو گئی یو آئی مشعل نے ہاتھ سے یو یو کر کے کہا اور اندر بھاگی جاؤ حیا تم بھی جاؤ اس کے ساتھ یہ پاگل ورنہ پھر شوپنگ کرنے لگے گی اتنے مشکل سے باہر آئی تھی میں جب تک گاڑی گھوماتا ہوں اور بیگ پکڑے پکڑے ہاتھ دکھ گئے حیا نے ہاں میں سر ہلایا بلال چلا گیا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیااندر گئی پر اسے مشعل نظر نہیں آئی وہ آگے بھڑتی اس سے پہلے دو لڑکے جو اسے کب سے گھور رہے تھے موقع ملتے ہی انہوں نے حیا کا رستہ روکا کہا چلی نازک کلی اس لڑکے نے تھرڈ کلاس عاشقوں کی طرح کہا، حیا ڈر کے دو قدم پیچھے ہو گئی،

ارے ے کہا جا رہی ہے نازک کلی ایک لڑکا آگے بھڑا حیا نے پیچھے موڑ کے دیکھا جہاں بلال نظر نہیں آ رہا تھا اس کی انکھوں میں ڈر سے پانی آنے لگا، حیا دو قدم اور پیچھے ہوئی اور اس نے موڑ کے دوڑ لگا دی وہ لڑکے بھی قہقہ لگا کے اس کے پیچھے بھاگے،

حیا پیچھے دیکھ کے بھاگ رہی اس کی آنکھوں سے آنسوں گر رہے دونوں لڑکے اس کے پیچھے آ رہے تھے وہ پیچھے دیکھنے میں اتنی مگن تھی کے سامنے کھڑے شخص سے زور سے ٹکرائی اس نے سامنے دیکھا کوئی کھڑا تھا اندھیرا ہونے کی واجہ سے وہ ٹھیک سے نہیں دیکھ سکی پر اس کی ہائٹ بلکل بلال جیسی تھی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روہان جو سوزی سے کال پر بات کر رہا تھا پیچھے سے کوئی اتنی زور سے ٹکرایا کے اس کے ہاتھ سے موبائل دور جا گرا اور دو ٹکڑو میں بٹ گیا, واٹ دا ہیل!!!!!!!!روہان غصے سے پیچھے موڑا سامنے ہی کوئی لڑکی کھڑی تھی وہ اسے کچھ بولتا اس سے پہلے وہ اس کے پیچھے چھوپ گئی،

بلا---ل بھ--یا بھیاوہ--ہ حیا نے اس کے پیچھے چھپ کے کانپتی انگلی سے سامنے کی طرف اشارہ کیا روہان نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا جو اس کے پیچھے چھپی تھی اندھیرے کی واجہ سے وہ اس کا چہرا ٹھیک سے نہیں دیکھ سکا پر اس کے اشارہ کرنے پر سامنے دیکھا جہاں دو لڑکے بھاگے آرہے تھے،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ پارکنگ کی جگہ تھی جہاں بہت سے گاڑیا کھڑی تھی،روہان نے غصے سے ان لڑکوں کی طرف دیکھاوہ لڑکے جو بھاگے آرہے تھے سامنے اس مضبوط جسامت کے آدمی کو دیکھ کے ڈر گئے کیوں کے خود وہ ڈیر پسلی تھے،وہ وہی سے الٹے قدم بھاگ گئے،

حیانے اس کے پیچھے اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا پر ہاتھ اب بھی آگے تھا روہان نے اس کا وہ ہاتھ پکڑ کے اسے غصے سے اپنے سامنے کیا اتنے میں ایک کار اسٹارٹ ہوئی جس کی ہیڈ لائٹ کی روشنی سیدھے حیا کے چہرے پر پڑی حیانے اپنی آنکھیں زور سے میچ لی،

روہان جو کچھ بولنے لگا تھا غصے میں سنانے لگا تھا سامنے موجود چہرا دیکھ کر اس کے الفاظ منہ میں ہی رہے گئے معصوم چہرا گلابی رنگت ہولے ہولے کانپتے ہوئے لب وہ اسے اسمان سے اتری ہوئی حور لگی،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری گڑیا کو ہاتھ لگانے کی بلال نے حیا کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوا کر اسے دور دھکا دیا، حیا نے آنکھیں کھول کے آواز کی طرف دیکھا بلال بھیا یہاں تو یہ اس نے سامنے دیکھا،



روہان جو حیا کے چہرے میں اتنا کھویا ہوا تھا کے اسے احساس بھی نہیں ہوا جب اسے کسی نے دھکا دیا تو وہ ہوش میں آیا اور غصے میں بھی،

بلال اسے مارنے کے لیے آگے بھڑا پر حیا نے اسے کوٹی سے پکڑ لیا نہیں بھیا نہیں یہ تو حیا کچھ بولنے لگی بلال نے اسے سائڈ میں ہٹایا اور اس کی طرف ہار جانہ تیور لیر بھڑا روہان نے بھی آگے بھڑ کے اس کی کالر پکڑ لی تیری ہمت کیسے ہوئی مجھے دھکا دینے کی بلال نے اس کے ہاتھ اپنی کالر پر سے ہٹا کر ایک بار پھر اسے دھکا دیا جس سے وہ گرتا گرتا بچا تیری ہمت



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیسے ہوئی میری گڑیا کو ہاتھ لگانے کی بلال کی آنکھوں میں اس وقت خون نظر آرہا تھا وہ اسے مارتا اس سے پہلے حیا جو منہ پر ہاتھ رکھے سب دیکھ رہی تھی بیچ میں آگئی،



بھیا وہ---وہ لڑکے حیا نے روتے ہوئے کہا بلال جو اسے مارنے کے لیے آگے بڑھ رہا حیا کی بات پر رک گیا کون لڑکے گڑیا وہ____ وہ بھ___ یا بھاگ___ گے ان___ کی وجہ سے حیا نے پیچھے کی طرف اشارہ کر کے کہا،

روہان نے کھڑے ہو کے اپنی شرٹ سہی کی وہ بلیک بیلڈ تھا اس کا ارادہ اس لڑکے کو دھونے کا تھا کے حیا کے معصوم لہجے نے اس کے قدم روک دیے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس بھیا___ لڑائی___ نہیں____ کرو___ حیا نے روتے ہوئے کہا اور ڈر کے بلال کے ہاتھ سے چپک گئی، گڑیا ریلیکس او کے ہم نہیں لڑ رہے سوری بلال نے دونوں ہاتھ اوپر کرتے ہوئے روہان سے سوری کہا،



جگہ جگہ لوگوں کو مارنے سے بہتر ہے اپنی گڑیا کو شو کیس میں رکھو روہان نے غصے میں کہا حیا کی طرف آخری نظر ڈھالی اور اپنا سامان اٹھا کے گاڑی کی طرف بڑھ گیا،

بلال نے اسے کوئی جواب نہیں دیا اس سب سے حیا بہت ڈر گئی بلال اسے لیے گاڑی تک آیا، حیا کہا تھی تم جب میں بیگ لے کر آئی بلال بھائی اکیلے تھے، حیا کوئی جواب دیے بغیر بس رو رہی تھی مشعل نے اسے اپنے کندھے سے لگایا اور بلال کی طرف دیکھا، بلال نے چپ رہنے کا اشارہ کیا اور گاڑی کا دروازہ کھولا حیا اور مشعل پیچھے بیٹھی حیا نے مشعل کو ایسے پکڑا ہوا جیسے چھوڑے گی تو مشعل غائب ہو جائے گی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلال نے گاڑی اسٹارٹ کی اب ان کا رُخ گھر کی طرف تھا

**********

بات کی تم نے برہان سے فون میں سے انور کی آواز آئی، ہاں کی تھی پر برہان نے حیا کی شادی پہلے ہی کسی سے تے کر دی حنا نے غصے سے کہا،

شادی تے کر دی کس سے تم نے کہا تھا حیا تو صرف میری ہے پھر ایسے کیسے اس کی شادی کسی اور سے تے کر دی میں نے کیا کیا سپنے دیکھے تھے حیا کے ساتھ کے اور تم کہہ رہی اس کی شادی کسی اور سے تے کر دی انور کی آواز میں دبا دبا غصہ تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو مجھے کیا پتا تھا اندر ہی اندر کب اس منحوس کی شادی تے کر دی وہ بھی لندن جیسی جگہ، میں بھی دیکھتی ہوں کیسے جاتی ہے یہ لندن حنا نے نفرت سے کہا،

کیا لندن میں ہو رہی اس کی شادی اب میرا کیا ہو گا تم نے ہی مجھے آسرا دیا تھا اب تمہیں ہی کچھ کرنا ہو گا انور نے غصے سے کہا، ابھی زیادہ نہیں بولو پانی سر سے نہیں گزرا ابھی بھی وقت ہے وہ چڑیا اپنے جال میں آسکتی،

کیسے آسکتی اب تو وہ شادی کر کے لندن جا رہی ہے میں نے کیا کیا سوچا تھا اس سے اپنی بہن کے بدلے لو گا اسے اتنا ٹارچر کرو گا کے تمہارے دل کو ٹھنڈک مل جائی گی پر سب پلین دھرے کر دھرے رہے گئے اُسے تو کوئی اور لے کر جا رہا انور نے اپنی باتو سے حنا کو اور بھڑکایا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایسے کیسے لے جائے گا کوئی اور ابھی شادی فکس ہوئی ہے شادی نہیں ہوئی میرے پاس ایک پلین ہے اس چڑیا کو کابو کرنے کا حنا نے اپنی آواز کو حد درجہ سرگوشی میں بدل دیا،

کیا___ کیا پلین ہے انور کو ایک بار پھر امید کی کرن نظر آئی، اب دھیان سے میری بات سنو تمہیں کیا کرنا، حنا اسے بتاتی گئی اور انور کے چہرے پر حنا کا پلین سن کے شاطرانہ مسکراہٹ آتی گئی

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عجیب لوگ ہیں یہاں کے!!!! بات بعد میں کرتے ہیں لڑائی پہلے روہان غصے سے بولتا ہوا گاڑی میں بیٹھا، ہوٹل چلو ڈرائیور کو حکم دے کے ایک بار پھر وہ یہی سب سوچنے لگا، اس نے آنکھیں بند کر کے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگایا کے اس کی آنکھوں کے سامنے وہ پری سا چہرا آ گیا،



آج تک اس نے بہت سے حسین چہرے دیکھے تھے پر اتنا معصوم چہرہ پہلی بار دیکھا، اس نے واپس آنکھیں کھول لی یہ میں کیا سوچ رہا ہوں روہان نے اپنا سر جھٹکا جب اس کی نظر ہاتھ میں موجود رنگ پر گئی جو وہ کچھ دیر پہلے لے کر آیا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک بار پھر اس کے چہرے پر سرد تاثرات آ گئے اس نے رنگ سائڈ میں رکھی اس نے آج تک حیا کو نہیں دیکھا پر اس کا باپ بار بار کسی اور کی تعریف کرے اس چیز نے اسے حیا سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا، اسے حیا یا کسی بھی لڑکی میں کوئی انٹریس نہیں تھا کیوں کہ اسے شادی کے نام سے ہی نفرت تھی

ہوٹل پہنچ کے اس نے ڈرائیور کو کل کی ہدایت دی اور لفٹ کے ذریعے اپنے روم میں آ گیا رنگ اس نے سائڈ ٹیبل پر رکھی اور فریش ہو کے بیڈ پر لیٹ گیا،

اس نے ہاتھ بڑھا کے اپنا موبائل اٹھایا ارادہ فاروق صاحب کو کال کر کے بتانے کا تھا کے وہ ان کی بہو اور اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے رنگ لے آیا پر جب اس نے اپنا موبائل دیکھا اسے پھر سے وہ منظر یاد آیا اس نے اپنے زھن کو جھٹکا اور واپس موبائل سائڈ پر رکھ دیا اس




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کا موبائل بھی ٹوٹ چکا تھا اب کل اسے اپنے لیے نیا موبائل بھی لینا تھا یہی سب سوچتے ہوئے وہ گھری نیند میں چلا گیا،



**********

شکیل نامی بندہ ہمارے ہاتھ آجائے تو اس راجا صاحب کی گردن تک پہنچنا مشکل کام نہیں ہے احمد نے سامنے بیٹھے حیدر سے کہا جو فائل میں منہ دیے بیٹھا تھا آج صبح ہی احمد واپس آیا تھا اور اسے یہ خبر سننے کو ملی جسے سن کے احمد کا بس نہیں چلا وہ کیا کر دے ان انسان کی خال پہنے بھڑیوں کو عبرت ناک انجام تک پھنچا دے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد والے دو بہن بھائی تھے احسان صاحب احمد کے والد صاحب تھے ان کی ولدہ کی ڈیتھ بچپن میں ہی ہو گئی احمد سے پانچ سال چھوٹی ایک بہن تھی جس کا نام تھا نور، احمد کی بلال اور حیدر سے ملاقات ان دنوں ہوئی جب وہ آرمی کی ٹریننگ کے لیے آیا تھا،



اسے آج بھی وہ دن یاد تھے جب سب الٹے کام بلال کرتا تھا اور اس کا روم میٹ ہونے کی واجہ سے سزا ہمیشہ احمد کو ملتی تھی،

ہاں اس کا اسکیچ تو بن گیا ہے وہ جلد ہی ہمارے ہاتھ میں ہو گا حیدر کی بات پر احمد اپنی سوچوں کی دنیا سے باہر آیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا ہوا تو مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا احمد کے کہنے پر حیدر نے اس کی طرف اسی انداز سے دیکھا چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا، حیدر کھڑا ہو کے کھڑکی کے پاس آ گیا باہر آرمی کے جوان کڑک دھوپ میں ٹریننگ کر رہے تھے،



میں جانتا ہوں ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں مجھے اللہ کے بعد اپنی ٹیم سے پوری امید ہے کہ ہم باقی سبھی بچوں کو بچا بھی لیں گے پر پری کا میں جب سے چہرا دیکھ کے آیا یوں اس کا معصوم چہرا میری آنکھوں کے آگے سے نہیں جا رہا وہ بلکل گڑیا جیسی تھی حیدر نے دور خلاؤ میں دیکھتے ہوئے بہت آہستہ آواز میں کہا،

ہم اب ایک اور پری کو ان کے حیوانیت کی بھینٹ نہیں چڑھنے دے گے احمد بولتے ہوئے اسی کے پاس آ گیا اس کی نظر بھی نیچے گئی جہاں ایک ٹرینڈ آفسر جوانوں کو ٹریننگ دے رہا تھا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر وہ دیکھ___ احمد نے کھڑکی سے نیچے کی طرف اشارہ کیا جہاں ایک نارمل قد کا لڑکا ہر ایک کو سلام کر رہا تھا___ کچھ یاد آیا احمد نے حیدر کی طرف دیکھ کے کہا مقصد حیدر کا موڈ ٹھیک کرنا تھا___ حیدر کو بھی وہ دن یاد آیا



ماضی

آجا یار کچھ کھاتے ہیں ان سینئر آفسر نے تو ہمیں مینڈک سمجھ لیا ہے یار کتنا اچھلواتے ہیں حیدر اور بلال دونوں ابھی اچھل اچھل کے پورا گراونڈ کا چکر لگا کے آئے تھے ان کی غلطی ___ یہ تھی کے بلال نے چلتے ہوئے ایک سینئر آفسر کو روک کے سلام کیا تھا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمیشہ الٹے کام تو کرتا سزا مجھے بھی ملتی حیدر بھی فُل غصے میں تھا اسے صرف اس لیے سزا ملی تھی کے اس وقت وہ بھی بلال کے ساتھ تھا،



اچھا غصہ نہ ہو یار میری تو بھوک بھی بڑھ گئی آجا پہلے کچھ کھاتے ہیں بلال بولتے بولتے آرہا تھا کے سامنے سے آتے احمد سے اس کا ٹکراو ہوا، احمد کے ہاتھ میں جو جوس تھا وہ سب بلال کے اوپر گر گیا،

یہ تم نے کیا کر دیا میرا ڈریس خراب کر دیا اب تمہیں اس کی سزا ملے گی بلال نے پیچھے ہاتھ باندھے بلکل آفسر کے انداز میں کہا ____



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد جو اسے اپنے جیسا ہی سمجھ رہا تھا اس کا لہجہ دیکھ کے اس کے چاروں طرف گھنٹیا بجنے لگی،

احمد کا یہاں آج پہلا دن تھا جب کے ان دونوں کا بھی پہلا ہی دن تھا پر بلال کی وجہ سے صبح سے اب تک ان کے ساتھ جو جو ہو چکا تھا انہیں ایسا لگ رہا یہاں آئے ہوئے صدیاں بیت گئی،



آپ ____ کون، احمد تو اس کے لہجے سے ہی ڈر گیا اس نے آج تک صرف قصے ہی سنے ہوئے تھے کے زرا سی غلطی پر سینئر بڑی بڑی سزا دیتے ہیں اور اس سے تو پہلے دن ہی اتنی بڑی غلطی ہو گئی جو س گر گیا،

میں کون اپنے ایک سینئر سے پوچھ رہے وہ کون بلال فُل غصے میں آ گیا تھا جب کے حیدر یہ سب بیزاری سے دیکھ رہاں تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چل بلال بھوک لگ رہی تھی نہ تجھے حیدر نے بیچارے احمد کا ڈرا ہوا چہرا دیکھا تو اسے اس پر ترس آگیا اس لیے بلال جیسے بلا کو یہاں سے لے جانا چاہا، ___ 

ایسے کیسے چلا جاؤں اس شخص نے اتنی بڑی گستاخی کی ہے اسے سزا ملے گی بلال نے بلکل آفسر کے سٹائل میں بول کے پاس رکھی ٹیبل کرسی کو دیکھا اور ان میں سے ایک کرسی پر ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کے بیٹھ گیا،

سر ____ سوری غلطی سے ہوا احمد نے اپنی جان بچا کے یہاں سے بھاگنا ہی بہتر سمجھا پر ____ بلال تو اسے دینے کے لیے سزا سوچ رہا تھا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر!!!!!آپ بولے سر کو غلطی سے گر گیا احمد نے حیدر کی طرف دیکھ کے بیچارگی سے کہا____ حیدر کچھ بولتا اس سے پہلے بلال نے اسے ہاتھ پکڑ کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھا دیا، 

یہاں جو سامنے میرا دوست کھڑا ہے اسے جا کے سلام کر کے آؤں بلال نے کنٹین کے دروازے کی طرف اشارہ کیا جہاں واقی ایک سینئر آفسر کھڑا تھا، ___

کیا میں واقی____ احمد جو سوچ چکا تھا اسے کوئی بہت بڑی سزا ملے گی یہ بات سن کے خوش ہو گیا سر ابھی بول کے آتا ہوں احمد نے خوشی سے کہا اور جانے لگا کو بلال کی آواز پر اسے رکنا پڑا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی سر!!! سلام کے علاوہ میرے دوست سے اس کی طبعیت بھی پوچھ کے آنا، وہ کیا ہے نہ اس کی طبعیت ٹھیک نہیں میں بہت تھک گیا ہوں اس لیے تمہیں بھیج رہا احمد کے حیرت سے دیکھنے پر بلال نے جلدی سے وضاحت دی



شکر کرو یہ میں ہوں ____ اتنا اچھا سینئر ____ اس نے سینئر کو لمبا کھنچا کوئی اور ہوتا میری جگہ اس سے بھی بہت بڑی سزا دیتا، _____ بلال کے اس طرح کہنے پر واقی احمد کو لگا اسے اتنی خاص سزا نہیں ملی میں ابھی پوچھ کے آیا سر احمد پلٹ کر فوراً بھاگا کہی سر سزا بدل نہ دے، پاس بیٹھے حیدر نے افسوس سے احمد کو دیکھا،

کیوں کیا ایسا ____ حیدر نے اس کی طرف دیکھ کے پوچھا، یار جو مزا آپن دونوں چکھ کے آئے ہیں وہ اسے بھی چکھنے دے بلال نے ہنستے ہوئے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد کے سلام پوچھنے پر جو جواس کے ساتھ ہوا وہ الگ کہانی ہے نہ صرف اسے مینڈکوں کی طرح اوچھلنا پڑا بلکے صبح سے رات تک ہر گزرنے والے کو سلام بھی کرنا پڑا وہ تھک ہار کے روم میں آیا،



السلام وعلیکم بولتے ہوئے وہ نیچے منہ کیے اندر آیا دروازہ بند کر کے وہ پلٹا تو سامنے بلال بیٹھا اپنے بیگ سے کچھ نکال رہا تھا جب اس کی نظر احمد پر پڑی ____ تم یہاں ___ احمد کی آنکھوں میں فوراً غصہ آگیا،

مجھ سے سلام نہیں کیا بلال نے چڑانے والے انداز میں کہا ابھی کرتا ہوں سلام سالے کمینے احمد اس پر ٹوٹ پڑا حیدر جو واش روم میں تھا باہر آ کے جب اس نے باہر کا منظر دیکھا اسے کوئی دو کھ نہیں ہوا احمد صاحب بلال پر بیٹھے اسے دھو رہے تھے




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر میرے بھائی مجھے بچا!!!!!!!!!بلال نے حیدر کو دیکھتے ہی اسے پکارا پر حیدر نے اسے ایسے دیکھا(جیسے تو اسی کے لائق ہے بیٹا)اور جا کے راضائی تان کے سوتا بنا اور جب صبح اٹھا تو وہ دونوں لڑتے لڑتے زمین پر ہی سوئے پڑے تھے جسے دیکھ کے حیدر کو بہت ہنسی آئی



ہال

ہاہاہاہا کیسے بھول سکتا ہوں اپنی پہلی ملاقات حیدر کے چہرے پر فوراً مسکراہٹ آگئی اور احمد کو وہ سب یاد کر کے ایک بار پھر بلال کو دھونے کا من کیا،پر وہ جو حیدر کا موڈ ٹھیک کرنا چاہ رہا تھا اس میں کامیاب ہو گیا تھا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا یار ٹائم بتاؤں مجھے کسے سے ملنے جانا ہے ایک دم یاد آنے پر حیدر نے کہا___پانچ بج رہے ہیں احمد کے کہنے پر حیدر نے اپنا سامان اٹھایا اچھا یار میں چلتا ہوں اللہّ حافظ حیدر بولتے کر ساتھ ہی باہر چلا گیا اسے روہان سے چھ بجے ملنا تھا



**********

روہان نے صبح ہی نیو موبائل لے لیا تھا اور ایڈریس بھی معلوم کر لیا اس نے گھڑی کی طرف دیکھا پانچ سے اوپر ٹائم ہو رہا تھا

وہ تیار ہوا آج اس نے بلیک سوٹ پہنا بلیک کورٹ پنٹ ٹائی بس شرٹ سکین کلر کی تھی بالو کو جیل سے سیٹ کیے ہاتھ میں برینڈڈ واچ پہنے وہ جانے کے لیے ریڈی تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے سوچ لیا تھا اسے حیدر سے اچھے سے بات کرنی تھی تاکہ یہ شادی کا معملہ بھی جلد ہی ختم ہو اور شادی جلدی ہو فاروق صاحب کے باتوں سے اسے اتنا اندازہ ہو گیا تھا کے سب حیدر کے ہی ہاتھ میں ہے،

ڈرائیور کو کال کر کے گاڑی ریڈی کرنے کو کہا اور خود پر آخری نظر ڈھال کے باہر آ گیا

**********

اس نے گاڑی گھر کے پاس روکی جاؤ مشعل گڑیا کو روم میں چھوڑ آؤں پھر میں تمہیں گھر چھوڑ کے آ جاؤ گا ویسے بھی کافی رات ہو گئی بلال کے کہنے پر مشعل نے ہاں میں سر ہلایا، حیا تو اب تک اس سے چپکے سو رہی تھی اور یہ لو حیا کی چیزے اندر رکھ دینا بلال کا اشارہ شوپنگ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیگ کی طرف تھا مشعل نے اسے جگا کر گاڑی سے باہر نکالا اور بلال سے بیگ لیے گھر کے اندر چلی گئی،



مشعل نے اسے بیڈ پر لٹایا سب شوپنگ بیگ سوفے پر رکھے اور حیا کو رضائی اوڑائی حیا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا ہلکی ہلکی آنکھیں کھول کر نہ میں اشارہ کیا جیسے اسے جانے سے انکار کر رہی ہو مشعل اس کے پاس بیٹھ گئی اور اس کے بالو میں پیار سے ہاتھ پھیرا اسے اپنی یہ معصوم سی دوست بہت عزیز تھی حیا تھوڑی دیر میں ہی واپس نیند میں چلی گئی مشعل نے آرام سے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا اور لائٹ اوف کر دی،

سو گئی گڑیا بلال کے کہنے پر مشعل نے ہاں میں سے ہلایا اور اس کے پاس والی سیٹ پر بیٹھ گئی، بلال نے گاڑی سڑک پر دوڑا دی اب بتاؤں کیا ہوا تھا مشعل نے بلال کی طرف دیکھ کے کہا، بلال نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور اسے اب کی سب بات بتا دی جو جو وہاں ہوا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھا، تو آپ نے ایسے بندے پر ہاتھ اٹھایا جس نے حیا کو سیف کیا مشعل نے منہ پر ہاتھ رکھ کے حیرت سے کہا،



تو مجھے تھوڑی پتا تھا میں نے بس اس کے ہاتھ میں حیا کا ہاتھ دیکھا تو غصہ آ گیا اور یہ تو شکر کرو میں تھا اگر حیدر ریوتا تو اس کی جان ہی لے لیتا بلال نے مسکرا کر کہا، ہاں اس آرمی کے بندے کو آتا بھی کیا ہے لوگوں کی جان لینے کے علاوہ مشعل نے حیدر کے نام پر فوراً منہ بنایا،

ہاہاہا تم اتنا جلتی کیوں ہو میرے دوست سے اس کے جیسا گبرو جوان تمہیں پورے خاندان میں نہیں ملے گا بلال نے ہاتھ کے اشارے سے ایسے کہا جیسے بہت کام کی بات بتائی ہو،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو میں کیا کروں تمہارے اس دوست کا وہ آرمی کا بندہ ایک ہی بہت ہے اس جیسا ڈھونڈ کے کیا کروں گی ہر وقت ایسے گھورتا ہے جیسے کھا جائے گا، ہاہاہا یعنی تم ڈرتی ہو میرے دوست سے یہ لو بھئی تمہارا گھر آ گیا بلال نے گاڑی روکتے ہوئے کہا،

میں نہیں ڈرتی اس آرمی کے بندے سے مشعل نے گاڑی سے نکلتے ہوئے کہا، اچھا چلو وہ تو پتا چل جائے گا جلد ہی بلال کا انداز مزاق اڑانے والا تھا دونوں دوست کو دیکھ لو گی ڈرتی نہیں ہوں کسی سے مشعل نے گاڑی کا دروازا تیز بند کیا اور اندر چلی گئی، ہاہاہا پیچھے سے اسے بلال کا جاندار قہقہ صاف سنائی دیا،

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹیبل پر بیٹھ کر اس نے یہاں وہاں نظرے دوڑائی، پھر ہاتھ میں پہنی گھڑی پر اس نے وقت دیکھا چھ بجنے میں پانچ منٹ تھے وہ جب یہاں آ کے بیٹھا تو چھ بجنے میں دس منٹ تھے اس نے روہان کو چھ بجے بلایا تھا اور اب رسٹورینٹ میں بیٹھا اس کا ویٹ کر رہا تھا،



وہ سیدھا کیمپس سے آ رہا تھا اس لیے یونیفارم چینج کرنے کا ٹائم نہیں ملا اس کیس پر ساری توجہ جبھی جا سکتی جب حیا کو ایک اچھا لائف پاٹنر مل جاتا یہی سوچ کر آج وہ ٹائم نکال کر روہان سے ملنے آیا تھا اس نے پھر سے گھڑی میں ٹائم دیکھا چھ بجنے میں ایک منٹ تھا،

ہائے آر یو میجر حیدر!!! سامنے سے باروب آواز آئی، حیدر نے گھڑی سے نظر ہٹا کے سامنے دیکھا جہاں ہنڈسم سا لڑکا آنکھوں میں شناسائی لیے اسے دیکھ رہا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یس آئی ایم!! حیدر نے کھڑے ہو کے ہاتھ ملایا اور سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا، آپ نے مجھے کیسے پہچانا حیدر نے ایک آئیبرو اٹھا کے سامنے موجود شخص کی طرف دیکھا،



آپ آرمی میں ہو کے بچوں جیسا سوال کر رہے ہیں روہان نے سیٹ سے ٹیک لگا کر کہا، ویٹر نے آ کے کافی کے دو کپ ٹیبل پر رکھے اور چلا گیا، حیدر کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی،

آپ کب سے انتظار کر رہے ہیں روہان کی اردو زیادہ صاف نہیں تھی پر گزارے لائک تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب آپ آئے میں بھی اس وقت آیا حیدر نے آرام سے جواب دیا، جب میں یہاں آیا تو آپ پہلے سے یہاں تھے اور گھڑی میں ٹائم دیکھ رہے تھے اس کا مطلب آپ مجھ سے پانچ یا دس منٹ پہلے آئے ہیں روہان نے اپنی ہاتھ میں پہنی گھڑی میں ٹائم دیکھ کے اندازا لگایا



جی بلکل ٹھیک کہا میں دس منٹ پہلے آیا تھا اور آپ بھی اس وقت ہی آئے ہو،

اور یہ آپ کو کیسے پتا کے میں بھی دس منٹ پہلے آیا ہوں روہان نے حیرت سے حیدر کو دیکھا وہ ہمیشہ ہر میٹنگ میں ٹائم سے پہلے جا کر اگلے انسان کی ہر حرکات نوٹ کرتا پھر اسے اسی حساب سے ڈیل کرتا جبھی تو آج تک وہ ہر میٹنگ میں کامیاب رہا اور بزنس کی دنیا میں اپنا نام بنالیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس بار آپ بچوں جیسے سوال کر رہے ہو حیدر نے مسکرا کے کہا جیسے آپ نے میرے یونیفارم سے پہچانا میں میجر حیدر ہوں تو ظاہر ہے میں میجر حیدر ہوں جس کی نظر ہر جگا ہوتی حیدر نے کندھے اُچکا کر کہا اور کافی پینے لگا



اس بار روہان کے چہرے پر بھی ہلکی سے مسکراہٹ آگئی پہلی بار زندگی میں اسے کوئی شخص اپنے ٹکر کا لگا اب روہان کا موڈ پہلے سے بہتر ہو گیا تھا مجھے یہ تو نہیں پتا کے آپ کو میں کیسا لگا پر مجھے آپ واقی اچھے لگے روہان کی آواز میں سچائی تھی

آپ پہلے آ کے اپنے سامنے موجود شخص کو پرکھتے ہیں اس حساب سے اسے ڈیل کرتے ہیں آئی ایم رائٹ حیدر نے اس کی طرف دیکھا اور کافی کا ایک اور گھونٹ بھرا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی آپ بلکل ٹھیک کہہ رہے تو کیا میں کامیاب ہوا روہان نے کافی کے کپ کے اوپر انگلی گھوماتے ہوئے پوچھا،



اس کافی کو بننے میں دس منٹ لگتے ہیں اور مجھے یہی کافی پسند ہے میں بار بار گھڑی دیکھ رہا مطلب میں ٹائم کی قدر کرتا ہوں آپ ٹھیک چھ بجے آئے آپ جب آئے کافی بھی ساتھ آئی مطلب آپ نے مجھے جلدی پرکھ لیا اور کافی آرڈر بھی کر دی آئی ایم امپریس حیدر نے کافی کا آخری گھونٹ بھر کر کہا اور کپ ٹیبل پر رکھ دیا،

اس کا مطلب میں اس بار بھی کامیاب ہوا روہان کے چہرے کر تاثرات ڈھیلے پڑے اپنے جیسے آدمی کو ڈیل کرنا آسان کام نہیں تھا اور اسے حیدر کو کنوینس کرنا تھا فاروق صاحب کا احسان اتارنے کا یہی طریقہ تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے آپ کی زہانت پسند آئی اور آپ فاروق صاحب کے بیٹے ہو تو دل کے بھی اچھے ہو گے آپ کو مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہو گا حیدر کے چہرے پر پہلے والے تاثرات نہیں تھے جس میں وہ اپنی نظروں سے اگلے انسان کے اندر تک گھوس جاتا تھا



جی میں سن رہا ہوں روہان نے اب تک ایک گھونٹ بھی نہیں بھرا تھا، حیا کا خیال رکھنا اسے خوش رکھنا اسے دکھ دیا تو حیدر معاف نہیں کرے گا اس بار حیدر نے جب اس کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھوں میں اپنی بہن کے لیے پیار فکر کیا نہیں تھا،

وعدہ نہیں کرتا وعدے ٹوٹ جاتے ہیں پر میں اپنے سے جڑے ہر انسان یا ہر چیز کا خیال ضرور رکھتا ہوں روہان کی بات میں سچائی تھی جبھی حیدر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے آپ سے ایک اور بات کرنی روہان کے کہنے پر حیدر نے اس کی طرف دیکھا، میرا سارا بزنس رکا ہوا ہے کیوں کے میں کل سے یہاں ہوں میں ایک ہفتے کے لیے آیا ہوں کیا اس بیچ یہ شادی نہیں ہو سکتی مجھے وقت کا ضائع ہونا پسند نہیں روہان کی بات پر ایک پل کے لیے حیدر خاموش ہو گیا،



اسے اس میشن پر فوکس کرنا تھا اور وہ جبھی ہو سکتا تھا جب گڑیا کی طرف سے وہ بے فکر ہوتا پر حیا مانے گی اتنی جلدی شادی پر ___ میں بات کرو گا تو مان جائے گی اور جتنا لیٹ جائے گی پڑھائی کا بھی اتنی زیادہ حرج ہو گا،

اگر آپ کو کوئی مسلئہ ہے تو آپ بتا سکتے ہیں روہان کی آواز پر حیدر اپنی سوچ سے باہر آیا ___ نہیں مجھے کوئی مسلئہ نہیں میں اس بارے میں برہان بھائی سے بات کر کے آپ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کو بتادو گا حیدر نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا، اب مجھے جانا ہو گا بہت سے کام میرا انتظار کر

رہے، 

روہان بھی کھڑا ہو گیا جی ٹھیک ہے آپ مجھے بتادینا میرا نمبر لکھ لیں روہان کی بات پر حیدر نے ہاں میں سر ہلایا اور اپنے موبائل میں نمبر نوٹ کیا،

اور ہاں مجھے امپریس کرنے کے چکر میں آپ نے ایک کافی ضائع کر دی کیوں کے آپ کافی نہیں پیتے حیدر نے ہاتھ ملاتے ہوئے مسکرا کے کہا اور رسٹورینٹ سے باہر چلا گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روہان نے بھی کافی کی طرف دیکھا اسے واقی کافی پسند نہیں تھی تو اس کا مطلب میرے سالے صاحب بہت انٹیلیجنٹ ہیں روہان نے خود ہی سوچا اور اپنا سامان اٹھایا اب اسے بھی جانا چاہیے حیدر کو منانے کا کام وہ کر چکا تھا اب باقی کام فاروق صاحب کا تھا،

**********

فاروق صاحب نے حیدر کے راضی ہوتے ہی گھر آ کے حیا کو روہان کی لائی ہوئی رنگ پہنا دی تھی،اور فاروق صاحب برہان اور حیدر نے مل کے دو دن بعد ہی نکاح رکھ لیا کیوں کے حیا کو ساتھ بھیجنے کے لیے انہیں پیپر تیار کروانے تھے اور ان کے جانے سے ایک دن پہلے بڑی دعوت رکھی تھی جس میں حیا کی رخستی ہونی تھی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر نے حیا کو فون پر منا لیا تھا وہ کام میں اتنا الجھا ہوا تھا کے خود نہیں آ سکتا تھا اور حیا کو بھی لگا اس کی پڑھائی کا ضیاع ہو رہا ہے اس لیے وہ تھوڑا رونے کے بعد مان گئی حیدر کی کوئی بات حیا نہ مانے ایسا ممکن نہیں،

گھر میں حیا کی شادی کی خوب تیاریاں چل رہی تھی جو حنا کو ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی اس کے بھائی پانی کی طرح پیسے لوٹا رہے تھے جس سے حنا کو اور غصہ آ رہا تھا،

معلومات حاصل کی حنا نے فون پر انور سے پوچھا، ہاں سب معلومات لے لی وہ کس ہوٹل میں رہے رہا ہے کہاں پر لنچ کرتا ہے اور کہاں پر ڈینر انور نے ایسے خوش ہوتے ہوئے بتایا جیسے بہت بڑا کام کر لیا ہو،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا مجھے ٹائم بتاؤ کس ٹائم وہ لنچ کرتا ہے نکاح تو دو دن بعد ہے اپنے پاس کل کا دن ہے حنا نے خباست سے کہا اس وقت وہ حسد میں اتنی آندھی ہو گئی کے ایک معصوم کی زندگی کے ساتھ کھیل رہی تھی، انور نے اسے سب ڈیٹیل بتادی اور فون رکھ دیا،



حیا یہ کیا تم روم میں بند ہو کے بیٹھی ہو حنا نے پاس آ کے کہا حیا جو اپنی مما بابا کو یاد کر کے آنسوں بہا رہی تھی ایک دم حنا کو دیکھ کے بوکھلا گئی وہ ___ وہ بھابھی حیا کے منہ سے الفاظ نہیں نکل رہے تھے حنا کو دیکھ کے وہ ویسے بھی ڈر جاتی تھی ارے ے اچھا اپنا موڈ سہی کرو ہم کل شوپنگ پر چلے گے اب تم لندن جا رہی تو اچھی اچھی شوپنگ تو کرے گے نا حنا نے اپنے لہجے میں مٹھاس بھر کر کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیا نے حیرت سے حنا کو دیکھا حنا نے آج تک اس سے اس لہجے میں اکیلے میں بات نہیں کی تھی پر بھابھی ____ وہ مشعل نے کی ہے بہت ساری حیا بولنے لگی پر حنا نے اس کی بات کاٹ دی،



تو کیا ہوا ہم اور بھی کرے گے ٹھیک ہے کل تم تیار رہنا ٹھیک ایک بجے چلے گے تمہارے بھیا کو میں بتا دو گی ٹھیک ہے نہ حنا نے اتنے پیار سے کہا کے حیا کے آنکھوں میں انسوں آ گئے اسے ان دنوں اپنی مما بہت یاد آ رہی تھی اور اس وقت بھابھی کا اتنے اچھے سے بات کرنا اسے بہت اچھا لگا جی بھابھی میں تیار رہوں گی حیا نے نم آنکھوں سے کہا،

یہ ہوئی نہ بات چلو اب سو جاو حنا نے مسکرا کے کہا اور روم سے باہر آ کے اس نے دروازہ بند کیا اس کے چہرے کی مسکراہٹ فوراً غائب ہوئی میں بھی دیکھتی ہوں کیسے جاتی ہے لندن حنا نے دروازے کی طرف نفرت سے دیکھا اور اپنے روم کی طرف چل دی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روہان اپنے لیپ ٹاپ پر سوزی سے بات کو رہا کل ہونے والی میٹنگ کے لیے اسے وہ حدایت دے رہا تھا کے اس کا موبائل بجا،اس نے سوزی کو کام سمجھا کے لیپ ٹاپ بند کیا اور موبائل۔ہاتھ میں لیے سامنے ہی فاروق صاحب کا مسج تھا،

اس نے میسج کھول کے دیکھا،حیا کی تصویر بھیج رہا ہوں دیکھ لو،فاروق صاحب کا میسج دیکھ کے وہ واپس رکھنے لگا موبائل پر کسی خیال کے تہت اس نے تصویر کھولی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فاروق صاحب مسکرا کے اس کی لائی ہوئی رنگ پہنا رہے تھے اور وہ لائٹ پنک کلر کا چوڑی دار پہنے سر پر ڈوپٹہ لیے نظرے جھکائے بیٹھی تھی اس کے چہرے کے تاثرات نظر نہیں آرہے تھے اس کے سر جھکا کے بیٹھنے کی وجہ سے وہ اسے سہی سے نہیں دیکھ سکا،

اس لڑکی کو تو کہی دیکھا ہے پر کہاں وہان نے اپنے دماغ پر زور دیا پر اسے کچھ یاد نہیں آیا اس نے فون بیڈ پر پھینکا اور خود چینج کرنے چلا گیا ویسے بھی اسے کون سا اس دو ٹکے کی لڑکی میں کسی قسم کا انٹریس تھا،

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیا تیار ہو گئی حنا نے اس کے روم میں دروازے سے جھانکتے ہوئے کہا، جی بھابھی حیا آئنے کے سامنے کھڑی اپنا اسکاف باندھ رہی تھی، اچھا باہر آجاؤ میں ڈرائیور کو بول کے گاڑی نکلواتی ہوں، حنا نے مسکرا کر کہا اور باہر چلی گئی،



بس بھابھی بہت ساری شوپنگ ہو گئی حیا نے ہاتھ میں موجود بہت سارے بیگ دیکھتے ہوئے کہا جب کے حنا تو بار بار گھڑی دیکھ رہی تھی ہاں تو چلتے ہیں گھر بھی مجھے تو بہت بھوک لگی ہے اور گھر جا کے کچھ بنانے کی مجھ میں ہمت نہیں حنا نے بول کے فون کان سے لگایا اور ڈرئیور کو اندر آنے کو کہا،

یے لو سب بیگ گاڑی میں رکھو چلو حیا تم بھی حنا نے بیگ ڈرائیور کو پکڑاتے ہوئے کہا ساتھ میں حیا کو بھی ساتھ چلنے کا کہا اور خود فون کان سے لگائے کونے میں آگئی پہنچ گئے تم



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حنا نے فون پر کسی سے کچھ پوچھا پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی اوکے ہم بھی بس آ رہے ہیں،



چلو ڈرائیور پاس والے ہوٹل کی طرف چلو ہم کچھ کھا کر ہی گھر جائے گے ٹھیک ہے نہ حنا نے حیا کی طرف دیکھ کے کہا، پر بھابھی حیدر بھیا نے کہا تھا آج وہ آ جائے گے کہی وہ ہمارا ویٹ کر رہے ہو حیا کے چہرے پر پریشانی تھی یہ حنا کے کل سے اب تک پیار سے بات کرنے کا ہی اثر تھا کے حیا آرام سے اپنے دل کی بات بول رہی تھی،

کچھ نہیں ہوتا حیدر بھائی شام تک ہی آئے گے ہاں بس بس یہاں روک دو حیا سے بولتے ہوئی حنا نے گاڑی روکنے کا حکم دیا آ جاؤ حیا اندر چلے حنا حیا کو ساتھ لیے اندر کی طرف بڑھ گئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک ٹیبل سلیکٹ کر کے اس پر دونوں بیٹھ گئی حیالوگوں کی نظروں کا مرکز بنے گھبرا رہی تھی کیو کہ آج تک وہ ایسے بھیا کے بغیر کبھی پبلک پلیس میں نہیں آئی تھی، حیا تم یہاں بیٹھوں میں ابھی آئی حنا نے موبائل میں کوئی میسج دیکھتے ہوئے کہا، پر بھابھی میں بھی ساتھ چلو گی حیا نے گھبراتے ہوئے کہا،

میں واش روم جا رہی ہوں ابھی آجاؤ گی بس تم جب تک کچھ آرڈر کرو حنا نے دانت پیس کے پر مسکرا کے کہا اسے جلد سے جلد یہاں سے غائب ہونا تھا،

اووہائے ے ے بیوٹیفل حنا کو گئے ابھی دو منٹ ہی ہوئے تھے جب حیا کے کانوں میں جانی پہچانی سی آواز آئی حیا نے ڈرتے ڈرتے سر اٹھایا سامنے ہی انور مسکرا کے حیا کو دیکھ رہا تھا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا میں یہاں بیٹھ جاؤں اب تم منا تھوڑی کرو گی چلو بیٹھ جاتا ہوں انور بولتے ہوئے بیٹھ گیا اور تم کس کے ساتھ آئی ہو بیوٹیفل انور نے اس کو گھورتے ہوئے کہا جواب واپس نظرے جھکائے ایسے بیٹھی تھی کے اب نظرے کبھی نہیں اٹھائے گی،



بتاؤ نہ کس کے ساتھ آئی ہو انور نے سر ٹیرا کرتے ہوئے کہا اس کی انکھوں میں عزت کہی نہیں تھی بلکہ حوس تھی،

ارے روہان جی آپ یہاں حنا نے کمال کی اداکاری کرتے ہوئے کہا، روہان جو روز کی طرح آج بھی یہاں لنچ کرنے آیا تھا ایک نسوانی آواز پر اس نے پیچھے موڑ کے دیکھا آپ کون روہان نے ماتھے پر بل ڈھالے سوال کیا ارے میں آپ کی بھابھی برہان کی وائف آپ نے مجھے نہیں پہچانا حنا نے ایسے ایکٹنگ کی جیسے روہان نے نہ پہچان کے بہت بڑی غلطی کی ہو،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا کیسی ہیں آپ روہان نے بغیر مسکرائے اپنے روڈانداز میں پوچھا میں تو بلکل ٹھیک ہوں دیکھوں ساتھ حیا بھی آئی ہے حنا نے ایک ٹیبل کی طرف اشارہ کیا اس کے اشارہ کرنے پر روہان کی نظرے خود باخود اس طرف اٹھ گئی،

جہاں ایک لڑکی کی پیٹھ نظر آرہی تھی جو اسکاف باندھے بیٹھی تھی اور اس کے سامنے موجود آدمی اپنی کرسی سے کھڑا ہو کے اس کی طرف جھک رہا تھا دیکھنے والے کو وہ ایسا شرم ناک منظر پیش کر رہا تھا کہ روہان کے ماتھے پر کئی بل آگے اس نے واپس حنا کی طرف دیکھا،

وہ___ وہ میرا بھائی ہے مانا ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں پر اس کا مطلب یہ نہیں کے پبلک پلیس میں یہ سب کرے میں تمہیں یہی بتانا چاہتی تھی حنا نے تھوڑا ڈرنے کی ایکٹنگ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرتے ہوئے کہا جب کے روہان بغیر کچھ بولے واپس باہر چلا گیا اب اس کی بھوک مر چکی تھی،



انور کے گھورنے اور بغیر مقصد بات کو طویل دینے سے حیا کی آنکھوں میں آنسوُں آ گئے، ارے تم تو رونے لگی انور اپنی جگا سے اٹھ کے اس کے آنسوُں صاف کرنے کی غرظ سے اس کے چہرے پر جھکا پر حیا اسے اپنی طرف جھکتے دیکھ جلدی سے پیچھے ہو گئی،

اچھا بھئی نہیں کرتا آنسوں صاف انور بولتا ہوا واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا ویسے بھی جس کام کے لیے وہ آیا تھا وہ ہو گیا تھا، اچھا اب میں چلتا ہوں تم تو کوئی بات ہی نہیں کرتی مجھ سے انور اداس چہرا بنائے وہاں سے چلا گیا اس کے جانے سے حیا نے دل میں شکر ادا کیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیا تم نے آرڈر نہیں کیا حنا نے پاس آ کر کہا وہ ___ وہ بھابھی حیا کی آنکھ میں اب بھی آنسوں تھے اچھا بھئی تمہیں اپنے بھیا کا انتظار ہے چلو کھانا پیک کرا لیتے ہیں ٹھیک ہے حنا نے مسکرا کر کہا اور کھانا پیک کروا کر حیا کو لیے باہر آ گئی،



حیا کو گاڑی میں بیٹھانے کے بعد اس نے ایک طرف جا کے انور کو کال کی بہت اچھا کام کیا تم نے تعریف تو بنتی ہے حنا نے خوش ہوتے ہوئے کہا اب دیکھتی ہوں کے کیسے کرے گا یہ نکاح ایسی بد کردار لڑکی سے حنا نے کچھ دیر بات کی اور فون رکھ دیا اور گاڑی میں آ کے بیٹھ گئی اور اس نے مسکرا کے حیا کی طرف دیکھا،

بھابھی کو کتنا خیال ہے میرا میری وجہ سے انہوں نے کھانا بھی نہیں کھایا حیا نے حنا کی طرف دیکھ کے دل میں سوچا وہ بیچاری تو اس بات سے بلکل انجان تھی کے اس کی بھابھی اس کے ساتھ کیا کچھ کر چکی ہے جس کا انجام اس کو جھیلنا ہے




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر اس اسکیچ کے زریے ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ شکیل کہا ملے گا میجر رفیق نے حیدر کو مخاطب کر کے کہا،

بہت اچھا تو کہا ملے گا وہ حیدر کی آنکھوں میں چمک آگئی، سر وہ ہر سٹر ڈے نائٹ ڈسکو میں پایا جاتا ہے ہم اسے وہی سے پکڑ سکتے ہیں، رفیق کے کہنے پر حیدر نے ہاں میں سر ہلایا جیسے کچھ سوچ رہا ہو، پھر میجر رفیق کو جانے کا حکم دیا اور کسی کو فون ملایا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میجر احمد میرے آفس میں آؤں حیدر نے کان سے فون لگا کے کہا کچھ دیر بعد ہی احمد حاظر ہو گیا یس سر اس نے اندر آتے ہی سلیوٹ مارا،



شکیل ہمیں ہفتے کو ملے گا ڈسکو قلب میں اور وہ میرے گھر سے زیادہ دور نہیں ہے تم میرے ساتھ گھر چلو ابھی، کل جمعہ ہے اور گڑیا کا نکاح بھی ہے اگلے دن ہفتہ ہے اور ہمیں وہاں سے کسی بھی حال میں اس شکیل نامی بندے کو زندہ پکڑنا ہے تو تم چل رہے ہو گھر حیدر نے پوری بات بتا کر اس کی طرف دیکھا جو پیٹھ موڑے کھڑا تھا، تمہیں کیا ہوا حیدر نے حیرت سے کہا،

گڑیا کی کل شادی ہے اور تو مجھے اب بتا رہا ہے جا میں نہیں کرتا تجھ سے بات احمد نے بچوں کی طرح کہا ارے یار سب اچانک ہوا تم گھر چلو سب بتا دو گا اور شادی نہیں بس نکاح ہے حیدر نے سمجھانا چاہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واہ بھئی واہ میری تو جیسے بہن نہیں ہے گڑیا جو مجھے بتانا بہتر نہیں سمجھا اور اس بلال کو بتا دیا ہو گا جبھی اس نے دو دن کی اور چھٹی مانگ لی جب کہ اب تو وہ بلکل ٹھیک ہے احمد نے دل کا غبار نکالا، ان کو دیکھ کے کوئی نہیں کہے سکتا تھا کے یہ ابھی تھوڑی دیر پہلے اسی بندے کو سلیوٹ مار رہا تھا جس سے اب ناراض ہونے کا ناٹک کر رہا، وہ ایسے ہی تھی فرض کے ٹائم آفسر بن جانا ڈیوٹی ہی سب کچھ ہونا اور جہاں بات دوستی کی آئی تو تو مے مے کرنا اور ایک دوسرے کے لیے جان بھی دے دینا،

اسے بھی نہیں پتا یہی تو مسلئہ ہے یار تو ساتھ چل تو اسے منانا آسان ہو ورنہ وہ میری جان کھا جائے گا حیدر نے بیچارگی سے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیااسے اب تک نہیں پتااوراس سے پہلے مجھے پتالگ گیااحمد کے چہرے پر فوراًخوشی آگئی اس نے جھٹ سے حیدر کو گلے لگایا،



اس میں اتناخوش ہونے والی کون سی بات ہے حیدر کو حیرت تھی جوابھی اس سے ناراض تھاابھی اسے ہی گلے لگارہاتھا،

یہ تونہیں سمجھے گامیں جاکے اپناکچھ سامان لے آتاہوں پھرنکلتے ہیں اب تومزاآئے گااحمد خوشی سے بولتے ہوئے باہر چلاگیاجب کے حیدر کواب تک سمجھ نہیں آیااس میں خوش ہونے والی کون سی بات ہے،

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ روم میں یہاں سے وہاں ٹہل رہا اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار وہ منظر آ رہا تھا میں کیوں سوچ رہا ہوں اس دو ٹکے کی لڑکی کے بارے میں ویسے بھی یہ شادی میں بس ایک احسان اتارنے کے لیے کر رہا ہوں پھر وہ لڑکی کچھ بھی کرے اس نے خود کو تسلی دی،

پر سچ تو یہ تھا کہ جب سے وہ حیدر سے مل کے آیا اسے لگا کے وہ لڑکی بھی اچھی ہو گی جو اس کی بہن ہے پر نہیں سب ایک جیسے ہوتے ہیں دھوکے باز، پر جس کے ساتھ میرا نام جڑنے والا وہ ایسی حرکتیں کرے پھر بھی میں اس سے شادی کر لوں روہاں کے چہرے پر اس وقت بے حد غصہ تھا،

شادی مجھ سے کر رہی اور گل کسی اور کے ساتھ کھیلا رہی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

او کے مس حیا اب اس چیز کا میں تم سے بدلا ضرور لو گا میرے ساتھ نام جڑنے والا پھر بھی تم نے اپنی عاشقی ختم نہیں کی اس کے سزا تمہیں ملے گی روہان نے خود کو آئنے میں دیکھ کے کہا اس وقت اس کی آنکھے غصے کی زیادتی سے سرخ ہو رہی تھی

**********

واہ بھئی کیا بن رہا ہے بلال نے کچن کی سلیپ پر بیٹھتے ہوئے کہا، وہ بھیا آرہے نہ تو میں بریانی بنا رہی ہوں حیا نے کام میں مصروف جواب دیا ارے واہ بریانی میں بھی کھاؤں گا بلال تو بریانی کے نام سے ہی خوش ہو گیا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں آپ کی ہی کمی تھی بھوکڑ مشعل نے کچن میں آتے ہوئے منہ بنا کے کہا،اس کا تو ویسے بھی بلال سے چھتیس کا اکڑا تھا، یہ چڑیل یہاں کیا کر رہی ہے بلال سلیپ سے نیچے اترا،



چڑیل کسے کہا ہاں اور میں جہاں مرضی جاؤ جہاں مرضی آؤ مشعل اپنے ہاتھ کی دونوں آستین چھاڑانے لگی جب کے حیا نے دونوں کو اگنور کیا اور اپنے کام میں لگی رہی، چڑیل کو چڑیل ہی کہوں گا پری تو کہنے سے رہا بلال نے ہنستے ہوئے ایسے کہا جیسے بہت کام کی بات بتائی ہو،

ابھی بتاتی ہوں مشعل نے ادھر اودھر مارنے کے لیے کچھ ڈھونڈا اسے پھلوں کی ٹوکری نظر آئی اس نے سیب اٹھا کے بلال کو نشانے لے کے مارا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلال جو کچن سے باہر جا رہا تھا اس نے بغیر موڑے پیچھے ہاتھ کر کے سیب کو کینچ کر لیا

مشعل کا منہ کھولا کا کھولا رہے گیا،



ہاہاہا بلال نے جب پیچھے موڑ کے مشعل کا چہرا دیکھا تو اپنے قہقہ کو روک نہیں پایا، انٹی میں آرمی میں ہوں اگر ہم اتنے ہی بے خبر ہوں تو تم عوام چین سے کیسے سو گے بلال نے قریب آ کے ہاتھ کی انگلی سے مشعل کا

منہ بند کیا جواب تک حیرت میں تھی،

ہاں تو میں کیا کروں آرمی میں ہو تو لڈو بانٹو مشعل نے اپنی خفط مٹانے کے لیے بات کو گھوما دیا، تم لڈو بانٹو گی کنجوس آئی بڑی لڈو بانٹنے والی بلال بولتا ہوا کچن سے باہر چلا گیا جب تک حیا بھی چاول کو دم لگا چکی تھی، مشعل کے ساتھ وہ بھی کچن سے باہر آ گئی،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بتایا نہیں یہاں کیسے تمہارے گھر والوں نے تمہیں نکال دیا کیا بلال نے بلکل سنجیدہ انداز میں کہا اور سوفے پر بیٹھ گیا، میرے گھر والوں کا تو پتا نہیں پر آپ کے گھر والوں نے ضرور نکال دیا جب دیکھوں یہاں پڑے رہتے ہوں مشعل نے بھی اس بار حساب برابر کیا

دونوں گھر میرے ہیں چاہے یہاں رہوں چاہے وہاں بلال نے اترا کر کہا،

اور میرے تینوں گھر ہیں یہ بھی برابر والا بھی اور وہ بھی مشعل کا اشارہ خود اپنے گھر کی طرف تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاہاہار ہنے دور ہنے دو ابھی حیدر آجائے نہ یہاں سے بھاگ جاؤ گی آئی بڑی میرا گھر ہے بلال نے مشعل کی نکل اتاری،



کیوں کیا کر لے گے وہ ہاں آرمی کا بندہ ہے بس ڈرتی نہیں ہوں میں ان سے یہ میرا گھر ہے اور میرا ہی رہے گا پھر بے شک ایسے دس آرمی کے بندے آجائے میں نہیں ڈرتی ورتی تمہارے فوجی سے مشعل کی لبی چوڑی تکریر پر بلال بس ڈھیٹوں کی طرح مسکرا رہا تھا،

کیا مسکرا رہے ہوں کہا نا نہیں ڈرتی اس آرمی کے بندے سے بلال کو اس طرح مسکراتے دیکھ مشعل کو تو آگ ہی لگ گئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیچھے دیکھو پیچھے!!!!بلال نے ہنستے ہوئے بلکل بچوں کے سے انداز میں بولتے ہوئے سوفے پر لیٹ گیا،



کیادیکھوں پیچھے مشعل بولتے ہوئے پیچھے موڑی ____آپ___ مشعل کامارے صدمے سے بوراحال تھا

سامنے جہاں حیدراوراس کے ساتھ احمد دونوں کھڑے تھے حیدر کے ماتھے پر بل تھے جب کے احمد اپنے ہونٹوں کو بھینچے اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کررہا تھا،

حیدر___بھائی___ی وہ مشعل کوتوگھبرہٹ ہونے لگی سامنے اس چھ فٹ کے بندے کو دیکھ کے اوپر سے اس کے ماتھے کے بل مشعل کواورڈرارہے تھے میں___پانی___لائی مشعل نے اٹک اٹک کے کہااور فوراًوہاں سے بھاگ گئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر اور احمد دونوں نے اندر آ کے سلام کیا اور سوفے پر ہی بیٹھ گئے، یہ کیوں آیا ہے کیا بات ہے بلال نے سنجیدگی سے پوچھا کیونکہ دونوں اس وقت یونیفارم میں تھے،

تجھے نہیں پتا کیا ہوا، حیدر اسے نہیں بتایا تو نے احمد نے کمال کی اکٹنگ کرتے ہوئے حیدر سے پوچھا، کیا نہیں پتا مجھے،

بہت افسوس کی بات ہے اتنے اہم بندے کو اتنی اہم بات نہیں پتا چے چے احمد نے افسوس سے گردن ہلائی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد تو اپنی زبان بند نہیں کرے گا حیدر نے پیچھے سے اس کے سر پر چپت لگائی، جب کے بلال تو کبھی احمد کو دیکھے کبھی حیدر کو، تو مجھے بھی بتاؤ کیا ہوا ہے کیا نہیں پتا مجھے بلال نے جھنجھلا کر کہا،



وہ بلال دیکھ بغیر اوور ریکٹ کیے تسلی سے میری بات سن حیدر نے بات بتانے کے لیے تمہید باندھی،

بات بتا تو مجھے بیان نہیں کر بلال کی آواز میں اور زیادہ جھنجھلاہٹ تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار وہ کل گڑیا کا نکاح ہے برہان بھائی کے پاٹنر کے بیٹے روہان کے ساتھ میں کل اس سے ملا ہوں اچھا لڑکا ہے اور بزنس کی وجہ سے اسے واپس لندن جانا تو شادی بھی جلدی ہو رہی



حیدر نے ایک ہی سانس میں ساری بات بتا کے اس کی طرف دیکھا جو بلکل نارمل تھا،

اسے نارمل دیکھ کے احمد اور حیدر نے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا، بلال میرے بھائی تو ٹھیک ہے نہ احمد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا،

بلال نے اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے آرام سے ہٹا کے اسے ایسے دیکھا جیسے احمد کی شکل پہلی بار دیکھ رہا ہوں، حیدر مجھے لگ رہا ہے اسے بہت بڑا جھٹکا لگا ہے اور یہ اپنی یاداشت بھول گیا ہے احمد نے واپس حیدر کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلال ایک دم کھڑا ہو کے یہاں سے وہاں ٹہلنے لگا کل نکاح وہ بھی گڑیا کا اور مجھے نہیں پتا!!!! مجھے نہیں پتا!!!! مجھے نہیں پتا!!!!!!!!!!!!!! منہ ہی منہ میں بولتے ہوئے آخری بات اس نے تیز چلا کے کہی حیدر اور احمد نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا اندر سے حنا مشعل حیا بھاگتے ہوئے باہر آئے یہ کیسی آواز تھی مشعل نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا، جب اس کی نظر بلال پر گئی،

جو مجھے نہیں پتا مجھے نہیں پتا بولتا ہوا یہاں سے وہاں ٹہل رہا تھا اب ان کو کیا ہوا مشعل نے اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے کہا جب کے حیا تو پریشان ہی ہو گئی،

بلال بھیا حیا نے پاس آ کے کہا ____ مجھے ہی نہیں پتا بلال نے حیا کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلال بھیا ہی آپ کا نام ہے آپ کو نہیں پتا حیدر بھیا بلال بھیا اپنا نام بھول گئے حیا نے اتنی معصومیت سے کہا کے وہاں سب ہسنے لگے احمد تو باقاعدہ قہقہ لگا رہا تھا،

سب کے اس طرح ہسنے پر بلال نے اپنے ہونٹ بھینچ لیے، گڑیا آپ اندر جاؤ اور میری بریانی پیک کر دو میں یہاں کھانا نہیں کھاؤ گا بلال نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا، حیا اور باقی لیڈیز کو بھی اندر بھیجا،

اتنی ہی انا ہے تو بریانی بھی باہر سے لے نا احمد نے اسے چھڑتے ہوئے کہا، تو____ تو چپ ہی رہے میرے اچھے خاسے دوست کو تو نے چھین لیا چھوڑو گا نہیں میں تجھے بلال بولتا ہوا اس کی طرف لپکا پر حیدر بیچ میں آ گیا، یار تو پہلے پوری بات تو سن حیدر نے اسے زبردستی بیٹھا کر اسے ساری بات بتائی اور جلدی شادی کی وجہ بھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا یہ بات ہے پر مجھے بھی ایک بار روہان کو دیکھنا تھا کے وہ اپنی گڑیا کے لائک ہے یا نہیں بلال نے سوچتے ہوئے کہا،

روہان جیتا جاگتا انسان ہے میوزیم میں لگا ہوا عجوبہ نہیں جو اسے ہر کوئی دیکھے احمد نے ہر کوئی پر زیادہ زور دیا، حیدر تو اس کمینے کو چپ کروالے ورنہ یہ زایا ہو جائے گا میرے ہاتھوں احمد کی بات سے بلال کو آگ لگ گئی،

احمد تو جا میرے روم میں فریش ہو جا میں آرہا ہوں حیدر نے اسے وہاں سے بھیجنا ہی بہتر سمجھا پر جاتے جاتے بھی وہ بلال کو چڑانے والی اسمائل دیتا ہوا گیا، بلال بھی اس کے پیچھے جاتا پر حیدر نے روک لیا پھر دونوں کل کے فنشن کے بارے میں بات کرتے رہے




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مشعل کچن میں پانی پینے آئی، پانی پی کر جیسے ہی موڑی حیدر دروازے میں کھڑا اسے گھور رہا تھا، مشعل کے تو آخری گھونٹ حلق سے نیچے اترنا مشکل ہو گیا،

حیدر قدم قدم چلتا ہوا اس کے پاس آیا، اس کے بلکل سامنے آ کے کھڑا ہو گیا، کیا کہا تھا کے ڈرتی نہیں ہو مجھ سے حیدر نے اپنے ہاتھ باندھتے ہوئے اسے دیکھا،

وہ ___ نہیں _____ حیدر ____ بھائی مشعل کے ماتھے پر ننی ننی پسینے کی بوندے آ گئی،

حیدر بھائی نہیں تم کچھ اور بولتی ہو مجھے کیا ____ حیدر نے سوچنے کی ایکٹنگ کی ہاں یاد



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آیا___ آرمی کا بندہ___ حیدر نے اپنی ایک آئی برو اٹھا کر کہا___ واقی نہیں ڈرتی___

حیدر نے اپنا ایک ہاتھ اوپر کیا،



مشعل جو اچانک حیدر کو سامنے دیکھ کر گھبرا گئی تھی اس کے اس طرح ہاتھ اوپر کرنے سے اس نے ڈر کے آنکھے بند کر لی___ نہیں حیدر بھائی___ پر کچھ دیر تک آنکھے بند کرنے کر بعد بھی جب اسے حیدر کا چماٹ نہیں لگا تو اس نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولی، سامنے کا منظر دیکھ کے اس کی دونوں آنکھیں کھول گئی،

حیدر نے ہاتھ اوپر کر کے پاس رکھی ٹوکری میں سے سیب اٹھایا پر مشعل کے اس طرح آنکھیں بند کونے سے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی، ایسے کیا دیکھ رہی ہو ہاں حیدر نے واپس سنجیدا ہوتے یوئے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مشعل جواسے مسکراتے دیکھتے ہوئے حیران تھی ایک دم واپس حیدر کو پہلے والے روپ میں دیکھ کے ڈر گئی، کچھ چاہیے تھا آپ کو، ___ مشعل نے جلدی سے نیچے نظرے کرتے ہوئے کہا،



ہاں یہی پوچھنے آیا تھا _____ میں ان سے ڈرتی ہوں یا نہیں یہ پوچھنے آئے حیدر کی بات پر مشعل نے حیرت سے اسے دیکھ کے سوچا، یہی پوچھنے آیا تھا کھانا تیار ہے تو لگا دو حیدر نے سیب کی ایک بائٹ لی اور موڑ کے چلا گیا،

یہ واقی مسکرائے تھے یا میرا وہم تھا مشعل نے خود سے سوال کیا، پر اس نے انجانے میں خود سے سوال اتنا اونچا ضرور کر لیا کے جاتے جاتے حیدر کے کانوں میں اس کی آواز آگئی اور ایک بار پھر حیدر کے چہرے پر اسمائل آگئی جو مشعل نہیں دیکھ سکی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

**********



کیاہوا مشعل میں نے تین بار آواز دے دی تم سن ہی نہیں رہی حیانے اس کا کندھا ہلا کر کہا،ہاں وہ کچھ نہیں کیاہوا مشعل جواب تک کچن میں ہونے والی بات کر بارے میں سوچ رہی تھی ایک دم گڑ بڑا گئی،

کچھ نہیں ہوا کھانا لگ گیا ہے آجاؤ حیانے اس کا ہاتھ پکڑا، نہیں مجھے بھوک نہیں ہے مشعل نے ایک دم۔ جھوٹ کہا جب کے بھوک اسے بہت تیز لگ رہی تھی پر حیدر کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی،

کیا بھوک نہیں ہے بڑے بھیا بھی آفس سے آگئے سب ہیں آجاو نا یار ورنہ میں بھی نہیں کھاؤ گی حیا بھی مشعل کے پاس ہی بیٹھ گئی،اچھا بابا چلو آخر مشعل کو ہتیار ڈھالنے ہی پڑے،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دونوں نے لاونج میں انٹر ہو کے سلام کیا حیا تو حیدر کے پاس والی چیئر پر بیٹھ گئی جب کے مشعل اب تک ٹیبل کے پاس کھڑی تھی کیوں کے اب ایک ہی چیئر کھالی تھی وہ تھی حیدر کے بلکل سامنے،

کیا ہوا مشعل بیٹا آپ بیٹھ کیوں نہیں رہی برہان کی آواز پر مشعل نے نا میں سر ہلایا اور سامنے والی چیئر پر بیٹھ گئی، حیدر نے ایک نظر اسے دیکھا جو بلکل اپنی پلیٹ میں سر دیے ایسے بیٹھی تھی کے بغیر ہاتھ کے سیدھے پلیٹ سے کھا رہی ہو،

اتنی بھوک لگ رہی کے پلیٹ ہی کھانے لگ گئی بلال نے اسے اس طرح کھاتے دیکھ چیڑنا اپنا فرض سمجھا، خلاف معمول مشعل کی طرف سے کوئی جواب نا پا کر بلال کو کافی حیرت ہوئی، کیا ہوا چڑیل طبیعت تو ٹھیک ہے نا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

برہان بھائی مشعل نے بیچارگی سے برہان کو آواز دی بلال چپ کر کے کھانا کھاؤ برہان نے مسکراتے ہوئے بلال کو ہلکا سا ڈانٹا

پر برہان بھائی یہ یہاں آئی کیوں ہے مجال ہے کے بلال مان جائے اس نے پھر سے وہی سوال کیا جو کم سے کم وہ چار بار پہلے بھی کر چکا تھا،

میری دوست کی شادی ہے میں نہیں آؤں گی کیا آپ خود تو ہر وقت یہاں پڑے رہتے ہو اور مجھے یہاں دیکھنا آپ سے برداشت نہیں ہو رہا مشعل سے اور برداشت نہیں ہوا اس نے تڑک کے برابر میں بیٹھے بلال کو جواب دیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں اب مجھے لگ رہاں ہے کہ تمہاری طبیعت بلکل ٹھیک ہے بلال نے ڈھیٹوں کی طرح ہنستے ہوئے کہا،



مشعل نے اپنے دانت پیستے ہوئے انگلی اٹھائی ہی تھی کچھ بولنے کے لیے کے اس کی نظر سامنے بیٹھے حیدر پر گئی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا،اس کے الفاظ منہ میں ہی رہے گئے،وہ چپ چاپ واپس کھانا کھانے لگی،یہ دیکھ کے بلال کا قہقہ جاندار تھا،

**********

آج موسم بھی خاصا خوشگوار تھا ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی سردیوں کے دن بھی شروع ہونے والے تھے اندر عبداللہ صاحب کے گھر میں افراتفری کا ماحول تھا سب کاموں میں



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لگے تھے بلال صاحب کرسی پر چڑھ کر دروازے پر پھول لگا رہے تھے اور مشعل ہاتھ میں پھول لیے بلال کی مدد کر رہی تھی تھوڑی آگے جاؤ تو برہان صاحب فون پر کسی سے بات کرتے ہوئے یہاں سے وہاں ٹہل رہے تھے جب کے علی صاحب اور حیدر سوفے پر بیٹھے فون کر کے معلوم کر رہے تھے روہان والے کتنی دیر میں پہنچے گے کچن میں حنا آمنہ اور صائمہ بیگم اچھے اچھے کھانے بنوانے میں مصروف تھے،



حنا کے چہرے پر آج الگ سی خوشی تھی اسے پورا یقین تھا کے روہان نہیں آئے گا اور جس لڑکی کی شادی نکاح والے دن ٹوٹ جائے اس سے کون شادی کرے گا پھر میرا بھائی ہی ترس کھا کر اس سے شادی کرے گا یہ سب سوچ کر حنا دل ہی دل میں خوش ہو رہی اور آگے بڑھ بڑھ کر کاموں میں حصہ لے رہی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خالد انکل نہیں آئے حیدر نے علی صاحب سے سوال کیا، وہ بس آتے ہی ہو گے ایک کام کے سلسلے میں چلے گئے تھے لو آ گئے علی صاحب بتا ہی رہے تھے کے سامنے سے خالد صاحب چلتے ہوئے اندر آ گے



کیا بھئی ہمیں یاد کیا جا رہا ہے خالد صاحب کی خوبصورت آواز کمرے میں گونجی، جی انکل___ بس آپ کو ہی یاد کر رہے تھے حیدر کھڑے ہوتے ہوئے ان سے گلے ملا،

کیا ہوا حیدر کتنی دیر میں آ رہے فاروق صاحب والے برہان نے فون رکھ کے اندر آتے ہوئے کہا ابھی بات ہوئی ہے بس آنے والے ہیں،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ احمد کہا گیا بلال نے کرسی سے نیچے اترتے ہوئے کہا، مجھے کیا پتا یہ پکڑو پھول میں جا کے دیکھو حیا تیار ہوئی کیا مشعل بول کے اندر کی طرف بڑھ گئی،



یہاں ہوں میں احمد وائٹ کارٹن کے سوٹ میں تیار ہو کے روم سے باہر آیا، بلال نے گھور کے اسے سر سے پیر تک دیکھا،

کیا گھور رہا ہے نظر لگائے گا کیا، یہاں ہم صبح سے کاموں میں لگے ہیں اور تو اندر لڑکیوں کی طرح اپنی تیاریوں میں مصروف تھا بلال نے مصنوعی غصے سے کہا،

ہاں کام کے لیے ہم نے نوکر رکھ لیے ہیں احمد نے اپنا کالر کھڑا کیا اس کا اشارہ بلال کی طرف تھا جسے بلال سمجھ چکا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلال نے پھول وہی پھینکے اور اس کی طرف دوڑ لگادی احمد بھی ہنستا ہوا وہاں سے فوراً بھاگا، کیا کر رہے تم دونوں بچوں کی طرح لڑ رہے جا بلال تو ابھی تک تیار نہیں ہوا جا کے تیار ہو جا ابھی وہ لوگ پہنچنے والے ہو گے حیدر نے بیچ میں آ کے بلال کو روکتے ہوئے کہا بلال احمد کو گھور کے وہاں سے چلا گیا،

**********

حیا تیار ہو_____ مشعل کے الفاظ منہ میں ہی رہے گئے جب اس کی نظر حیا پر پڑی اسکائے بلو کلر کے فروک پہنے ہلکا سا پنک لپ لوز لگائے اپنے بالوں کے ساتھ الجھتی ہوئی نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مشعل اچھا ہوا تم آ گئی میرے بال نہیں بن رہے تم بنا دو ناحیا نے پیچھے موڑ کے معصومیت سے کہا،اس کی آواز سے مشعل کا سکتہ ٹوٹا،

واو حیا تمہارے بال اتنے لمبے ہیں مجھے تو پتا ہی نہیں تھا حیا کے بال کمر سے بھی کافی نیچے تھے جسے مشعل نے حیرت سے دیکھا،ہاں میں اتنا بولتی ہوں بھیا سے کے کاٹ دو وہ کہتے بال نہیں کاٹتے گناہ ہوتا ہے اس لیے یہ اتنے بڑے ہو گئے مجھ سے بن بھی نہیں رہے حیا کی آواز میں گیلا پن تھا،

ارے موڈ ٹھیک کرو میں بنا دیتی ہوں اتنی سی بات مشعل نے کچھ دیر میں اس کے بال بنا دیے آگے سے پف بنا کے باقی سب بالوں کی چٹیا بنا دی کیوں کے حیا کھولنے کو تیار نہیں



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی اس نے حیا کا ڈوپٹہ اس کے سر پر سیٹ کیا، اور اس کی طرف دیکھا جو گھبرائی گھبرائی بہت پیاری لگ رہی تھی،



حیا تم نے بلکل میکپ نہیں کیا وہ بھی اپنے نکاح میں، کیا تو ہے یہ بھابھی کا لپ لوز لگایا ہے نہ حیا نے اسے لپ لوز دیکھایا، اسے تم میکپ بولتی ہو مشعل کو حیرت ہوئی اس پر کے آج کے زمانے میں رہے کر وہ میکپ کے بغیر رہتی ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ ٹھیک ہو گا کے اسے میکپ کے بارے میں پتا ہی نہیں تھا،

اچھا چلو چھوڑو ویسے بھی تم بہت پیاری لگ رہی ہو ابھی کے لیے تو ٹھیک ہے پر تم لندن جاؤ گی اتنے بڑے بزنس مین کے ساتھ تو وہاں پر تمہیں آنا چاہیے میکپ کرنا چلو کل سے میں تمہیں سیکھا دو گی مشعل کی بات پر حیا نے بچوں کی طرح فوراً ہاں میں سر ہلایا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم بھی میرے ساتھ چلو نا لندن پڑھنے حیا نے اسے کہا، میں کیسے جا سکتی یار تم تو اپنے ہسبنڈ کے ساتھ جاؤ گی مشعل نے اسے پیار سے سمجھایا،



تو کیا ہوا تم بھی نکاح کر لو ہم دونوں وہاں پڑھے گے ساتھ میں ویسے بھی میں اکیلی بور ہو جاؤ گی حیا نے اسے قائل کرنا چاہا،

تم پاگل ہو حیا افففف تم مجھے بھی پاگل کر دو گی حیا کی بات پر مشعل کا تو سر ہی چکرا گیا، تم پہلی ایسی لڑکی ہو گی جو اپنا ہسبنڈ خوشی خوشی بانٹ رہی ہے ہاہاہا مشعل نے ہنستے ہوئے کہا اور روم سے چلی گئی،

میں نے ایسا کیا کہہ دیا جو مشعل ہنس رہی حیا نے خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے سوال کیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب تک نہیں آئے فاروق صاحب برہان کی آواز میں پریشانی تھی، آئے گے بھی نہیں روہان تو لندن جانے کی تیاری کر رہا ہو گا اور فاروق صاحب سر پکڑ کے بیٹھے ہو گے حنا نے دل میں خوشی سے سوچا،

آ گئے آ گئے احمد کی آواز پر سب نے لاونج کے گیٹ پر دیکھا جہاں روہان بلکل سریس چہرے کے ساتھ کھڑا تھا جب کے فاروق صاحب کے چہرے پر بہت بڑی اسمائل تھی، یہ سب اندر رکھ دو فاروق صاحب نے اپنے پیچھے کھڑے نوکروں کو کہا جو کافی سارے پھل وغیرہ لیے کھڑے تھے،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حنا کو لگا اس کے پیرو کے نیچے سے زمیں نکل گئی، کیسا مرد ہے یہ بے حیا لڑکی سے شادی کر رہا حنا نے نفرت سے سوچا اور ان سب سے ملے بغیر کچن میں چلی گئی،

سلام دعا کے بعد سب لاونج میں ہی سوفوں پر بیٹھ گئے، برہان نے سب کا تعرف کرایا روہان اچھے سے سب سے ملا،

مشعل جو حیا کو تیار کر کے باہر آئی ہی تھی حیرت سے اس نے روہان کو دیکھا بلو آئیز بالو کو جیل سے سیٹ کیے مضبوط جسامت اوپر سے بلیک سوٹ پہنے وہ کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا جو اپنی خوبصورتی سے بے خبر علی صاحب سے باتوں میں مصروف تھا




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہائے ے ے اتنا پیار ادولھا مشعل نے خوش ہوتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھے ابھی حیا کو بتاتی ہوں مشعل خود سے بولتی ہوئی واپس حیا کے روم میں بھاگی جب کے اس کی یہ حرکت دور بیٹھے کسی نے نوٹ کرلی اور اس کے لب خود باخود مسکرانے لگے،



پاگل!!! حیدر نے منہ ہی منہ میں کہا

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

# نکاح اسپیشل

حیا حیا حیا مشعل نے حیا کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر گول گھوما دیا، کیا ہوا سب ٹھیک ہے نہ مشعل کے ایک دم رکنے پر حیا نے گھبرا کر پوچھا،

پاگل لڑکی اگر ایسا دولھا ہو تو ہر لڑکی اسے چھوپا کر رکھے اور تم بانٹ رہی تھی مشعل کی بات حیا کے سر سے گزر گئی، مجھے سمجھ نہیں آ رہی تم کیا بول رہی اور کون دولھا حیا نے نہ سمجھی سے پوچھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے تمہارا دولھا اور کون اتنا پیارا ہے کیا بتاؤ مشعل نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گالوں پر رکھ کے ہلتے ہوئے ایسے کہا جیسے ابھی بھی اسی کو سوچ رہی ہو،



غلط بات ہے نا یہ تو حیا نے اس کا ہاتھ پکڑا ہاں بھئی اب میں اس کے بارے میں سوچوں تو غلط بات ہے اور ابھی تم مجھ سے جو بانٹ رہی اس کا کیا ہاں مشعل نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے،

میرا مطلب ہے کسی غیر لڑکے کو نہیں دیکھتے نہ اسے سوچتے ہیں گناہ ہوتا ہے بھیا نے کہا تھا حیا نے اپنے بھولے پن سے کہا، ارے ے ے میری معصوم دوست وہ غیر نہیں ہے تمہارا ہونے والا دولھا ہے مشعل نے اپنا سر ہی پیٹ لیا حیا کی عقل پر،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مشعل حیا تیار ہو گئی تو باہر لے آوں کاضی صاحب آگے دروازہ کھول کر آمنہ بیگم نے پیار سے کہا اور واپس باہر چلی گئی،



چلو اب تم بھی دیکھ لینا کتنا پیارا ہے مشعل نے اس کا ڈوپٹہ سہی کرتے ہوئے کہا جو پہلے سے ہی ٹھیک تھا، نہیں میں نہیں دیکھتی بھیا کو اچھا نہیں لگے گا، افففف اچھا چلو تم باہر مشعل اسے ساتھ لیے باہر چلی گئی،

**********

یہ کہا چلا گیا علی صاحب نے غصے سے یہاں وہاں دیکھ کے آہستہ آواز میں احمد سے پوچھا انکل مجھے لگتا ہے وہ باہر چلا گیا احمد نے بھی علی صاحب کو اور بھڑکایا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اتنی دیر ہو گئی مہمان کو آئے ہوئے پر مجال ہے کہ بلال صاحب سہی وقت پر سہی جگہ ہو

علی صاحب نے دبی دبی آواز میں غصہ کیا،

لو آ گیا انکل احمد نے سامنے کی طرف اشارہ کیا جہاں بلیک کلر کا شلوار کمیز پہنے وہ سڑیوں

سے نیچے اتر رہا تھا،

اس نے لاونج میں قدم رکھتے ہی مسکرا کے سب کو سلام کیا___ آپ___ بلال کی نظر جیسے

ہی روہان پر گئی اسے اپنا کچھ دن پہلے والا کارنامہ یاد آیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلال کو دیکھ کے روہان کے ماتھے پر فوراً بل آ گئے،اس سے پہلے وہ کچھ بولتا علی صاحب بول پڑے یہ میرا ایک لوتا بیٹا ہے حیدر کے ساتھ ہی آرمی میں ہے اب علی صاحب کی آواز میں کچھ دیر والا غصہ نہیں بلکہ اس کی جگہ فکر تھا،



کیا تم جانتے ہو روہان کو،حیدر کی تیز نظروں سے یہ چیز نہیں بچ سکی بلال کا روہان کو دیکھ کے چونکنا اور روہان کا منہ بنانا اس کی نظروں سے منفی نہیں رہا،

وہ اس دن____بلال کچھ کہتا اس سے پہلے سب لیڈیز کے ساتھ حیا نیچے نظرے کیے باہر آئی،

حیا کو یہاں بیٹھا دو علی صاحب کی آواز پر روہان نے نظرے اٹھائی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک پل کے لیے روہان چونکا پر دوسری ہی پل اس نے اپنے آپ پر کنٹرول پالیا نظرے جھکائی گھبرائی گھبرائی سی وہ اسے بہت چھوٹی اور معصوم لگی حیا کو روہان کے پاس بیٹھایا گیا

وہ روہان سے تھوڑا فاصلے پر بیٹھی، اس دن اس لڑکے کے ساتھ اور کل اس آدمی کے ساتھ ایسی لڑکیاں معصوم نہیں ہوتی روہان نے اپنے ہاتھوں کی مُٹھی کو غصے بند کر کے سوچا بلکہ کوئی بھی لڑکی معصوم نہیں ہوتی،

یہ کیسے یہ شادی کر سکتا ہے کیا پتا اینڈ ٹائم پر منا کر دے تا کے اس سے بدلہ لے سکے حنا نے ایک بار پھر خود کو تسلی دی،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ کو روہان بن فاروق کے نکاح میں ایک کڑوڑ حق مہر کے عوض دیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے کاضی صاحب نے حیا کی طرف دیکھا جس کے ہاتھ اب کپکپا رہے تھے ہاں بولو گڑیا حیدر نے حیا کے سر پر ہاتھ رکھا،



جی____قبول_____ہے____حیا سے تین بار پوچھا گیا حیا نے ہر بار حیدر کی طرف دیکھا اس کے مسکرا کر ہاں میں سر ہلانے پر حیا نے ہاں کہا اور حیا نے نیچے منہ کر لیا،

اب کاضی صاحب کا رُخ روہان کی طرف تھا، حیا بنت عبداللہ کو ایک کڑوڑ حق مہر کے عوض آپ کے نکاح میں دیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روہان ایسی لڑکی سے شادی کر رہا تو جو بد کردار ہے اس کے اندر سے آواز آئی ہاں اس نے جو کیا اس کی سزا اسے ضرور ملے گی اور اس کی سزا یہی ہے کے اس کو اس کے پیار سے ہمیشہ کے لیے دور کر دو صرف یہ شادی نہیں ہے بلکہ اس کے لیے قید خانا ہے جسے یہ کبھی نہیں توڑ سکے گی اور اپنوں سے ملنے کے لیے ترس جائے گی روہان نے سب کی طرف دیکھ کے سوچا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے

!!!!!!!!!!!!!قبول ہے

!!!!!!!!!!!!!قبول ہے

!!!!!!!!!!!!!قبول ہے




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مبارک ہو مبارک ہو روہان کے قبول کرتے ہی مبارک ہو کی سدائے گونجنے لگی اور حنا کی آخری امید بھی ختم ہو گئی،



سب نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی حیدر کی آنکھیں نم ہو گئی اس نے چھوپ کے سے اپنے آنسوں صاف کیے تاکہ اس کی گڑیا نہ دیکھ لے،

مشعل حیا کو واپس اندر لے گئی مجال ہے جو حیا نے اتنا سا بھی سر اٹھا کے روہان کو دیکھا ہو اور روہان نے بھی ایک نظر کے بعد واپس اسے نہیں دیکھا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھے ماحول میں کھانا کھایا گیا،اسکے بعد سب ڈرائنگ روم میں بیٹھ گئے،میں پیپرز ریڈی کروالوگا،آج سے پانچ دن بعد کی فلائٹ ہو گی روہان نے سرئیس چہرے کے ساتھ سب کو بتایا،



اچھا پھر منڈے کو رکھ لیتے ہیں فنشن اس سے اگلے دن ان کو نکلنا ہے حیا بیٹی رخصت ہو کے میرے گھر آجائے گی پھر اگلے دن وہاں سے نکل جائے گے یہ لوگ فاروق صاحب نے اپنی بات کہے کر سب کی طرف دیکھا،

حیدر تم کیا بولتے ہو برہان نے حیدر سے پوچھا___بھائی آپ کو سہی لگتا ہے تو ٹھیک ہے ویسے بھی رخصتی تو کرنی ہی ہے میں بھی ٹائم نہیں دے سکتا مجھے بھی جانا ہے حیدر کی بات پر برہان نے ہاں میں سر ہلایا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب تے ہو گیا اب تو اب ہم چلتے ہیں فاروق صاحب نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا، ابھی کہا سے جا رہے بیٹھوں تو سہی برہان نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے کہا،



بھئی ہماری بیٹی گھر آئے گی کچھ تیاری ہم بھی کرے فاروق صاحب کے کہنے پر سب ہی مسکرا دیے سب سے مل کر فاروق صاحب اور روہان چلے گئے،

چلو بھئی سب کام اچھے سے ہو گئے اللہ کا شکر ہے علی صاحب کے کہنے پر سب نے ہاں میں سے ہلایا ہم بھی چلتے ہیں اب آ جاؤ صائمہ بیگم انہوں نے اپنی بیوی کو آواز دی جہاں سب لیڈیز اندر بیٹھی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم چل رہے یا اب بھی یہی رہنا ہے علی صاحب کے کہنے پر بلال بھی کھڑا ہو گیا چلو بھئی کل سے ڈیوٹی بھی جوائن کرنی ہے اس کے بعد باری باری سب چلے گئے، بس مشعل حیا کے پاس رک گئی آج کے وہ کل جائے گی



**********

یار تمہیں نکاح کا گفٹ کیوں نہیں دیا روہان بھائی نے اور تمہاری طرف دیکھا بھی نہیں دونوں چینج کر کے لیٹ چکی جب مشعل نے کہا، نکاح کا بھی گفٹ ہوتا ہے حیا نے حیرت سے مشعل کی طرف کروٹ لی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نکاح کا گفٹ ضروری نہیں ہوتا پر آج کل سب ہی دیتے ہیں مشعل کو تھوڑی حیرت ہوئی تھی جس کا اظہار اس نے حیا کے سامنے کر دیا، اچھا پر میرے پاس تو سب کچھ ہے،



ہاں تمہارے پاس سب کچھ ہے بس عقل کی کمی ہے مشعل نے جل کے کہا، کیوں مجھ میں عقل نہیں ہیں بھیا تو کہتے میں بہت سمجھدار ہوں حیا نے مشعل کو بہت پتے کی بات بتائی،

اوو شکر بتا دیا مجھے ورنہ تو مجھے کبھی پتا نہیں چلتا مشعل نے ہنس کے کہا اور لائٹ بند کر دی، مشعل لائٹ جلاؤ حیا نے جلدی سے مشعل کا ہاتھ پکڑ لیا، مشعل نے پھر سے لائٹ جلائی کیا ہوا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے ڈر لگتا ہے لائٹ نہیں بند کرو پلز حیا کے چہرے پر خوف تھا، پر دن میں تو اکثر میں نے دیکھا تم لائٹ بند کر کے سوتی ہو مشعل نے اس کی طرف دیکھا، ہاں جب تو کھڑکی میں سے روشنی آتی ہے پر ابھی فل آندھیرے میں مجھے خوف آتا ہے حیا کی آواز میں نمی تھی اچھا بابا چلو ایسے ہی سوتے ہیں اس نے حیا کی کمبل ٹھیک کی گڈ نائٹ مشعل نے مسکرا کر کہا

گڈ نائٹ حیا نے آنکھیں بند کیے ہی جواب دیا اب اس پر نیند غالب آچکی تھی،

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ نے ایسی بات کیوں کی آپ کو پتا ہے میں ہوٹل میں روکا ہوں اسے لے کے آپ کے گھر کیوں جاؤ گا روہان نے آپ کے گھر الفاظ پر زور دے کے کہا،اس وقت دونوں برہان کے گھر سے اپنے گھر کی طرف جا رہے تھے



میں آپ کے اسرار پر آپ کی گاڑی میں ان کے گھر گیا کیا یہ کم ہے روہان کے لہجے میں غصہ تھا

بیٹا ظاھر ہے رخصت ہو کے حیا بیٹی اپنے گھر ہی آئے گی نا کے ہوٹل فاروق صاحب نے آرام سے سمجھایا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ جانتے یہ شادی میں کیوں کر رہا مجھے آپ کا جب کوئی احسان لینا ہی نہیں ہے تو میں کیوں اسے آپ کے گھر لاؤ،



تمہیں احسان نہیں لے نا پر انسانیت کہ ناتے ہی میری بات مان لو میری ایک رسپیکٹ ہے اس فیملی کی نظر میں تمہارے ہوٹل رہنے سے انہیں کیسا لگے گا اب تک تم ہوٹل میں رکے ہو میں چپ رہا پر ایک دن تو تم گھر رک سکتے فاروق صاحب کی آوز میں التجا تھی

ٹھیک ہے بس یہی روک دو گاڑی روہان نے بغیر کسی تاثر کے کہا اور گاڑی سے اترا صرف ایک دن اتنا بول کے روہان اپنے ہوٹل کی طرف چل دیا جب کے اس کے مان جانے سے فاروق صاحب بھی سکوان میں آ گئے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

**********



تقریباً آدھی رات ہو رہی تھی وہ دونوں لاونج میں ہی بیٹھے تھے کل کے پلین کے لیے اپس میں بات کر رہے تھے جب دیوار پھلانگ کے کوئی اندر آیا احمد ایک دم الرٹ ہو گیا جب کے حیدر اب بھی مزے سے بیٹھا تھا،

حیدر تجھے آواز نہیں آئی گارڈن میں کوئی کود اہے تیرے کان تو ہم سب سے تیز ہیں احمد نے آرام سے کہا اور پاس پڑا گلدان اٹھا لیا جب کے حیدر اب بھی پیپر پر کچھ لکھ رہا تھا، وہی نمونہ ہو گا اور کون حیدر نے بغیر نظرے اٹھائے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یار تجھے ہر بار کیسے پتا لگ جاتا ہے کہ میں آیا ہوں بلال جو چپ چاپ چھوپ چھوپ کے آرا ہا تھا حیدر کی بات سن کے سامنے آگیا جب کے احمد تو حیرت سے اس نمونے کو دیکھ رہا تھا،



اگر تجھے آنا تھا تو گیٹ سے آجاتا یہ بندروں کی طرح دیوار سے پھلانگ کے کیوں آیا احمد نے اپنی حیرت کو قابوں پا کر سوال کیا،

اسے عادت نہیں ہے گیٹ سے آنے کی ہمیشہ ایسے ہی آتا ہے نئ بات نہیں ہے حیدر نے نظر اٹھا کے احمد کو دیکھا،

یہ سب چھوڑو یہ بتاؤں تم دونوں اس وقت یہاں کیا کر رہے ہوں اور یہ کیا ہے بلال نے حیدر کے سامنے رکھے ہوئے کاغذ کا ڈھیر دیکھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کل ہمیں کہی جانا ہے اسی کی تیاری ہے احمد نے بیٹھتے ہوئے کہا، اچھا وہ بس مجھے نیند نہیں آرہی تھی سامنے سے دیکھا لاونج کی لائٹ اون ہے تو میں آگیا،

کیوں تجھے کل ڈیوٹی جوائن نہیں کرنی جو جاگنی رات منا رہا ہے احمد نے اس پر طنز کیا،

وہ تو مجھے دن میں جانا ہے جب تک میں فری ہوں اگر تمہارا کام ہو گیا تو آجاؤ چھکا دانی کھیلے بلال نے مزے سے سوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا، کیا تیرے ساتھ لیڈو کھیلوں سالا چیٹنگ خور احمد کو اچھے سے پتا تھا یہ کتنی چلاکی سے ہر بار اس سے جیت جاتا تھا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر نے اپنے تمام پیپر سمیٹے تم دونوں کھیلوں میں تو سونے جا رہا صبح چار بجے اٹھا تھا اب واپس چار بج رہے حیدر نے گھڑی میں ٹائم دیکھا اور کھڑا ہو گیا،



آجا ہم ڈرائنگ روم میں کھلتے ہیں احمد کے نہ نہ کرنے پر بھی بلال اسے زبردستی اندر لے گیا حیدر تمام پیپر اندر رکھنے کی نیت سے وہاں سے چلا گیا،

**********

اس کی آنکھ کھولی تو مانوں گلے میں کانٹے چب رہے ہوں اس نے پاس پڑا جگ اٹھایا یہ تو کھالی ہے افف اب باہر سے لانا ہو گا پانی مشعل سوچ کے بیڈ سے نیچے اتری پاس ہی حیاد نیا جہان سے بے خبر مزے سے سوئی ہوئی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ لائٹ کس نے کھولی چھوڑ دی کچن سے پانی پی کر وہ واپس روم میں جا رہی کہ اسے سٹور کی لائٹ کھولی ہوئی نظر آئی بند کرنے کی نیت سے وہ سٹور کی طرف چل دی،

اس نے باہر کھڑی ہو کے اندر دیکھا اسے کوئی نظر نہیں آیا شاید غلطی سے کسی نے کھول دی ہو لائٹ یہ سوچ کے مشعل نے باہر کھڑے کھڑے ہی اندر ہاتھ کر کے جیسے ہی لائٹ بند کی اس کا ہاتھ کسی نے پکڑ کے اندر کھینچ لیا اس سے پہلے کے وہ چیخ مارتی کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا خوف سے مشعل کی آنکھیں پھیل گئی اندھیرے کی وجہ سے اسے کچھ نظر نہیں آیا،

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر جو سٹور کے پیچھے بنی اپنی سیف میں وہ پیپر رکھ رہا تھا کے اسے سٹور کے باہر قدموں کی آواز آئی جیسے جیسے قدموں کی آواز قریب آئی حیدر دروازے کی اوٹ میں چھوپ گیا اتنے میں ایک ہاتھ اندر آیا حیدر نے اسے پکڑ کے اندر کھنچا پر ہاتھ پکڑتے ہی اسے اندازا ہو گیا یہ کوئی لڑکی ہے،

اس سے پہلے وہ چیختی حیدر نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا دونوں میں فاصلہ نہ کے برابر تھا اس نے دوسرے ہاتھ سے لائٹ جلائی سامنے ہی ڈری ہوئی آنکھوں میں خوف لیے مشعل اسے ہی دیکھ رہی تھی،

اتنے قریب سے آج پہلی بار حیدر نے اسے دیکھا بڑی بڑی آنکھیں گلابی رنگت تیکھے نین نقوش بلاشبا وہ بہت حسین تھی، حیدر اس کے چہرے میں کھو سا گیا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر کو سامنے دیکھ کے اس کا دل جو ایک دفع کے لیے انجانے خیال کے تہت ڈر گیا تھا واپس اس کا خوف کم ہو گیا اس نے حیدر کا ہاتھ ہٹانا چاہا پر حیدر تو کسی اور ہی دنیا میں تھا حیدر نے آرام سے خود ہی اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں سے ہٹایا،

حیدر بھائی وہ میں سمجھی یہ لائٹ جل رہی بند کر دو مشعل نے نیچے نظرے کیے ڈرتے ہوئے کہا مبادہ حیدر غصہ ہی نہ کر دے اتنی رات میں ایسے گھر میں گھومنے پر حیدر کی طرف سے جواب نا پا کے اس نے نظر اٹھا کے حیدر کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا حیدر نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بال کی ایک لٹ کان کے پیچھے کی، حیدر کی اس حرکت پر مشعل لا نپنے لگی




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر بھائی!!! مشعل کے ایک بار اور پکارنے پر حیدر نے مشعل کے چہرے سے نظرے ہٹائی، جاؤ حیدر نے دور ہوتے ہوئے بس اتنا کہا اور پیٹھ موڑ کر کھڑا ہو گیا،



مشعل تو ویسے بھی حیدر کے ایسے دیکھنے پر گھبرائی ہوئی تھی فوراً وہاں سے روم میں بھاگ گئی اور منہ تک کمبل اوڑ کر ایسے سو گئی کے اب کبھی باہر نہیں نکلے گی،

یہ مجھے کیا ہو گیا تھا حیدر نے خود کے بالو میں ہاتھ پھیرا لڑکیوں کو چھونا تو دور وہ تو ان کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا پھر اس پاگل لڑکی کو دیکھ کے مجھے آج کل کیا ہو جاتا ہے حیدر خود سے باتیں کرتے ہوئے اپنے روم میں چلا گیا،

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلال تو دن میں چلا گیا احمد اور حیدر اپنی تیاریوں میں لگے تھے رات سے مشعل اس کے سامنے نہیں آئی حیا سے اس نے سرسری سا پوچھا تھا مشعل کے بارے میں تو اسے پتا چلا وہ صبح اس کے اٹھنے سے پہلے بلال کے ساتھ گھر چلی گئی،

ایسے کیسے چلی گئی کہی مجھ سے ڈر کر تو نہیں گئی یہ مجھے کیا ہو گیا تھا رات کو اب اس سے مل کے سوری کرنا ہو گا افففف،

لگتا ہے بھائی تو بھی پاگل ہو گیا خود سے باتیں کر رہا ہے احمد جو اس کے پاس والی سیٹ پر بیٹھا تھا اسے خود سے باتیں کرتے دیکھ تنگ ہو گیا تھا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں بھی سے کیا مراد ہے اور کون پاگل ہے حیدر نے اپنے خیالوں کو جھٹک کر اس سے پوچھا، ہاہاہا اب یہ بھی بتانے کی ضرورت ہے احمد خود ہی اپنی بات کہ مزے لے کر ہسنے لگا،



جب تم دونوں کی بنتی نہیں تو ایک دوسرے کو انگلی کیوں کرتے ہو مجھے سمجھ نہیں آتی حیدر نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے کہا، میں نہیں کرتا ہمیشہ وہ ہی پہل کرتا ہے احمد نے سارا الزام بلال کے سر ڈھالا،

ہاں دیکھ رہا ہے ابھی کون انگلی کر رہا ابھی وہ یہاں ہوتا تو تم دونوں کی لڑائی پکی تھی حیدر نے ایک دم گاڑی روکی چل منزل آگئی سامنے ہی وہی ڈسکو تھا جہاں سے انہیں شکیل کو پکڑنا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دونوں نے پینٹ شرٹ پہنی ہوئی حیدر نے کیپ کو ترچھا کر کے پہنا ہوا اور احمد نے اپنی کالر کھڑی کر رکھی اس وقت دونوں کسی امیر باپ کی بگڑی ہوئی اولاد لگ رہے تھے،



احمد تو اندر آتے ہی ڈانس کرتے کرتے ڈانس فلور پر چڑھ چکا تھا جب کے حیدر بار ٹینڈر کے پاس جا کے بیٹھ گیا، اس نے ڈانس فلور کی طرف دیکھا ہر جگہ بے حیائی تھی لڑکے لڑکیاں نشے میں چور ڈانس کرنے میں مگن تھے وہاں سے نظرے ہٹا کے اس نے یہاں وہاں سب کو دیکھا جب اس کی نظر احمد پر گئی جو سب سے دور اکیلا ناگن ڈانس کر رہا تھا،

ایک سے بڑھ کر ایک نمونہ حیدر نے نفی میں سر ہلا کر دل میں سوچا ابھی حیدر احمد کو ہی دیکھ رہا جو ناگن ڈانس کرتے کرتے ہاتھ سے کہی اشارہ کر رہا حیدر نے نیچے منہ کیا اور سب کی نظروں سے بچ کر اس طرف گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شکیل کسی لڑکی کے ساتھ کونے میں سوفے پر بیٹھا تھا اس وقت وہ فل نشے میں لگ رہا تھا،اووئے وسکی لا کر دے چل شکیل نے حیدر کو ویٹر سمجھ کے آرڈر دیا حیدر نے ہاں میں سر ہلایا اور سامنے سے آتے ہوئے ویٹر سے ٹرے پکڑ لی اور شکیل کی طرف گیا اس نے احمد کو ایک آنکھ سے اشارہ کر دیا،

احمد ڈانس کرتا ہوا حیدر پر گرا جس کی وجہ سے وسکی اس لڑکی پر گر گئی یو بلیڈی اڈیٹ لڑکی غصہ میں بول کے کھڑی ہو گئی ڈارلنگ میں اپنا ڈریس صاف کر کے آئی حیدر کو گھور کے وہ وہاں سے چلی گئی،

سالے جان نہیں ہے پیروں میں اب دفع ہو ایک اور وسکی لا شکیل نے نشے میں اسے دیکھتے ہوئے کہا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی لاتا ہو حیدر ایک دم اس کے پاس آیا اور اسے سمبھلنے کا موقع دیے بغیر اس کے گردن کی ایک خاص نس دبائی جس سے وہ بیہوش ہو گیا،



احمد اور حیدر نے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا اور یہاں وہاں دیکھتے ہوئے اسے باہر لے کر جا رہے یہاں کے لیے یہ سب آم بات تھی روز ایسے ہی لڑکے لڑکیاں نشے میں بیہوش ہو جاتے اور ان کے دوست انہیں خود پر ڈھال کے لے جا رہے ہوتے،

اس کے ہاتھ پیر باندھ کر اسے پیچھے ڈگی میں ڈھالا اور دونوں گاڑی میں آ کے بیٹھ گئے ان کا کام ہو چلا تھا اب ان کا رُخ آرمی کیمپس تھا

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دونوں باتیں کرتے ہوئے جا رہے تھے شکیل کو پکڑتے پکڑتے انہیں صبح ہو گئی تھی تھوڑی دیر میں سورج کی روشنی چاروں اور پھیل گئی ہفتے کا دن اس آدمی کو پکڑنے میں نکل گیا بس آج کا دن بچا ہے کل تو فنشن ہے رخستی کا اتنے کام پڑے ہیں برہان بھائی اکیلے سب کیسے دیکھے گے حیدر پاس بیٹھا بول رہا تھا اور احمد اسے سنتے ہوئے گاڑی چلا رہا،

تو دو دن کی چھٹی لے لو تم سارے کام کر لو ڈیوٹی تو کرنی ہی ہے احمد نے اس کی طرف دیکھا، نہیں یار میری آنکھوں کے سامنے وہ معصوم بچے گھوم رہے ہیں جو پتا نہیں کب کب سے غائب ہے اور کیا کیا سہے رہے ہیں ایک بار مجھے پتا لگ جائے وہ کون ہے میں اسے اس کے انجام تک پہنچا دو گا حیدر نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا احمد اس کے چہرے کے تاثرات نہیں دیکھ سکا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے میں لے جاؤ گا تم گھر چلے جاؤ احمد نے کچھ دیر سوچ کے کہا، پہلے میں پتا لگاؤ گا کون ہے اس سب کے پیچھے جب ہی مجھے چین آئے گا حیدر نے آنکھیں بند کر کے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا لیا،



احمد جانتا تھا وہ دن رات بس ان معصوم بچوں کے بارے میں سوچتا ہے اسے اپنی جان تک کی پرواہ نہیں تھی اسی لیے وہ حیا کی شادی بھی جلدی کر رہا تھا تاکہ اس مشن میں اسے شہید بھی ہونا تو پڑے وہ خوشی خوشی ہو جائے اس لیے اس کا دھیان بٹانے کے لیے بلال اور وہ دونوں اسے تنگ کرتے تھے،

حیدر وہ دیکھ تیری کزن احمد کی آواز پر حیدر نے آنکھیں کھول کے اس طرف دیکھا جہاں احمد نے اشارہ کیا مشعل یہاں!!!! ایسا کر تو اس آدمی کو لے کے جا میں آتا ہوں، اس کے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ساتھ ہم یہاں نہیں رک سکتے حیدر بولتا ہوا نیچے اترا اسے کمپس میں نہیں بلکہ اپنی خاص جگہ لے جانا حیدر کے کہنے پر احمد نے ہاں میں سر ہلایا اور گاڑی بھگا لے گیا،



**********

رات اپنے اسائمنٹ کی تیاری کرتے کرتے اسے پتا ہی نہیں لگا وہ اور مہک کب سو گئے اس کی آنکھ تو فجر میں کھولی اوشٹ ! ! میں نے کہا تھا رات تک آجاو گی پر یہ تو صبح ہو گئی مما تو پریشان ہو گئی ہو گی مشعل نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا اور فوراً باہر آئی

اتنی جلدی اٹھ گئی بیٹا مہک کی مما نے مشعل کو پیار سے دیکھا انٹی پتا نہیں کیسے میں سو گئی میں نے کہا تھا میں رات کو ہی آجاو گی واپس مشعل کے چہرے پر پریشانی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا پریشان نہیں ہو آپ کی مما کا رات کو فون آیا تو میں نے بتا دیا آپ سو گئی ہو اس لیے پریشانی والی کوئی بات نہیں مہک کی ماما نے آرام سے بتایا، اچھا انٹی پر مجھے گھر جانا ہے ابھی،

پر بیٹا ابھی تو فجر کا ٹائم ہے آپ کیسے جاؤ گی اکیلی مہک بھی سو رہی ہے ویسے بھی آج سنڈے ہے آپ آرام سے ناشتا کر کے جانا انہوں نے کچن سے باہر آتے ہوئے کہا،

نہیں انٹی آپ کو تو پتا ہے کل حیا کی رخستی ہے مجھے اور حیا کو شوپنگ پر جانا اور بھی بہت کام ہے اس لیے مما بہت ڈانٹے گی مجھے ابھی جانا ہے ناشتا میں وہی کر لو گی، اچھا رکو ایسے اکیلے تو میں نہیں بھیجوں گی ایسا کرو نومان نماز پر گیا ہے آنے والا ہو گا اس کے ساتھ چلی جانا انہوں نے اپنے بیٹے کا حوالہ دیا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نومان بھائی کے ساتھ!!! مشعل اور مہک کی دوستی بچپن سے تھی وہ ایک دوسرے کے گھر اکثر رک جاتی تھی مہک کا گھر فاصلہ پر تھا اس لیے وہ ڈرائیور کے ساتھ ہی جاتی آتی تھی پر رات مہک نے کہا کے وہ نومان بھائی کے ساتھ مل کے اسے گھر چھوڑ دے گی اس لیے اس نے اپنے ڈرائیور کو بھیج دیا، اور رات پڑھتے پڑھتے وہ۔ کب سو گئی اسے پتا ہی نہیں چلا پر نومان کے ساتھ کبھی اکیلی نہیں گئی تھی اب جائے یا نہیں مشعل نے کچھ دیر سوچا پھر انٹی کو ہاں بول کے پاس ہی بیٹھ گئی،

نومان کے آتے ہی مشعل اندر سے اپنا بیگ لے آئی نومان کافی سیدھا سادھا پچیس سال کا نوجوان لڑکا تھا ابھی وہ آدھے راستے ہی پہنچے تھے کے گاڑی رک گئی افف یہ کیا ہو گیا نومان بھائی مشعل نے پریشانی سے نومان کو دیکھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم بیٹھوں میں دیکھتا ہوں نومان نے باہر جا کے چیک کیا مشعل وہ مجھے تو سمجھ نہیں آرہا اس میں کیا مصلئہ ہے تم بیٹھوں پاس ہی مکینک کی دکان ہے میں اسے لے کر آتا ہوں مشعل کے ہاں میں سر ہلانے پر وہ چلا گیا،



صبح صبح کا وقت تھا اور رستہ بھی سنسان تھا کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوا اسے سکون دے رہی تھی کچھ سوچ کے وہ گاڑی سے باہر آگئی چڑیوں کی چوچو نے اس کا استقبال کیا۔۔۔ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اسے چھو کے گیا اس نے اندر سانس لے کے ٹھنڈی ہوا کو خود میں منتقل کیا،

تم باہر کیوں نکل گئی منا کیا تھا نہ نومان بولتا ہوا پاس آگیا مشعل کوئی جواب دیتی اس سے پہلے کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر جو مشعل کو ایسی سنسان جگاد یکھ کے گاڑی سے اتر کر اس کی طرف آرہا تھا کے کوئی لڑکا مشعل سے بات کرنے لگا یہ دیکھ کے اس کی آنکھوں میں غصہ آگیا اس نے آگے بڑھ کے مشعل کا ہاتھ پکڑا،

یہاں کیا کر رہی ہو ہاں حیدر نے بغیر نومان کی طرف دیکھیں اس سے غصے میں سوال کیا، آپ کون ہیں مسٹر یہ میرے ساتھ ہے ہاتھ چھوڑے ان کا نومان کو بھی غصہ آگیا ایک تو اس وقت مشعل اس کی زمیداری تھی دوسرا حیدر اپنے ہو لیے سے کہی سے بھی ایک شریف انسان نہیں لگ رہا تھا،

نومان نے آگے بڑھ کے مشعل کا ہاتھ پکڑنا چاہا کے حیدر نے مشعل کو کھینچ کے خود کے قریب کر لیا ڈونٹ ٹچ ہر ! ! حیدر نے دانت پیس کر غصے سے کہا اس سے پہلے وہ آگے بڑھ کے نومان کو مارتا مشعل نے حیدر کا بازو پکڑ لیا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں حیدر بھائی یہ نومان بھائی ہیں اس نے جلدی سے کہا حیدر کے غصے سے وہ واقف تھی

کون نومان حیدر نے بھوُین اچکا کر پوچھا، 

مشعل نے جلدی سے اسے ساری بات بتادی کے وہ یہاں نومان کے ساتھ کیوں ہے نومان کون ہے سب سن کے حیدر تھوڑا ٹھنڈا ہوا،

مشعل نے نومان سے بھی حیدر کا تعرف کروایا سوری برو میری بہن کی دوست ہے تو میری بہن بھی ہے اس وقت میری ذمیداری بھی اس لیے غصہ آگیا نومان ویسے بھی سیدھا بندہ تھا فوراً معذرت کرلی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی بات نہیں ہم چلے جائے گے میں اسے چھوڑ دو گا گھر آپ گاڑی ٹھیک کروالیں آرام سے اور آپ کا بہت بہت شکریہ حیدر نے بھی آرام سے کہا پر اس کا چہرا اب بھی سریس تھا



نومان سے ہاتھ ملا کے وہ مشعل کو لیے آگے بڑھ گیا مشعل نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو اب بھی حیدر کے ہاتھ میں تھا، اس کا دل پتے کی طرح کانپ رہا تھا، حیدر بھائی میرا ہاتھ!!!! مشعل نے حیدر کا دھیان اپنے ہاتھ کی طرف دلایا حیدر کی گرفت اتنی مضبوط تھی کے اسے لگ رہا تھا اس کے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ جائے گی، حیدر نے اس کے ہاتھ کی طرف دیکھا پھر اس کی طرف رُخ کیا،

کیوں آئی تم کسی غیر کے ساتھ ہاں حیدر دھاڑا!! اس کے ہار جانا انداز کو دیکھ کے مشعل کی آواز حلق میں ہی کہی دب گئی، حیدر کو اس کا نومان کے ساتھ آنا ایک آنکھ پسند نہیں آیا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر حیدر بھا!!!! مشعل کچھ بولتی اس سے پہلے حیدر نے اپنی انگلی مشعل کے ہونٹوں پر رکھ دی اس وقت سڑک پر کوئی نہیں تھا گاڑیاں بھی نہ کے برابر تھی، آئندہ مجھے بھائی کہا تو دیکھنا حیدر نے اس کا ہاتھ ایک جھٹکے سے چھوڑا اور آگے بڑھ کے کوئی ٹیکسی روکنے لگا،



مشعل کی تو آنکھیں پانیوں سے بھر گئی اب مجھ سے اتنی بڑی غلطی بھی نہیں ہوئی تھی کے حیدر بھائی مجھ سے سب رشتے ختم کر رہے مشعل نے اوداسی سے دل میں سوچا،

حیدر ٹیکسی کا گیٹ کھول کر کھڑا ہو گیا کچھ دیر میں ہی اسے ٹیکسی مل گئی مشعل جلدی سے آ کے بیٹھ گئی اس وقت تو اس میں بلکل ہمت نہیں تھی اس آرمی کے بندے کو کچھ بولنے کی، حیدر بھی اس کے پاس ہی بیٹھ گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سوری مشعل نے نیچے نظرے کیے کہا جیسے اس سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہو حیدر نے اس کی طرف دیکھا، مجھے کیا ہو گیا اتنا غصہ کیوں کر رہا ہوں جبکے میں مشعل کو جانتا ہوں وہ کتنی سیدھی ہے اور پرسوں رات کے لیے مجھے اس سے سوری کرنی تھی الٹا یہ مجھ سے سوری کر رہی حیدر نے دل میں سوچا پھر سوری کرنے کے ارادے سے کچھ بولنے لگا کر مشعل کی آواز اس کے کانوں میں پڑی،

سوری آپ مجھے معاف کر دے پر میری غلطی اتنی بڑی نہیں کہ آپ مجھ سے سب رشتے ختم کر لیں مشعل نے آنکھوں میں آنسوں لیے کہا جب کے حیدر نے اسے حیرت سے دیکھا، میں نے کب تم سے سب رشتے ختم کیے حیدر کو اس کی بات ہی سمجھ نہیں آئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی تو آپ نے باہر کہا کے اب مجھے بھائی نہیں بولنا مشعل نے اس کی طرف دیکھ کے شکوا کیا اور حیدر کا دل کیا اپنا ہی سر پھوڑ لے، اس نے کس جزبے کے تہت کہا اور اس نے اس کے جزبے کی ایسی کی تیسی کر دی،



جاؤ تمہارا گھر آ گیا اندر جاؤ، حیدر نے خود کو کچھ بھی کہنے سے باز رکھا حیدر کا سرئیس چہرا دیکھ کے وہ چپ چاپ اندر چلی گئی جب کے حیدر نے ٹیکسی کو اپنے گھر کی طرف جانے کو کہا، اب تو تم سے جب ہی بات ہو گی جب تم میری بن جاؤ گی یہ سوچ زھن میں آتے ہی حیدر کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی،

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد نے اسے کرسی سے باندھ دیا اور اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی تھوڑی ہی دیر میں اسے ہوش آگیا، کون ہو تم لوگ کیوں لائے ہو مجھے وہ تیز سے چیخا رات کو نشے کی وجہ سے وہ ٹھیک سے چہرا نہیں دیکھ سکا تھا،



تیرے باپ احمد نے اسی انداز میں جواب دیا اور اس سے کوئی بھی سوال جواب کیے بغیر اسے خوب مارا پھر اس کے سر پر کوئی چیز دے ماری جس سے وہ واپس بیہوش ہو گیا، حیدر نے کہا تھا وہ خود اس آدمی کو ڈیل کرے گا اس لیے احمد نے اسے پھر سے بیہوش کر دیا،

ہاں حیدر اب اسے کل ہی ہوش آئے گا میں ایک کام سے جا رہا ہوں تب تک تو آ کے دیکھ لینا احمد نے فون پر اسے بتا کے ایک نظر اسے دیکھا پھر رکھ کے ایک اور چماٹ اس کے چہرے پر لگایا دل تو کر رہا تھا کے جان سے مار دے اسے پر یہ ان کے کام کا آدمی تھا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد گیٹ لوک کر کے باہر چلا گیا شکیل نے ہلکی ہلکی آنکھیں کھولی اور واپس اا پنے ہوش و ہواس سے بیگانا ہو گیا



**********

گھر آنے کے بعد اس نے ناشتہ کیا کے اسے احمد کی کال آگئی ابھی وہ شکیل سے ملنے جاتا پر حیا نے ضد کر لی کے وہ شوپنگ اسی کے ساتھ جائے گی ورنہ نہیں اس لیے حیدر کو نہ چاہتے ہوئے بھی رکنا پڑا ویسے بھی حیا کچھ دن میں اس سے دور چلی جائے گی یہ سوچ آتے ہی حیدر کے دل میں ایک چبن سی ہوتی پر اس کی گڑیا سیف ہاتھوں میں ہو گی یہ سوچ کے اسے اطمینان ہو جاتا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا ہوا گڑیا چلنا نہیں ہے کیا مجھے ایک کام سے بھی جانا ہے چندا حیدر نے روم میں آکر جھانکا حیا میڈم فل ریڈی سوفے پر بیٹھی ہوئی تھی ہمیشہ کی طرح اس نے اسکاف لیا ہوا تھا پر آج اس نے وائٹ سوٹ کے سات وائٹ ہی اسکاف لیا ہوا تھا جس میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی،



گڑیا آپ تو بلکل ریڈی ہو پھر باہر کیوں نہیں آرہی حیدر نے اس کے پاس آکے کہا، وہ بھیا مشعل بھی آئے گی میں اس کا ویٹ کر رہی ہوں حیا نے نیچے منہ کرے ہی جواب دیا،

تو آپ باہر آکے بتا دیتی آپ تیار ہو کے اندر ہی بیٹھی ہو حیدر بھی اسی کے پاس بیٹھ گیا، اگر میں بتا دیتی تو آپ مشعل کو چھوڑ کے چلے جاتے نا جو لوگ ٹائم کی قدر نہیں کرتے وہ آپ کو اچھے بھی نہیں لگتے اس لیے میں باہر نہیں آئی حیا کی بات پر حیدر کے چہرے پر اسمائل آگئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا بھئی آپ کی دوست کا ویٹ کرتے ہیں حیدر نے بول کے سوفے کی پشت سے ٹیک لگالیااور اپنے ایک ہاتھ سے اپنا سر سلو سلو دبانے لگا شکیل کی وجہ سے پوری رات نکل گئی تھی اور صبح سے وہ انوشے اور حیا کے ساتھ وقت گزار رہا تھا اسے سونے کا بلکل ٹائم نہیں ملا اس لیے اس کے سر میں بھی درد ہونے لگا تھا،

بھیا آپ کے درد ہو رہا سر میں حیا کے چہرے پر فوراً پریشانی آگئی، ارے نہیں گڑیا بس ہلکا سا ہے ٹیبلیٹ لو گا ٹھیک ہو جاؤ گا حیدر نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا، اچھا میں ابھی لائی ٹیبلیٹ حیا فوراً اٹھ کے باہر بھاگی اپنے بھیا کی وہ اتنی سی بھی تکلیف نہیں دیکھ سکتی تھی، حیدر نے واپس آنکھیں بند کر کے سوفے کی پشت سے ٹیک لگایا ہی تھا کے کسی نے ایک دم گیٹ کھولا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھ یار ناراض نہیں ہونا تمہیں نہیں پتا آج کیا کیا ہوا میں اسی لیے لیٹ ہو گئی میری تو صبح بھی آرمی کے بندے کی وجہ سے _____ مشعل اپنے ہی دھیان میں بولتی ہوئی آرہی تھی وہ اور بھی بولتی اگر اس کی نظر حیدر پر نہیں پڑتی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا،

حیدر بھا!!!!! وہ حیا کہاں ہے اور آپ یہاں حیدر کے گھورنے پر مشعل نے فوراً بھائی لفظ کو کاٹ دیا، اور نیچے نظرے کیے آرام آرام سے کہا جب کے کچھ دیر پہلے اس کی آواز سے دیوارے بھی ہل رہی تھی،

بلیک کلر کی کُرتی پہنے سر پر سلیقے سے ڈوپٹہ لیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی، حیدر کھڑا ہو کے اس کے پاس آیا، جیسے جیسے حیدر پاس آرہا وہ اپنے قدم پیچھے لے رہی کے اتنے میں حیا آگئی بھیا!! پانی اور گولی حیدر نے چپ چاپ سوفے پر بیٹھ کے گولی لی، حیا کے ایک دم آنے پر مشعل کو حیا پر بے حد پیار آیا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھیا آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تو ہم نہیں جاتے حیا کے چہرے پر فکر تھی، نہیں گڑیا کل تو آپ کو جانا ہے اس لیے آج ہی جانا ہو گا چلو میں ٹھیک ہوں،

آپ بھی جاؤ گے مشعل کے منہ سے ایک دم نکل گیا پر حیدر کے گھورنے پر وہ فوراً اپنی زبان دانتوں تلے دبا کے روم سے باہر بھاگی، اللہ اس ہٹلر سے بچالو اس کی بڑبڑاہٹ اتنی اونچی ضرور تھی کے حیدر کے تیز کانوں نے سن لی

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واو یہ تو بہت پیارا ہے مشعل نے ایک ڈریس جو کے نارنگی رنگ کی خوبصورت فروک تھی خود کے لگا کے کہا، حیدر بھی دور کھڑا یہ دیکھ رہا تھا، حیا تم لے لو یہ بہت پیاری ہے مشعل نے حیا کی طرف دیکھا،



نہیں یہ تو تم پر اچھی لگ رہی ہے نا بھیا حیا نے حیدر کو بھی بیچ میں گھسیٹ لیا، حیدر کچھ کہتا اس سے پہلے اس کا فون بجنے لگا وہ ان دونوں کو شوپ میں چھوڑ کے باہر آ گیا،

حیا کے کہنے پر وہ مشعل نے پیک کروالیا یار حیا میرا پرس تو میں گاڑی میں بھول آئی مشعل کے چہرے پر پریشانی آ گئی، کوئی بات نہیں بھیا بل دے دیگے حیا نے آرام سے کہا، نہیں میں نہیں لو گی ان آرمی کے بندے سے پیسے جب دیکھوں مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں میں ابھی گاڑی سے اپنا بیگ لائی مشعل بولتی ہوئی باہر بھاگی جب کے حیا ایک دم اکیلے ہونے سے گھبرانے لگی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھیا کو بلانے کی گرز سے حیا دوکان سے باہر آئی پر اسے حیدر کہی نظر نہیں آیا اب ڈر کے اس نے یہاں وہاں دیکھا دن کا ٹائم تھا مول میں بہت سے لوگ یہاں سے وہاں جا رہے تھے دور سے اسے حیدر نظر آیا بلیک شرٹ میں پر وہ فون پر بات کرتے ہوئے کہی جا رہا تھا بھیا!!! حیا نے آواز دینا چاہی پر حیدر ایک جگہ موڑ گیا حیا بھی فوراً حیدر کے پیچھے گئی،

**********

حیدر فون پر بات کرتے ہوئے باہر آیا جب اس کی نظر برابر والی شوپ پر گئی جہاں ڈمی نے بہت پیارا لہنگا پہنا ہوا تھا حیدر یہ لینے اندر بڑھ گیا کچھ دیر میں اسے پیک کرا کے واپس برابر والی شوپ میں آیا تو وہاں مشعل حیا دونوں غائب تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ دونوں کہا گئی اس نے دوکان دار سے پوچھا تو اس نے بتایا کے باہر کی طرف گئی اس نے بل پے کر کے سب سامان لیا اور باہر آیا کے اسے سامنے سے مشعل آتی ہوئی نظر آئی، مشعل حیا کہاہے حیدر نے اس کے دائیں بائیں نظر دوڈائی،

وہ تو میرے ساتھ نہیں ہے وہ تو اندر رہے دوکان میں مشعل نے نہ سمجھنے والے تاثرات سے حیدر کو دیکھا اندر نہیں ہے وہ اسے یہاں کا رستہ بھی ٹھیک سے نہیں پتا تم اسے اکیلے چھوڑ کے کہا گئی تھی بولو حیدر ایک دم دھاڑا،

وہ_ وہ میں پرس لینے گئی تھی مشعل نے روتے ہوئے کہا سب کے سامنے حیدر نے اسے سہی کی سنادی تھی، افف کہاڈھونڈو حیا کو حیدر نے چاروں طرف دیکھا حیا اسے دور دور تک نظر نہیں آرہی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بعد میں اپنے رونے کا شگول پورا کرنا ابھی ڈھونڈنا ہے حیا کو جلدی کرو حیدر نے غصے میں اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے لیے سیدھے ہاتھ کی طرف بڑھ گیا، وہ تو ہمیشہ حیدر کے ساتھ ہی آتی اسے تو اتنے بڑے مول میں راستے تک نہیں معلوم پتا نہیں کہا ہو گی حیدر کے چہرے پر پریشانی فکر کیا نہیں تھا اس وقت،

**********

اس کی آنکھ دھیرے دھیرے کھولی پر آنکھو پر پٹی سے اسے کچھ نظر نہیں آیا اس نے تیز تیز چیخنا شروع کر دیا پر وہاں کوئی ہوتا تو سنتا، کوئی ہے مجھے یہاں سے نکالو،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے اپنے ہاتھوں کو زور زور سے جھٹکا دیا اس کی کلایوں سے خون بہنے لگا پر یہ کیا رسی ڈھلی ہو گئی، اس نے کچھ اور جھٹکے دیے کے اس کا ایک ہاتھ آزاد ہو گیا اس نے جلدی سے پٹی اتار کے اپنے چاروں اور دیکھا،



اسے بس آندھیرا آندھیرا ہی نظر آیا اس نے اپنے پیروں کو بھی رسی سے آزاد کیا اور پھر یہاں سے نکلنے کی ترکیب سوچنے لگا اس کے سر میں درد کی ٹھیس اٹھ رہی تھی بہت دیر بعد اسے ایک ہوادان نظر آیا،

اس نے ادھر اودھر ہاتھ مارا اسے ایک لوہے کی روڈ مل گئی شاید یہ وہ ہی تھی جس سے احمد نے اس کے سر پر وار کیا تھا، اس نے کرسی لا کے ہوادان کے نیچے رکھی اور اس پر چڑھ کے روڈ کے زریے ہوادان کا شیشہ توڑا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ دیر میں وہ اس ہوا دان کے ذریے باہر کود گیا یہ چھوٹا سا کمرا سنسان جگہ تھا اس نے بس بھاگنا اسٹارٹ کر دیا اسے جلد سے جلد یہاں سے نکلنا تھا،



کچھ دیر میں وہ سڑک پر تھا اس نے ایک ٹیکسی کو روکا اب اس کا رُخ اپنے گھر کی طرف تھا،

**********

میرے پاس تو سب ہی سوٹ ہیں یہاں تو شیروانی پہنتے ہیں افف پاکستان اور یہاں کی رسمیں فاروق صاحب نے اسے فون کر کے بتایا کے اسے کل رخستی میں شیروانی ہی پہنی ہے وہ پاکستان آ کے اچھا خاصا پچھتا رہا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے اپنا بیگ بند کر کے سائڈ میں رکھا اور اپنا والٹ اٹھا کے باہر آ گیا اب اسے شوپنگ مال جانا تھا،



کچھ دیر میں وہ ایک شوپ پر موجود تھا تھوڑی ہی دیر میں اس نے ایک شیر وانی پسند کر لی اسے پیک کروا کے وہ باہر ہی جا رہا تھا کے اس نے ایک جگہ بھیڑ دیکھی وہ ایک پل کے لیے روکا پھر اپنا سر جھٹک کے آگے بڑھ گیا اسے کا کیا جائے اس بھیڑ سے،

ابھی اس نے چند قدم ہی آگے بڑھائے تھے کے بھیڑ میں اسے ایک چہرا جانا پہچانا سا نظر آیا نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے قدم خود باخود اس بھیڑ کی طرف اٹھ گئے،

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے گھر پہنچتے ہی اپنے لینڈ لائن سے ایک نمبر ڈائل کیا، کہا مرے ہوئے تھے تم کل سے میں تم سے رابطہ کرنے کی کوشش میں ہوں فون میں سے کسی کے دھاڑنے کی آواز آئی،

سوری چھوٹے صاحب میرا موبائل ٹوٹ گیا رات نشے میں اور میں نے رات اتنی پی لی کے مجھے کچھ ہوش نہیں رہا ں شکیل نے اپنے ماتھے سے پسینا صاف کرتے ہوئے ڈر ڈر کے کہا،

موبائل ٹوٹ گیا تو گھر کے نمبر سے کال نہیں کر سکتے تھے اب ادھر آ کے مرو مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے سعد نے غصے میں بولتے ہی فون رکھ دیا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شکیل نے فون کو گھور کے دیکھا اور واپس رکھ دیا اپنا سر ہاتھوں میں گرائے سوفے پر بیٹھ گیا اگر میں ان کو بتا دیتا کے مجھے کسی نے اٹھا لیا تھا تو یہ مجھے جان سے مار دیتے انہیں لگتا اب میں ان کے کام کا نہیں کیوں کے میری شکل ان لوگوں نے دیکھ لی جس نے مجھے اٹھایا تھا،



پر کون لوگ تھے جنہوں نے مجھے اٹھایا کہی آرمی والے تو نہیں شکیل نے اپنی آنکھوں کو بند کر کے سوچنے کی کوشش کی، نہیں اگر آرمی ہوتی تو مجھے ایسی سنسان جگہ کیوں رکھتی پھر کون تھے وہ لوگ شکیل کو اپنے سر میں درد ہی درد محسوس ہو رہا تھا،

ابھی وہاں جانا ہو گا ورنہ سعد مجھے جان سے مار دے گا شکیل بولتے کے ساتھ کھڑا ہو گیا پر میں اسے ان نشانات کی کیا وجہ بتاؤ گا شکیل نے خود کو آئنے میں دیکھا ہلکا سا ہونٹ پھٹا ہوا تھا اور سر پر بھی نیل پڑی ہوئی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افففف کچھ بھی بہانا بنالو گا پر مجھے ابھی وہاں جانا ہو گا شکیل جلدی سے ایک سوٹ لے کے واش روم میں گھوس گیا،



**********

حیا حیدر کے پیچھے جا رہی تھی کے ایک جگہ وہ رک گیا فون رکھ کے وہ جیسے ہی موڑا حیا جب تک وہاں پہنچ گئی تھی، بھیا!! حیا کے الفاظ منہ میں ہی رہے گئے جب اس نے سامنے والے کی شکل دیکھی سامنے کوئی اور لڑکا تھا جو اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا،

واٹ!!! اس لڑکے نے حیا کی طرف دیکھا، حیا نفی میں سر ہلاتی ہوئی پیچھے ہوتی گئی یہ تو اس کے بھیا نہیں تھے اس لڑکے نے کندھے اچکائے اور وہاں سے چلا گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیا نے یہاں وہاں دیکھا یہ کون سی جگہ ہے میں کہا آ گئی حیا کی آنکھوں میں فوراً آنسوں آ گے وہ پیچھے موڑ کے بھاگنے لگی کے ایک عورت سے اس کی زوردار ٹکڑ ہو گئی،

اس عورت کا تو کچھ نہیں بگڑا پر اس موٹی عورت سے ٹکرا کے حیا دور جا گری، حیا کی کونی بھی چھیل گئی،

ہائے بیڑا غرک ہو تیرا لڑکی میرا اتنا مہنگا فون توڑ دیا حیا اپنے ہاتھ کی پرواہ کیے بغیر کھڑی ہو گئی اور اس عورت کو چیختے ہوئے دیکھ رہی تھی، حیا کے ایک دم بھاگنے سے وہ عورت جو دونوں ہاتھوں میں شوپنگ بیگ لیے کندھے اور کان کے بیچ میں موبائل دبائے بات کرتی ہوئی جا رہی تھی حیا سے ٹکرانے سے اس کا موبائل زمیں بوس ہو گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انٹی ___ یہ غلطی ____ سے حیا نے آنکھوں میں آنسوں لیے فون کے طرف دیکھا، کون سی غلطی کیسی غلطی مجھے میرا فون دو میرا پچاس ہزار کا فون تھا لڑکی مجھے یا تو پیسے دو یا ایسا نیا فون اس عورت نے بیگ وہی پھینک کے کمر پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ لیے، اس عورت کے تیز تیز بولنے کی وجہ سے مال کی ساری بھیڑ ادھر جما ہو گئی،

روہان جب لوگوں کو آگے سے ہٹاتا ہوا بھیڑ میں آیا تو اسے حیا نظر آئی آنکھوں میں آنسوُں لیے وہ اس عورت کی ڈانٹ سن رہی تھی،

دو میرے پیسے مجھے اس عورت نے آگے بڑھ کے حیا کا بازو پکڑا، آاااااحیا کے بازوں پر جہاں گرنے سے چونٹ لگی تھی اس عورت نے وہی سے اس کا بازو پکڑ لیا جس سے حیا کے منہ سے ہلکی سے چیخ نکل گئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھوڑو اس کا ہاتھ روہان نے اس عورت کو گھور کے اس کا ہاتھ جھٹکا اور حیا کو اپنے پاس کر لیا یہ کون سا طریقہ ہے بات کرنے کا روہان کو خود بھی نہیں پتا تھا اسے اتنا غصہ کیوں آ رہا،

اوو تم جو بھی ہو مسٹر مجھے اس لڑکی سے پیسے لینے ہیں اس نے میرا موبائل توڑ دیا اس عورت نے نیچے زمیں پر گرا اپنا موبائل اٹھا کر دکھایا جس کی اسکرین ٹوٹی ہوئی تھی،

روہان نے حیا کی طرف دیکھا جو کبوتر کی طرح آنکھیں بند کیے کھڑی تھی جیسے اسے سب نہیں دیکھ رہے ایسے وہ بھی کسی کو نہیں دیکھ رہی، کتنا نقصان ہوا ہے آپ کا روہان نے اپنے جیب سے چیک بک نکالی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پورے پچاس ہزار کا تھا میرا فون اس عورت نے لالچائی نظروں سے چیک بک کی طرف دیکھا،



جب کے روہان کو اس عورت کے جھوٹ پر حیرت ہوئی وہ فون دس ہزار کا بھی نہیں تھا، روہان نے چیک پھاڑا اور اس کی طرف بڑھایا پکڑو ایک لاکھ اور اب نظر نہیں آنا اس عورت نے جلدی سے چیک تھام لیا،

روہان اس عورت کو وہی چھوڑ کر حیا کا ہاتھ پکڑے اس بھیڑ سے باہر آیا، اس وقت کئی سوال روہان کے دماغ میں آرہے تھے پر اس بھیڑ سے جانا ذیادہ ضروری تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرا ہاتھ ____ چھوڑو وحیا کو جیسے ہی اندازا ہوا کوئی غیر لڑکا اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے لے جا رہا ہے اس نے اپنا ہاتھ کھینچنا اسٹارٹ کر دیا، روہان جو باہر جا کے اس سے سوال کرنے والا تھا حیا کی بات سن کے وہی رک گیا،



کس کے ساتھ آئی تھی بولوں روہان نے غصے میں اس کے ہاتھ پر اپنی پکڑ اور بھی مضبوط کی، میرا ہاتھ حیا کو تو بس یہ نظر آ رہا تھا کے کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا،

پہلے بتاؤ کس کے ساتھ آئی تھی روہان کی دھاڑ سے حیا اندر تک کانپ گئی، بھیا ____ بھیا کے ساتھ حیا نے کانپتے لہجے میں بس اتنا کہا اس وقت اس کا خوف سے برا حال تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کون سے بھیا نام بتاؤ روہان نے ایک بار پھر غصے سے سوال کیا، حیدر ___ حیدر بھیا ___ حیا نے روتے ہوئے اٹک اٹک کے کہا وہ مسلسل اپنے ہاتھ کو روہان کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی پر روہان جیسے مرد کے سامنے حیا بلکل کانچ کی نازک گڑیا ہی تو تھی،



حیا کی بات سن کے روہان نے جیب سے موبائل نکال کر اس پر حیدر کا نمبر ڈائل کیا،

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پورے مال میں وہ حیا کو ڈھونڈ چکا تھا پر اسے وہ کہی نہیں ملی حیدر کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا اسے کہاڈھونڈے اسے یہ بھی ڈر تھا کہی کسی نے اس سے دشمنی کے چکر میں حیا کو تو نہیں اٹھالیا،



ایک گھنٹا ہونے کو آیا آخر حیدر کی آنکھوں میں نمی آگئی اس کی گڑیا کسی مصیبت میں نہ ہو بس وہ بار بار اپنے دل کو سمجھا رہا تھا،

کہی ہم نہیں ملے ہو تو وہ گاڑی کے پاس ہمارا ویٹ کر رہی ہو مشعل بھی اب پریشان ہو گئی تھی وہ بھی جانتی تھی حیا کتنی معصوم ہے اس کے زہن میں ایک آئیڈیا آیا اس نے فوراً حیدر سے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں ہو سکتا ہے چلو وہی دیکھتے حیدر اسے لیے پارکنگ میں آ گیا پر وہاں بھی حیا کو نا پا کر اس نے اپنے بالو میں ہاتھ پھیرتے ہوئے یہاں وہاں دیکھا،



اتنے میں اس کا فون رنگ کرنے لگا تین بار مسلسل فون بجتا رہا ں جو بھی تھا بہت ڈھیٹ تھا اس وقت حیا کو ڈھونڈنا زیادہ ضروری تھا پر بار بار بجتے فون کی وجہ سے اسے فون اٹھانا پڑا،

اس نے بغیر نام دیکھے فون کان سے لگایا، آپ کہاں ہوں میجر حیدر!! فون میں سے روہان کی آواز آئی ایک دفع کے لیے وہ پہچان نہیں سکا پر جب ذھن نے کام کرنا اسٹارٹ کیا تو وہ آواز پہچان گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ کی بہن میرے پاس ہے روہان کے دوبارا کہنے پر حیدر جیسے ہوش میں آیا کہا ہے بتاؤں میں آؤ حیدر نے فون پر بات کرتے ہوئے اپنے چاروں اور دیکھا ہم اندر ہیں مال کے آپ کیسے ڈھونڈوں گے اتنے بڑے مال میں آپ کہا ہو بتاؤ میں لے کر آتا ہوں روہان کے کہنے پر حیدر نے جلدی سے بتایا اور فون رکھ دیا اب اس کی بیچین نظرے مال کے گیٹ پر تھی



**********

سعد اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈھالے اپنے خوبصورت بیڈ روم میں یہاں سے وہاں چکر لگا رہا تھا جب شکیل نے دروازا نوک کیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آجاؤ سعد نے دروازے کی سمت دیکھ کر کہا شکیل نے ڈرتے ڈرتے اندر قدم رکھا نہاں دھوں کے وہ پہلے سے کافی بہتر لگ رہا تھا پر چوٹ کے نشان اب بھی تھے، سعد نے اسے غور سے دیکھا اور انگلی سے اشارا کر کے پاس بلایا،



چھوٹے صاحب کل رات میں نے کچھ ذیادہ پی لی تھی اور نشے میں ہوش نہیں رہاں میں گھر جاتے ہوئے گر گیا جس سے مجھے چوٹ لگ گئی اور موبائل بھی گر کے ٹوٹ گیا سعد کا گھورنا وہ سمجھ گیا تھا جبھی جلدی سے پاس اکر اس نے طوطے کی طرح بولنا اسٹارٹ کر دیا،

میں نے کچھ پوچھا سعد نے اب کی بار مشکوک نظروں سے شکیل کو گھورا، نہیں وہ ____ وہ چھوٹے صاحب مجھے لگا آپ میرے سر پر لگی چوٹ کا پوچھوں گے شکیل نے اپنے ماتھے سے پسینا صاف کرتے ہوئے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ بہانے بازی کسی اور کے سامنے کرنا، ضرور کسی سے جھگڑا ہوا ہے سعد نے اسے سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے کہا،



جی صاحب ___ چھوٹا سا وہ شکیل کو سچ بتانے سے بہتر یہ جھوٹ ہی لگا اس لیے وہ فوراً سعد کی بات مان گیا، لڑو مرو کچھ بھی کرو پر مجھے ہر کام ٹائم پر چاہیے سمجھے سعد نے اسے گریبان سے پکڑتے ہوئے دھاڑتے ہوئے کہا،

جی جی چھوٹے صاحب شکیل کی تو جان ہی نکل گئی سعد کو اتنے غصے میں دیکھ کے پر اسے اتنے غصے کی وجہ اب تک سمجھ نہیں آئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہیں پتا ہے جو آرڈر تین مہینے بعد کا تھا وہ اب مجھے پرسوں کرنا ہے ہر حال میں اوپر سے ڈیڈ بھی ملک سے باہر ہیں سعد نے اس کا گریبان چھوڑ کے دور ہوتے ہوئے کہا،



پر چھوٹے صاحب ابھی تو دس بچے باقی ہیں آرڈر تو پورا نہیں ہوا تو ہم کیسے انہیں یہ بچے سپلائے کر سکتے، شکیل کو اب سعد کے غصے کی وجہ سمجھ میں آگئی،

وہ مجھے نہیں پتا کیا ہو گا کیسے ہو گا پر میں نے ڈیڈ سے کہا تھا کے میں ان کے پیچھے سے سب سمبھال لو گا اور اچانک شیخ نے دو دن میں سب بچے مانگے تھوڑے کم زیادہ ہوں بھی تو اسے فرق نہیں پڑے گا، سعد نے سگریٹ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے چھوٹے صاحب ایسی بات ہے تو آپ فکر نہیں کروں ہم پرسوں ان سب بچوں کو وہاں تک پہنچادے گے، سب کام آرام سے ہو جائے گا، 

وہ تو ہونا ہی ہے اگر تھوڑی سی بھی گڑ بڑ ہوئی تو یاد رکھنا میں تمہیں جان سے مار دو گا سعد نے سگریٹ کو ایش ٹرے مسلتے ہوئے کہا اور ہاتھ سے اسے جانے کا اشارہ کیا،

**********

روہان نے دوسری طرف منہ کر کے حیدر سے بات کی حیا کا ہاتھ اب تک اس کے ہاتھ میں تھا اسے یہ چیز گوارا نہیں تھی کے اس کے نکاح میں ہوتے ہوئے حیا کسی اور کے ساتھ گھومے پھیرے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیا کو یہاں اکیلے دیکھ کے اسے یہی لگا کے ضرور یہاں بھی وہ کسی سے ملنے آئی تھی پر حیدر سے بات کر کے اسے اندازا ہو گیا کے یہ حیدر کی آنکھوں میں دھول جھوک کے یہاں آئی ہے اس لیے روہان کسی حال میں اس کا ہاتھ نہیں چھوڑنا چاہتا تھا،

کیا مصیبت ہے روہان نے فون رکھ کے اسے گھورا جو اسے دیکھ بھی نہیں رہی تھی بس اپنا ہاتھ آزاد کرنے میں لگی ہوئی تھی پر اس جیسی نازک لڑکی کے بس میں یہ نہیں تھا کہ روہان جیسے مرد سے اپنا ہاتھ چھوڑوا سکے

میرا ہاتھ، حیا نے پانیوں سے بھری ہوئی آنکھوں سے روہان کو دیکھا ایک پل کے لیے روہان کو اس جیسا معصوم کوئی نہیں لگا پر دوسرے ہی پل وہ حیا کا ہاتھ پکڑے آگے بڑھ گیا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے ____ چھوڑو حیا نے روتے ہوئے اپنے ہاتھ سے نظرے اٹھا کے اسے دیکھا جو اسے بغیر دیکھے بس آگے چلتا جا رہا تھا ایکدم رک کے وہ یہاں وہاں دیکھنے لگا حیا نے پہلے اس کا رکنا دیکھا پھر نظرے اٹھا کے دیکھا تو وہ مال سے باہر آچکی تھی اس کے دل میں اور خوف جما ہو گیا،

میرا ہاتھ چھوڑو حیا نے اپنی پوری جان لگا دی اب باقاعدہ وہ کانپ رہی تھی، کہ ایک بار پھر روہان آگے بڑھ گیا،

گڑیا حیدر را سے دیکھتے ہی اس کی طرف بڑھاں جب کے حیا کے کانوں میں جیسے ہی اپنے بھیا کی آواز آئی اس نے اپنے ہاتھ سے نظرے اٹھا کے سامنے دیکھا جہاں حیدر کھڑا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھیا حیدر کو دیکھ کے حیا کے جسم میں جیسے جان آگئی ہو، روہان نے بغیر کچھ کہے حیا کا ہاتھ چھوڑ دیا حیا نے حیرت سے پہلے اسے دیکھا جس کے چہرے پر پتھر جیسے تاثرات تھے حیا اسے وہی چھوڑتی ہوئی بھاگ کے حیدر کے سینے سے لگ گئی،

پھر جو وہ روئی حیدر کی آنکھیں بھی اس نے نم کر دی بس گڑیا میں ہونا ایک منٹ رکوں حیدر نے پہلے اسے دل کھول کے رونے دیا پھر اسے سر پر پیار کیا جب اس کی نظر سامنے گئی جہاں اب بھی روہان کھڑا تھا جو ان کے علاوہ ہر جگہ دیکھ رہا تھا،

حیا نے حیدر کو پکڑ لیا جیسے اب نہیں جانے دے گی کہی گڑیا میں ان سے بات کر لو ایک منٹ بیٹا حیدر نے پیار سے اسے سمجھایا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں___یہ اچھے___نہیں ہے بھیا___انہوں نے____مجھے چھوواحیانے روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان بڑی مشکل سے کہاروہان نے حیرت سے اسے دیکھاوہ اتنی بھی دور نہیں کھڑا تھاکے حیاکی آوازاس تک نہ جاسکے جب کے حیدر نے پہلے حیاکو دیکھا پھر روہان کو،

گڑیاآپ کہاگئی تھی پہلے یہ بتاؤحیانے آرام آرام سے روتے ہوئے سب بتایااس حیدر جیسے آدمی سے لے کے اس موٹی عورت تک پراس میں یہ کہی نہیں تھاکے اسے روہان نے چھووا،

روہان نے غصے میں حیاکو دیکھااور پلٹ کر چلا گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں گاڑی لے آئی حیا تم آگئی مشعل بولتے ہوئے حیا کے گلے لگ گئی اسے حیدر نے گاڑی پارک سے نکالنے کے لیے بھیجا تھا، تم گڑیا کو لے کے گاڑی میں بیٹھوں میں آتا ہوں حیدر نے پیار سے حیا کا گال تھپتھپایا اور آگے بڑھ گیا،

روہان روکوں ___ وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ رہاں کے پیچھے سے حیدر کی آواز آئی، روہان نے پلٹ کے اسے دیکھا اس کے چہرے پر اس وقت کوئی تاثر نہیں تھا وہ ہاتھ باندھ کے گاڑی سے ٹیک لگا کے کھڑا ہو گیا،

وہ حیا نے جو کہا ___ آپ اس بات کی صفائی لینے آئے ہیں روہان نے حیدر کی بات کاٹ کے اپنی طرف سے جملہ پورا کیا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں مجھے معلوم ہے کے آپ نے بس اسکا ہاتھ پکڑا ہو گا جو اسے اچھا نہیں لگا نا غلط آپ ہو نا وہ اس لیے میں بس یہ کہنا چاہتا تھا آپ کچھ غلط نہیں سمجھنا میری حیا بہت معصوم ہے اس نے جو کہا اپنی معصومیت کی وجہ سے کہا حیدر نے اپنی طرف سے وضاحت دینا ہی بہتر سمجھا کیو کہ وہ روہان کے چہرے پر حیا کی بات سے غصہ دیکھ چکا تھا،

ہاں جانتا ہوں کتنی معصوم ہے اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں___ روہان نے دل میں سوچا پر کہا تو بس اتنا، جی کوئی بات نہیں میں اتنی چھوٹی باتیں دل پر نہیں لیتا روہان کے کہنے پر حیدر نے مسکرا کے اسے خدا حافظ کہا اسے حیا کے پاس جانا تھا جلد سے جلد روہان نے بھی حیدر کے جاتے ہی اپنی گاڑی اسٹارٹ کی اور آگے بڑھ گیا،

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اتنا کیوں رو رہی ہو یار مشعل نے اب کی بار تنگ آ کر کہا حیدر کے جانے سے اب تک وہ بس رو رہی تھی انہوں نے مجھے چھوا حیا بس ایک ہی بات بول رہی تھی جب سے اب تک،

اچھا کہا ہاتھ لگایا مجھے بتاؤ مشعل نے پریشانی سے ہو چھا، یہاں پر حیا نے اپنا ہاتھ آگے کر کے اپنی کلائی دکھائی جہاں ابھی بھی روہان کی پکڑ کا نشان تھا،

افففف پاگل لڑکی وہ تمہیں ہم تک لا رہے تھی جبھی پکڑا ہو گا تم زیادہ نہیں سوچوں مشعل نے اس کے آنسوں صاف کیے اتنے میں گاڑی کا دروازا کھول کے حیدر اندر بیٹھا اس نے پیچھے موڑ کے پانی کی بوتل مشعل کو پکڑائی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گڑیا پانی پی لو مشعل کے ہاتھ سے حیا پانی نہیں پی رہی تو حیدر نے پیار سے کہا حیا نے چوپ چاپ پانی پی لیا، اب آپ ٹھیک ہو نا گڑیا حیدر کے پوچھنے پر حیا نے ہاں میں سر ہلایا پر اب تک وہ اپنی آنکھیں رو رو کے سوجھا چکی تھی،

حیدر نے گاڑی اسٹارٹ کی پہلے مشعل کو اس کے گھر چھوڑا پھر حیا کو لیے گھر آ گیا سب شوپنگ بیگ لائونج میں رکھے اور حیا کو اسکے روم میں لے جا کے بیڈ پر بٹھایا گڑیا آپ کو ایسے نہیں بولنا چاہیے تھے،

حیدر کے کہنے پر حیا نے نہ سمجھی سے حیدر کو دیکھا، انہوں نے آپ کا بس ہاتھ پکڑا تھا وہ بھی اس لیے کے وہ آپ کو مجھ تک لا سکے آپ کے اسطرح بولنے پر وہ ناراض ہو کے چلے گئے، پر بھیا ہاتھ پکڑنا بھی تو چھونا ہوا نا حیا اب کافی حد تک سمبھل چکی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں گڑیاان کی نیت صاف تھی انہوں نے آپ کی کتنی ہلپ کی پہلے اس عورت سے بچایا پھر مجھ تک لے کے آئے اور آپ نے انہیں ہرٹ کر دیا حیدر نے پیار سے سمجھایا جو حیا کو سمجھ بھی آ گیا،

آچھا بھیاوہ جب ملے گے میں سوری کر لو گی حیا نے نیچے نظرے جھکا کے معصومیت سے کہا حیدر کو اس وقت اپنی گڑیا پر بے حد پیار آیا،

ٹررن ٹررن_____ حیدر کچھ کہتا اس سے پہلے اس کا فون بجنے لگا اچھا گڑیا آپ آرام کروں ایک ضروری کال ہے حیا کو بیڈ پر لٹا کے حیدر نے باہر آ کے کال اُٹھائی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاہوااحمد___کیااتنی جلدی بھاگ بھی گیاتم وہاں گئے تھے حیدر نے احمد سے پوچھا جس کے جواب میں اس نے کچھ کہا یہ تو میری امید سے بھی ذیادہ تیز تھااب تم اپنا اصلی کام اسٹارٹ کرو حیدر نے بول کے فون رکھ دیا صبح سے رات ہو گئی تھی اسے ان سب کاموں میں اور وہ اس جگہ نہیں جاسکا تھا جہاں انہوں نے شکیل۔کو قید کیا تھااب کل دن میں حیا کی رخستی تھی،

حیدر بھی بہت تھک چکا تھا آرام کی نیت سے وہ اپنے روم میں آگیا فریش ہو کے وہ بیڈ پر سونے لیٹ گیااب اسے جو کرنا تھا کل رات حیا کی رخستی کے بعد کرنا تھا،

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں اندر آجاؤ مجھے لگا یہ حیدر چلا جائے گا اپنے کام پر لیکن یہ یہی روک گیا پر کوئی بات نہیں

اب وہ اپنے روم میں گیا، 

حیا کے روم کی کھڑکی کا لاک میں نے کھول دیا تھا وہ اپنے روم میں ہے اسے بے ہوش کر کے لے جاؤ حنا نے ہلکی آواز میں اپنے روم میں آ کے فون پر سب انور کو کہا،

پکی بات ہے نہ اس کے دونوں ہٹلر بھائی سو رہے ہیں انور نے ایک بار پھر پوچھا جو بھی تھا وہ حیا کے دونوں بھایوں سے ڈرتا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ہاں ہاں ابھی میں دیکھ کے آئی حیدر اپنے روم میں چلا گیا کل رات بھی وہ کہی باہر تھا اس لیے وہ اب تک سو چکا ہو گا اور برہان تو میرے سامنے سو رہے حنا نے آہستہ آواز میں برہان کو دیکھتے ہوئے کہا جو گھری نیند میں تھا،



اچھا ٹھیک ہے میں آتا ہو انور نے اپنے چہرے سے پسینا صاف کرتے ہوئے کہا، صرف آنا نہیں ہے اس مصیبت کو لے کر جانا ہے کل جب رخستی کے دن یہ کہی نہیں ملے گی تو لڑکی بھاگ گئی بھاگ گئی کی آوازے مجھے سکون دے گی اور اس کے بھائی جو اس پر جان دیتے انہیں بھی سبق مل جائے گا حنا نے نفرت سے کہا پر اپنی آواز کر حد درجہ آہستہ رکھا،

ہاں ہاں میری بہن تمہارا سب بدلہ میں لو گا تم بس اب سب مجھ پر چھوڑ دو، ہاں دیکھوں میرا فون ہو سکتا ہے بند ہو جائے اس لیے پریشان نہیں ہونا بس اپنا کام کر کے اسے لے جانا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باقی صبح میں سب دیکھ لو گی، حنا نے بول کے فون رکھ دیا اور آرام سے بیڈ پر آ کے لیٹ گئی برہان اب بھی گہری نیند میں تھا،



**********

آج عبداللہ صاحب کے گھر میں خوب رونق تھی صبح ہی صبح سب پہنچ گئے تھے رخستی کا فنشن چھوٹا تھا اس لیے باہر لان میں ہی تھا دس بجے کا وقت تھا برہان نے حیا کو جگانے سے منا کر دیا تھا تاکہ رخستی تک وہ آرام کر لے حنا بھی آگے بڑھ بڑھ کے ہر کام کر رہی اسے تو بس آگے کیا ہو گا سوچ سوچ کر ہی خوشی ہو رہی تھی کیوں کہ صبح اس نے حیا کا روم دیکھا جو خالی تھا اسے حنا نے چابی سے لاک کر دیا تاکہ سب کو یہ لگے حیا اندر سو رہی اب بس اسے اس وقت کا انتظار تھا جب حیا کی برات واپس لوٹ جاتی یہ بول کے تمہاری لڑکی تو بھگوڑی ہے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حنا یار جب سے بول رہا ہوں مجھے ایک کپ چائے بنا دو تمہارا دھیان کہا ہے حنا جو آگے کا سوچنے میں اتنی مگن تھی کے اسے برہان کی آواز ہی نہیں آئی، ہاں کیا کہا آپ نے،

یار چائے لا دو مجھے ایک کپ اور حیدر کہا ہے، ہاں حیدر بھائی تو اب تک نہیں اٹھے اور چائے میں ابھی لائی خوشی سے بولتے ہوئے حنا کچن میں چلی گئی برہان نے حیرت سے اسے دیکھا اسے آج کیا ہوا ہے اتنی خوش ہے برہان نے دل میں سوچا پھر سر جھٹک کے کیٹرن والے سے فون پر بات کرنے لگا،

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اُٹھ کچھ کام بھی کر لے سست آدمی احمد نے بلال کو دسویں بار اُٹھاتے ہوئے کہا، تو جا کے کر لے کام مجھے سونے دے بلال نے ایک کوشن اسے پھینک کے مارا اور واپس سو گیا،



واہ واہ ایسے تو حیدر بولے میری گڑیا اور بلال بولے میری گڑیا اور گڑیا کے شادی میں دونوں گدھے سو رہے اور میں صبح سے برہان بھائی کے ساتھ کاموں میں لگا ہوں اٹھ چل

احمد نے بھی وہی کشن اُٹھا کے اسے پھینک کے مارا،

ہاں تو جا اسے اُٹھا میرا سر کھانے پہنچ گیا صبح ہی صبح چل دفا ہو بلال نے پھر سے اسے کشن مارا ایک تو رات کی ڈیوٹی کر کے وہ صبح پانچ بجے گھر آیا اوپر سے یہ کمینہ پہنچ گیا اسے جگانے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پہلے تو اٹھ جا اسے بھی میں اُٹھا دو گا احمد نے آرام سے وہ کشن کینچ کرتے ہوئے کہا اور بیڈ پر بیٹھ گیا،



چل چل سچ بول سچ کے اسے اٹھانے کی ہمت نہیں ہے تجھ میں ڈرپوک آدمی بلال نے بیٹھتے ہوئے کہا اب اسے کہا نیند آنی تھی، میں کیوں ڈرو گا یار ہے اپنا احمد نے دل پر ہاتھ رکھ کے کہا،

اچھا نہیں ڈرتا جا اسے جا کے اٹھا چل جب تک میں فریش ہوتا ہوں اسے اٹھا کے آ چل شاباش بلال نے بولتے کے ساتھ ہی اسے ہاتھ پکڑ کے کھڑا کر دیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں تو اٹھ جائے گا وہ خود ضروری تو نہیں اسے اُٹھانا پڑے احمد نے واپس بیٹھتے ہوئے کہا اس کا دماغ خراب تھا جو شیر کہ منہ میں ہاتھ دیتا جب کے بلال ہنستہ ہوا واش روم میں چلا گیا، کمینہ کہی کا احمد نے منہ ہی منہ میں اسے دیکھتے ہوئے کہا،



**********

گیارا بج گئے جاؤ حیا کو اٹھاد واب تک نہیں اٹھی وہ برہان نے مشعل سے کہا جو کچن میں پتا نہیں کیا بنانے میں مگن تھی، جی اچھا برہان بھائی مشعل بول کے حیا کے روم کی طرف بڑھ گئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حنالاونج میں انوشے کے بال بناتے ہوئے یہ سب دیکھ رہی تھی اس نے مشعل کو جاتے ہوئے دیکھا اور دل ہی دل میں خوش ہو گئی،



حیادروازا نہیں کھول رہی مشعل نے پریشانی سے لاونج میں آ کے کہا جہاں آمنہ صائمہ حنا سب مل کے حیا کے سوٹ وغیرہ پیک کر رہی تھی،

کیوں نہیں کھول رہی دروازا برہان نے لاونج میں آتے ہوئے مشعل کی بات سن لی تینوں لیڈیز بھی کھڑی ہو گئی، پتا نہیں برہان بھائی میں نے بہت بجایا پر اندر سے آواز نہیں آ رہی جب کے روم بھی لوک ہے مشعل کی بات سن کے برہان اور باقی سب کے چہرے پر پریشانی آ گئی چلو دیکھتے ہیں،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گڑیا دروازا کھولو برہان نے بھی کئی بار آواز دی شور سن کے احمد بلال جو برابر والے روم میں تھے وہ بھی آ گئے کیا ہوا بھائی بلال نے برہان کی طرف دیکھا یار گڑیا دروازا نہیں کھول رہی جاؤ حنا جلدی سے چابی لاؤ حیا کے روم کی بلال کو بتاتے ہوئے برہان نے حنا کو بھی آرڈر دیا،



حنا فوراً سر ہلاتی ہوئی چابی لینے بھاگی، تھوڑی دیر میں وہ چابی لے کے حاظر ہو چکی تھی کیوکہ وہ اسی کے پاس تھی اس نے جلدی سے چابی برہان کو دی بلال اور احمد بھی پریشان ہو گئے تھے برہان نے دروازا کھولا جلدی سے اندر آیا اس کے پیچھے سب باری باری اندر آئے پر خالی کمرا ان سب کا منہ چڑا رہا تھا، کھڑکی پوری کھولی ہوئی تھی،

گڑیا کہاں گئی برہان نے پورا روم واشروم سب اچھے سے دیکھا اب اس نے حنا کی طرف دیکھ کے سوال کیا جس سے اس کے چہرے پر ہوائیاں اُڑنے لگی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے ____ مجھے کیا پتا میں تو خود ابھی آئی ہوں روم میں حنا نے گھبراتے ہوئے کہا برہان اس کی بات سنے بغیر باہر آ گیا سب روم دیکھوں حیا ہو سکتا کسی اور روم میں ہو برہان نے پریشانی سے کہا حیا!!! حیا!!!!!!، برہان اسے آوازے دینے لگا

وہ کہی کھڑکی سے تو نہیں حنا نے بس اتنا ہی کہا کے برہان نے اسے غصے سے گھورا اس کے الفاظ منہ میں ہی رہے گئے آگے ایک لفظ بھی نہیں کہنا برہان نے غصے سے کہا،

بڑے بھیا!!!!!! برہان کے پیچھے سے حیا کی آواز آئی جو مندی مندی آنکھوں سے سب کو دیکھ رہی تھی شاید وہ ابھی ابھی سو کے اٹھی تھی سب نے ایک ساتھ پیچھے موڑ کے دیکھا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گڑیا برہان نے اسے جلدی سے سینے سے لگالیا حیا کو کھونے کے خیال سے ہی اس کی جان نکل گئی تھی، کیا ہوا بھیا حیا نے برہان کی طرف پھر سب کی طرف دیکھا سب کے آنکھوں میں آنسو اور چہرے پر مسکراہٹ تھی،



گڑیا آپ روم میں نہیں تھی کہا گئی تھی برہان سے الگ ہوتے ہی بلال نے پیار سے اس سے پوچھا بلال بھیا میں تو سو رہی تھی ابھی بڑے بھیا کی آواز سے آنکھ کھولی،

پر روم میں تو نہیں تھی تم حنا جو حیا کو سہی سلامت دیکھ کر اب تک سدمے میں تھی ایک دم طنز کرتے ہوئے اس نے حیا کو دیکھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بھابھی رات مجھے ڈر لگ رہا تو میں حیدر بھیا کے روم میں جا کے سو گی تھی حیا نے رات والا منظر سوچا، 

کیا ہوا گڑیا ابھی تو میں آپ کو روم میں چھوڑ کے آیا آپ کو کچھ کام ہے۔۔۔۔۔ نہیں_)

_بھیا مجھے ڈر لگ رہا میں یہاں سو جاؤ پلز حیا نے ڈرتے ہوئے پوچھا، ہاں گڑیا کیوں نہیں آپ سو جاؤ بیڈ پر میں سوفے پر سو جاؤ گا پھر تو نہیں لگے گا نا ڈر حیدر نے پیار سے حیا کو دیکھا،

نہیں آپ ہو گے تو ڈر نہیں لگے گا، اچھا آپ سو جاؤ حیدر نے اسے بیڈ پر لٹایا اور لائٹ بھی اون رکھی وہ جانتا تھا حیا کو اندھیرے سے ڈر لگتا ہے وہ خود سوفے پر سو گیا دو راتوں کی نیند تھی اس لیے لیٹتے ہی اس کی آنکھ لگ گئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھا گڑبڑ یا پر آپ کا روم اندر سے لوک تھا نا تو ہم ڈر گئے پر ہو سکتا ہے وہ غلطی سے ہو گیا ہو برہان نے پیار سے حیا کا ماتھا چوما، حیدر اب تک سو رہا ہے برہان نے حیا سے پوچھا،



ہاں فجر میں نماز کے بعد وہ واپس سو گئے اور میں بھی اچھا چلو تم فریش ہو جاؤ پالر والی آتی ہو گی تمہیں تیار کرنے مشعل نے اسے روم میں لے جاتے ہوئے کہا، تم ایسا کرو حیدر کو اٹھا دو برہان نے بلال کی طرف دیکھا، اب ہسنے کی باری احمد کی تھی،

تمہارے دانت کیوں نکل رہے ہیں جاؤ دونوں مل کے اٹھاو حیدر کو برہان نے احمد کو گھورا ،ہاہاہا اب بلال کو تو ہنستے ہنستے کھانسی ہو گئی تھی، احمد نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

**********



تم سے ایک کام ڈھنگ سے نہیں ہوا تم کسی کام کے نہیں ہو حنا نے روم میں تیار ہوتے ہوئے انور کو کال ملا کے جھاڑا،

میری کیا غلطی ہے میں روم میں گیا تو روم کھالی تھا میں نے باہر آ کے اتنی مشکل سے کال کی تو تمہارا نمبر بند جا رہا تھا پھر میں سو گیا اب اٹھا ہو تمہاری کال سے انور نے سر کجاتے ہوئے کہا،

تم ایسے ہی رہوں پوری ذندگی حنا نے غصے میں فون رکھ دیا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حنا چلو جلدی سے برات آگئی برہان نے دروازے سے اندر جھانکتے ہوئے کہا،جی جی آئی

حنا نے اپنا ڈوپٹہ لیا اور باہر کو چلی



**********

یس ڈیڈ ڈونٹ وری میں سب سمبھال لوں گا ہاہاہا ڈیڈ یہ آرمی اپنا کچھ نہیں بگاڑ سکتی جسٹ

کول سعد فون پر راجا صاحب سے بات کرتا ہوا اوپر سیڑیا چڑھ رہا تھا،

چھوٹے صاحب!!!!! پیچھے سے شکیل نے آواز دی سعد نے ناگواری سے اسے دیکھا

او کے ڈیڈ میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں سعد فون رکھ کے واپس نیچے آیا کیا مصیبت




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آگئی ہے جو مجھے پیچھے سے آواز دی دیکھ نہیں رہا میں ڈیڈ سے بات کر رہا تھا سعد نے غصے سے اسے دیکھا،



سوری چھوٹے صاحب وہ اصل میں مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے اس لیے شکیل نے نیچے نظرے کرتے ہوئے کہا،

بکو کیا بات کرنی ہے سعد بولتے ہوئے علیشان سے سوفے پر بیٹھ گیا، وہ چھوٹے صاحب میں ابھی گودام گیا تھا بچوں کو دیکھنے تین دن سے انہیں پانی کے سوا کچھ نہیں دیا گیا ان سب کی حالت بہت خراب ہے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو میں کیا کرو میں ان کا باپ ہوں جو انہیں کھانا کھیلاؤ سعد نے ناگواری سے شکیل کو بیچ میں ٹوکا، نہیں چھوٹے صاحب اصل میں رات میں ہمیں نکلنا ہے ان بچوں کو لے کے تاکہ صبح تک ہم انہیں شیخ کو دے سکے پر ان سب میں سفر کرنے کی ہمت نہیں ہے کسی کسی کی تو سانس بھی مدہم چل رہی ہے شکیل نے تفصیل سے سب بتایا اور ہاتھ باندھ کے کھڑا ہو گیا،

او کے جاؤ انہیں کھانا اور پانی دو پر بس اتنا کے یہ سب زندہ رہے اتنا مت دینا کہ انہیں لے جانے میں پریشانی ہو سعد نے شکیل کی طرف دیکھا وہ ہاں میں سر ہلا کے جانے لگا کے سعد نے اسے روکا،

وہ تین دن پہلے ایک بچی آئی تھی اٹھ سال کی یاد تو ہو گا سعد نے پُر سوچ انداز میں شکیل کو دیکھا جی سر اس کا نام شاید سارا ہے شکیل نے سوچنے کے بعد جواب دیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جو بھی نام ہو مجھے اس کے نام کا کچھ نہیں کرنا اسے اچھے سے کھیلانا پلانا سمجھ گئے نا، جی جی سمجھ گیا چھوٹے صاحب پر رات کو تو ہمیں نکنا ہے،

ہاں چلے جائے گے بس نکلنے سے ایک گھنٹے پہلے اسے لے آنا تاکہ میں اپنی سستی اتار لو پھر سفر بھی تو کرنا سعد نے آنکھ مارتے ہوئے خباست سے کہا اب تم جاؤ سعد کے کہنے پر شکیل وہاں سے چلا گیا،

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روہان اسٹیج پر بیٹھ چکا تھا اس نے وائٹ کلر کی شیر وانی پہنی ہوئی تھی اس پر مہرون کلر کا سافا باندھے اپنی بلو آنکھوں سے چاروں طرف دیکھ رہا اس کے ہر ہر انداز میں بیزاری تھی پر وہ کسی بھی لڑکی کو چار و شانے چت کر سکتا تھا،

ہائے ے اتنے اچھے نصیب اس منحوس کے اتنا ہینڈسم دولھا اوپر سے لندن جیسا سسرال ہائے میری بد دعا ہے حیا تم کبھی خوش نا رہو جیسے آج تک میں دو کھی ہوں ایسے ہی تم بھی دو کھی رہوں حنا نے سٹیج پر بیٹھے روہان کو دیکھتے ہوئے سوچا اس وقت اس کی آنکھوں میں حسد ہی حسد تھی،

مشعل آپ نے بلال کو دیکھا مشعل جو پھولوں کی پلیٹ لیے اندر جا رہی تھی احمد کی آواز پر رک کے اس نے پلٹ کر دیکھا بلو اور وائٹ کلر کے لہنگے میں سر پر ڈوپٹہ لیے ہلکا سا میکپ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی، ہاں احمد بھائی وہ باہر کھانا کھا رہے ہیں مشعل بول کے چلی گئی پر کسی کی نظروں نے اس کا پیچھا دور تک کیا،



کچن میں پھول رکھ کے وہ باہر آ رہی کے سامنے حیدر کو کھڑے دیکھ کے اس کے قدم وہی رک گئے حیدر کی نظروں میں کچھ ایسا ضرور تھا کے مشعل کی نظریں خود با خود جھک گئی،

حیدر قدم قدم چلتا ہوا اس کے سامنے آیا، باہر احمد سے کیا بات کر رہی تھی حیدر کا چہرا بلکل سنجیدا تھا، مشعل کوئی جواب دیے بغیر ایک طرف سے جانے لگی مال میں حیا کی وجہ سے حیدر نے جو سب کے سامنے اس کی انسلٹ کی تھی وہ کچھ نہیں بھولی تھی، حیدر نے اس کا ہاتھ پکڑا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پہلے میری بات کا جواب دو حیدر کی اس کی طرف پیٹھ تھی اس لیے وہ اس کے چہرے کے تاثر نہیں دیکھ سکی، میرا ہاتھ چھو___ چھوڑو اور میں کسی سے بھی با___ بات کرو میری مرضی مشعل نے ڈرتے ڈرتے بڑی مشکل سے کہا ویسے تو وہ بہت بولنے والی لڑکی تھی پر حیدر کے سامنے اس کی بولتی بند ہو جاتی تھی،

جواب دو کیا بات کر رہی تھی حیدر نے اس کی طرف دیکھتے یوئے ہاتھ پر پکڑ اور بھی مضبوط کی، مشعل کی آنکھوں میں فوراً پانی آ گیا جیسے دیکھ کے حیدر نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا،

آپ___ آپ کون ہوتے مجھ سے سوال کرنے___ کرنے والے مجھ سے دور رہا___ رہا کرے مشعل روتے ہوئے کچن سے بھاگ گئی پر حیدر کے لیے سوچ کے دروازے کھول گئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رائٹ میں کون ہوتا ہوں وہ تمہیں ابھی پتا لگ جائے گا حیدر بھی غصے سے کچن سے چلا گیا،



**********

اور کتنا کھائے گا کچھ مہمانوں کے لیے بھی چھوڑ دے احمد نے پیچھے سے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی جو بلال کو ایک آنکھ نا بھائی،

میرا پیٹ میرا گھر جتنا دل کرے گا کھاؤں گا تو جا کے اپنا کام کر فارغ انسان بلال نے غصے سے جواب دیتے ہوئے واپس بریانی کھانے لگا جو وہ آدھے گھنٹے سے کھا رہا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں فارغ احمد نے حیرت سے اسے دیکھا احمد کو تو فارغ لفظ سے ہی صد مالگ گیا تھا ہاں ہاں تو اب چل جا یہاں سے پہلے ہی اتنی بھوک لگ رہی ہے بلال نے ایک چمچ بریانی کا بھر کر منہ میں رکھتے ہوئے کہا جیسے دیکھ کے احمد کے منہ میں پانی آگیا کیونکہ بھوک تو اسے بھی لگی تھی وہ صبح جب سے آیا ڈیکوریشن اور بہت سے کاموں میں لگا ہوا تھا،



احمد نے ٹیبل پر رکھی بریانی کی پلیٹ اٹھائی اور یہ جا وہ جا بلال جو کھانے میں خوب مگن تھا منہ سے واپس چمچ جب پلیٹ کی جگا ٹیبل پر لگی تو اس نے دیکھا پلیٹ غائب ہے

!!!!!!!!!!!احمد

بلال غصے سے چیخا اس وقت اس کا حال ایسا تھا مانوں احمد بریانی کی جگہ اس کی محبوبہ کو لے گیا ہو، سب مہمان موڑ موڑ کے اسے دیکھ رہے جو اب احمد کے پیچھے دوڑنا اسٹارٹ کر چکا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلال میری بات سن کچھ بتانا ہے تجھے حیدر نے بلال کو اپنی طرف آتے دیکھ رستے میں روکا آج تو بیچ میں نہیں آئے گا حیدر ہٹ جا وہ وہ اسے لے گیا بلال کی آواز میں اداسی تھی،

حیدر نے حیرت سے اسے دیکھا کون لے گیا کس کو لے گیا حیدر نے اپنے پیچھے دیکھا جہاں احمد ٹیبل پر بیٹھے دونوں ہاتھوں سے بریانی کھا رہا تھا جیسے پہلی بار دیکھی ہو،

وہ۔وہ دیکھ میری بریانی کھا رہا ہے ہٹ جا ورنہ ختم ہو جائے گی دیکھ کیسے کھا رہا، بلال تو اس کو چھوڑ ایک ضروری بات سن،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ ضروری۔ نہیں ہوتا بریانی بریانی ہوتی ہے بلال حیدر کے ہاتھ کے نیچے سے نکل کر جا چکا تھا حیدر کا دل کیا اپنا ہی سر پیٹ لے



**********

برہان اور علی صاحب ایک ساتھ اسٹیج پر آئے علی صاحب نے ہاتھ میں مائک لیے سب مہمانوں کو اپنی طرف متوجہ کیا،

لیڈیز انڈ جینٹل مین آپ سب کے لیے ایک اچھی نیوز ہے، سب مہمان اپنا اپنا کام چھوڑ کے علی صاحب کی بات سننے لگے جب کے دو ایسے بندے تھے جو اب تک بریانی پر ہی لڑ رہے تھے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی تو اچھی خبر یہ ہے کے میری بیٹی مشعل اور حیدر کی منگنی بچپن میں ہی ہو گئی تھی عبداللہ بھائی کی حیاتی میں آج ہم سب نے مل کے یہ تے کیا ہے کے حیا کی رخستی کے ساتھ حیدر کا نکاح بھی کر دیا جائے، علی صاحب کی بات پر پورا لان تالیوں سے گونج گیا،

احمد کا کولڈ ڈرنک پیتا ہاتھ ہوا میں رک گیا بلال کی بریانی اس کے ہلک میں پھس گئی اس نے جلدی سے کولڈ ڈرنک چھین کر پی پھر اسے کچھ سکون ملا،

پر احمد اپنی کولڈ ڈرنک کو نہیں کہی اور دیکھ رہا تھا بلال نے بھی اس کی نظروں کے تاقب میں دیکھا جہاں حیدر سب سے مبارک بعد لے رہا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

**********



نہیں مما نہیں میں یہ نکاح نہیں کروں گی مشعل نے دسوی بار یہی بات کہی،

کیوں نہیں کرنا بیٹا کیا برائی ہے حیدر میں وہ اپنے ہی گھر کا بچا ہے آرمی میں ہے ہنڈسم ہے پھر انکار کی کوئی وجہ تو ہو گی آمنہ بیگم نے پیار سے سمجایا،

آپ کو نہیں پتا مما وہ بہت غصہ کرتے ہیں ہر وقت بس مجھے ہی ڈانٹتے ہیں میں حیدر بھائی سے کبھی بھی شادی نہیں کروں گی مشعل نے روتے ہوئے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھی بھلی وہ حیا کی شادی اٹین کرنے آئی تھی اور اس کے سر پر پہلے منگنی کا بم پھوٹا پھر نکاح کا اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا کے آج سے اٹھارا سال پہلے ہی مشعل کے پیدا ہونے کے ایک سال بعد ہی عبداللہ صاحب نے مشعل کو اپنے حیدر کے لیے بک کر لیا تھا حیدر اس وقت دس سال کا تھا اس لیے اسے یہ بات اچھے سے یاد تھی پر مشعل پر آج ہی ایک کے بعد ایک دو بم ایک ساتھ گرے،



دیکھوں مشعل میرا دماغ خراب نہیں کروں تمہاری منگنی بچپن سے حیدر کے ساتھ تے تھی تو شادی بھی اسی سے ہو گی بہتر ہے تم یہ رونا دھونا چھوڑ کے ایک اچھی بیٹی کی طرح مان جاؤ مشعل کے بار بار نفی میں سر ہلانے پر آمنہ بیگم کو غصہ آ گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے آپ کا جہاں دل کرے میرا نکاح کر دے پر جب تک میری پڑھائی پوری نہیں ہو گی آپ میری شادی کی بات بھی نہیں کرے گی مشعل نے سُرخ آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھا،



ہاں ابھی بس نکاح کر رہے ہیں کیوں کے سب مہمان آئے ہوئے پھر حیدر بھی یہی ہے اچھا ہے سب کو علم ہو جائے ورنہ جب سے سونیا کی شادی کی ہے میں نے تمہارے رشتے کی لائن لگی ہوئی ہے کب تک لوگوں کو منا کروں میں آمنہ بیگم نے مشعل کی بات ماننے میں ہی عفیت جانی ان کے لیے یہی بہت تھا کے وہ نکاح کے لیے مان گئی آمنہ بیگم اسے پیار کرتی ہوئی روم سے باہر چلی گئی،

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر لان میں کھڑا کسی مہمان سے بات کر رہا تھا جب کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا حیدر اپنے ہاتھ سے اس کا ہاتھ ہٹاتا کہ اس سے پہلے حیدر کے دونوں ہاتھ بھی پیچھے کر کے باندھ دیے گے،

احمد اٹھا لے اس کو بلال اس کا منہ اور ہاتھ باندھ چکا تھا اور اب ہاتھ جھاڑتے ہوئے اس نے احمد کو کہا، حیدر نے آنکھوں سے اسے غصے سے گھورا کیوں کے منہ بند تھا وہ کچھ بول نہیں سکا،

احمد جو پیچھے اس کے ہاتھ پکڑ کر کھڑا تھا آگے آگیا، احمد اسے اٹھا کے اپنے کندھے پر ڈھالتا اس سے پہلے حیدر نے کندھے سے اسے دور دھکا دیا اور بلال کو ایک کک ماری، سب مہمان اپنی باتیں چھوڑ کے ان تینوں کو دیکھنے لگے،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھول گیا ہم نے کیا وعدہ کیا تھا جیے گے ساتھ مرے گے ساتھ تو پھر تجھ میں یہ ہمت کہا سے آئی کے ہم سے پہلے تو اکیلا نکاح کر لے گا بلال نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اپنے سوٹ کا جھاڑا پر اس بار اس نے حیدر سے تھوڑا فاصلہ رکھا، حیدر نے گردن ہلائی جیسے کہہ رہا ہوں ہاتھ کھول پھر بتاتا ہوں،



نہیں کھولے گے ہاتھ تیرے کیا ہم پاگل ہے جو تیرے ہاتھ کھولے تو بغیر ہاتھ کے اتنا مارتا ہے ہاتھ کھول کے تو بہت مارے گا احمد نے بول کے بلال کی طرف دیکھا جیسا پوچھ رہا ہو میں سہی بول رہا نہ،

ہاں ہاں کیوں کھولے ہاتھ تاکہ تو نکاح نامے پر سائن کرے ہمارے بغیر چل نکاح کر رہا پر بتاتا تو سہی ہمیں دنیا والوں سے پتا لگ رہا تیرے نکاح کا بلال نے سٹیج پر روہان کے پاس بیٹھے برہان اور علی صاحب کی طرف اشارا کیا جو اپنی باتوں میں مگن تھے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلال کے اشارا کرنے پر احمد نے بھی اسٹیج کی طرف دیکھا ان دونوں نے اسٹیج سے نظرے ہٹا کے واپس حیدر کو دیکھا جس کے ہاتھ اب کھولے ہوئے تھے وہ آگے ہاتھ باندھ کے انہیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا،

اس کے ہاتھ کس نے کھولے احمد نے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے کہا اب وہ کہا بھاگے گا، بس یہی دیکھ رہا تھا،

میں نے شرم نہیں آئی تم دونوں کو میرے بچے کے ہاتھ باندھ دیے پیچھے سے صائمہ بیگم نے آگے آتے ہوئے کہا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ میری ماں ہیں یا اس کی رحم نہیں آیا آپ کو ہم پر بلال بول صائمہ بیگم کو رہا پر دیکھ حیدر کو رہا تھا، حیدر نے جیسے ہی ایک قدم آگے بڑھایا بلال نے احمد کی طرف دیکھا جو غائب تھا مطلب وہ مجھ سے پہلے بھاگ گیا، بلال نے بھی فوراً دوڑ لگائی یہ منظر دیکھ کے وہاں موجود سب لوگوں کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی



**********

تھوڑی ہی دیر میں مشعل خالد سے وہ مشعل حیدر بنا دی گئی تھی سب نے اسے بہت پیار دیا احمد اور بلال ناراض اب بھی تھے حیدر سے پر اس کا اظہار کر کے انہیں حیدر سے مار نہیں کھانی تھی اس لیے خوشی خوشی اس کے نکاح میں شامل ہو گئے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نکاح کے بعد آمنہ بیگم نے اسے بہت پیار کیا آخر اس نے ان کا مان رکھا وہ ایسے اپنی لاڈلی کے ساتھ زبردستی نہیں کرتی پر حیدر نے سب کو روم میں بلا کے جب ان سے مشعل کو مانگا اور آج ہی نکاح کی فرمائش کی تو وہ منا نہیں کر سکی آخر وہ ان کا لاڈلا تھا ان کے سب سے پیارے بھائی کا بیٹا،



بیٹا آپ اب اپنا چہرا ٹھیک کرو اور حیا کو اسٹیج پر لے آو شاباش آمنہ بیگم پیار سے اسے بول کے چلی گئی جو بھی تھا وہ اپنی بسٹ فرینڈ کی شادی کو مس نہیں کر سکتی تھی، اس لیے اپنے چہرے پر ہلکا سا میکپ کیا اور حیا کے روم کی طرف چل دی

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روہان بیظار سا بیٹھا تھا جب سب جگہ شور اٹھ گیا اس نے بھی نظرے اٹھا کے دیکھا تو اپنی نظرے جھکانا بھول گیا،



ڈیپ مہرون کلر کے شرارے میں وہ نظرے جھکائے سامنے سے آرہی تھی اوپر سے پارلر کے میکپ نے اس کے حسن کو چار چاند لگا دیے تھے روہان کا سکتا جب ٹوٹا جب حیا کو اس کے پاس بیٹھایا گیا،

یہ مجھے کیا ہو گیا کیا میں بھی عام مردو کی طرح حسن پر مرنے والوں میں سے ہوں روہان نے من ہی من خود سے سوال کیا، نہیں میں ایسا نہیں ہوں ایسا بلکل نہیں ہے اس نے اپنے سوال کا خود ہی جواب دے دیا اور خود سے عہد کیا وہ اب اسے نہیں دیکھے گا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھوٹی موٹی رسموں میں شام ہو گئی رخستی کے لیے سب کھڑے ہو گئے حیا نے جب سے پہلی بار نظرے اٹھائی پر حیدر کو ڈھونڈنے کے لیے اس کی آنکھوں میں پانی بھرا ہوا تھا،



برہان کے گلے لگ کے حیا جو روئی برہان کو بھی رولا دیا مشعل کے بھی آنسو نہیں رک رہے تھے اپنی بسٹ فرینڈ کی جدائی میں سب سے ملتے ملتے جب حیا گیٹ پر آئی تو وہاں وہ تینوں کھڑے تھے سب سے آگے حیدر تھا پھر بلال اور احمد،

آج پہلی بار سب لوگ ان تینوں کو ایک ساتھ سر ئیس دیکھ رہے تھے حیا بھاگ کے حیدر کے گلے لگ گئی، بھیا مجھے نہیں جانا آپ سے دور بھیا حیا روتے روتے نڈھال ہونے لگی تھی حیدر کے بھی آنسوں گر رہے اس نے اپنے ہونٹ بھینچے اپنا چہرا صاف کر کے اس نے حیا کو خود سے الگ کیا اور اس کا چہرا ہاتھوں میں تھاما،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گڑیا اب آپ جہاں جا رہی وہی آپ کا گھر ہے نکاح کے بعد شوہر کا گھر ہی لڑکی کا گھر ہوتا اور میرا وعدہ ہے جب جب میری گڑیا مجھے آواز دے گی میں آجاؤں گا اور کل تو ہم پھر ملے گے آپ کی فلائٹ ہے نہ کل حیدر نے پیار سے اس کے آنسوں صاف کر کے اس کے ماتھے پر ہونٹ رکھے،

سب کو دیکھ رہا تھا حیدر خود پر کیسے کنٹرول کرتے ہوئے حیا کا حوصلہ بڑھا رہا تھا، اب رونا نہیں حیدر کے کہنے پر حیا نے فوراً بچوں کی طرح ہاں میں سر ہلایا، حیدر سے مل کے حیا بلال اور احمد سے ملی ان دونوں کی بھی آنکھیں نم تھی حیا کی جان ان سب میں تھی یہ بات روہان نوٹ کر چکا تھا،

سب سے مل کے حیا گاڑی میں بیٹھ گئی جو آنسوں حیدر کے کہنے پر اس نے روک لیے تھے گاڑی کے چلتے ہی وہ ایک بار پھر بہنا اسٹارٹ ہو گئے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمیں نکلنا ہے ٹھیک چار گھنٹے بعد سعد نے فون پر شکیل سے کہا،.جی چھوٹے صاحب سب بچے تیار ہیں اور راستہ بھی ہمارے آدمی صاف کروادے گے کوئی مسُلہ نہیں ہو گا ٹھیک دو گھنٹے میں سب بچے میں یہاں لے آوں گا فون میں سے شکیل کی آواز آئی،

ہاں وہ ٹھیک ہے پر جو میں نے کہا وہ بھول مت جانا سمجھ گئے نا سعد بولتے ہوئے اپنے بیڈ پر لیٹ گیا،.جی جی سر وہ بچی میں لے آوں گا آپ بے فکر رہے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹھیک ہے وقت کا خاص خیال رکھنا سعد نے بول کے فون رکھ دیا، چلو جب تک وہ آتا ہے تھوڑی سی نیند لے لو سعد نے موبائل سائڈ ٹیبل پر رکھا اور آنکھیں موند کے لیٹ گیا، برائی میں جب انسان اتنا ڈوب جاتا ہے تو اسے گناہ کا خوف بھی نہیں ہوتا اللہ کو وہ یاد نہیں کرتا وہ یہ بات بھول جاتا ہے جس نے زندگی دی ہے وہ واپس بھی لے سکتا ہے وہ اس بات سے بے خبر ہوتا ہے کہ یہ اس کی زندگی کی آخری نیند بھی ہو سکتی

**********

حیا کے جانے کے بعد سب مہمان بھی باری باری چلے گئے بس گھر کے ہی فرد رہے گئے سب کے چہرے اس وقت اداس تھے حیا اتنی باتیں نہیں کرتی تھی پھر بھی اس کے جانے سے گھر خالی خالی ہو گیا تھا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر نے حیا کے جاتے ہی خود کو روم میں لوک کر لیا تھا، بچارا اپنی بہن پر جان دیتا تھا اب پوری زندگی تو پاس نہیں رکھ سکتا نہ اور لندن جا رہی ہے مری نہیں ہے جو کمر ابند کر کے سوگ منا رہا ہے حنا نے غصے سے حیدر کے روم کی طرف دیکھ کے سوچا،

اس وقت سب ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے تھے صائمہ بیگم اور حناسب کو کھانا دے رہی تھی مہمانوں کی بھاگ دوڑ میں کسی نے بھی سہی سے نہیں کھایا اور اب تو ویسے بھی سب کی بھوک مر چکی تھی پر خالد حسن نے سب کو زبردستی کھانے کی ٹیبل پر بلایا تھا،

حیدر کو روم میں گئے پندرا منٹ ہو چکے تھے بلال اور احمد بھی اپنے اپنے روم میں چلے گئے تھے حنا دو بارا انہیں بلانے جا چکی تھی پر وہ دونوں بھی گیٹ بند کر کے بیٹھے تھے،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا ہوا تم بولا کے نہیں لائی برہان نے حنا سے پوچھا جو منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے واپس آرہی تھی، نہیں کہا کھولا گیٹ بھئی اب شادی کی ہے تو گھر ہی جائے گی اپنے اس میں روم بند کر کے بیٹھنے کی کیا بات حنا اور بھی مضید بولتی پر اتنے میں حیدر کے روم کا گیٹ کھولا،



حیدر چلتا ہوا ڈائینگ ٹیبل پو آیا برہان کا منہ میں جاتا ہوا ہاتھ رک گیا جب کے سب کھانا چھوڑ کے اسے دیکھنے لگے جو بلکل تیار آرمی یونیفارم میں تھا ماتھے پر بکھرے بال سنجیدا چہرا اس کے پیچھے بلال اور احمد بھی روم سے باہر آئے جو دونوں یونیفارم میں بلکل ریڈی تھے،

تم سب کہا چلے برہان نے حیرت سے انہیں دیکھا ابھی تو حیا کو گئے آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا اور وہ سب آرام کرنے کی جگہ کہی جانے کو تیار تھے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھائی ہمیں کام سے جانا ہے ابھی نکلنا ہو گا حیدر نے سنجیدا چہرے کے ساتھ کہا وہاں سب موجود تھے سوائے مشعل کے جو حیدر کو آتا دیکھ فوراً روم میں چلی گئی تھی،



اچھا ٹھیک ہے خدا تم سب کی حفاظت کرے برہان نے اسے گلے لگا کے کہا

**********

میں ان کے سامنے بھی نہیں جاؤ گی بس مشعل روم میں بیٹھی سوچ ہی رہی تھی جب کوئی گیٹ کھول کے اندر آیا، مما گھر کب چلے گے مشعل نے پیچھے موڑتے ہوئے کہا پر سامنے حیدر کو دیکھ کے اس کے الفاظ منہ میں ہی رہے گئے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں سمجھی مما ہے حیدر قدم قدم چلتا ہوا اس کے پاس آیا مشعل نے حیدر کو پاس آتے دیکھ اپنے قدم پیچھے لیے،



اب بتاؤں احمد سے کیا بات کر رہی تھی حیدر نے ہاتھ باندھ کے مشعل کو دیکھتے ہوئے کہا جو حیدر کے اس طرح دیکھنے سے کنفیوس ہو رہی تھی،

وہ___ وہ میں مشعل نے اپنے قدم پیچھے لیتے ہوئے کہا اتنے میں اس کا پیر کالین میں اٹکا اس نے اپنی آنکھیں زور سے میچ لی،

پر جب کچھ دیر تک وہ زمیں پر نہیں گری تو اس نے سلو سلو اپنی آنکھیں کھولی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ گرتی اس سے پہلے ہی حیدر اسے تھام چکا تھا وہ حیدر کے مضبوط حصار میں تھی اب تو میں پوچھ سکتا نا تم سے سب سوال حیدر نے گھمبیر آواز میں کہا،



حیدر کی قربت اور معنی خیز باتوں سے مشعل کے چہرے پر پسینے آنے لگے اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا مشعل جلدی سے کھڑی ہوئی حیدر کے سینے پر ہاتھ رکھ کے اس نے دور ہونا چاہا،

پر حیدر نے اسے اور قریب کر لیا بولو جواب دو حیدر نے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی مشعل تو حیدر کے اتنی قربت پر کانپنے لگی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آخر حیدر کو اس پر ترس آ گیا مشعل کو اس نے خود سے دور کیا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما پوکٹ سے خوبصورت رنگ نکال کے اس نے مشعل کے ہاتھ میں پہنائی اور جھک کے اس کے ہاتھ پر اپنے ہونٹ رکھ کے اپنی پیار کی پہلی مہر ثبت کی،



اس نے نظرے اٹھا کے اسے دیکھا جو اپنی آنکھیں زور سے میچے کھڑی تھی حیدر کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی اپنا خیال رکھنا میں ایک کام سے جا رہا ہوں حیدر نے اپنا ہاتھ اس کے چہرے پر رکھ کے کہا اور وہاں سے چلا گیا،

دروازا بند ہونے کی آواز پر مشعل نے اپنی آنکھیں کھولی اور اپنے دل پر ہاتھ رکھ کے بیڈ پر بیٹھ گئی اس وقت اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا یہ مجھے کیا ہو گیا مشعل نے خود سے سوال کیا بے شک نکاح کے رشتے میں بہت طاقت ہوتی ہے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

**********



احمد گاڑی چلا رہا تھا حیدر پاس بیٹھا تھا اور بلال پیچھے، تم نے سب آفسر کو بتا دیا کہا آنا ہے حیدر نے احمد کی طرف دیکھا ہاں میں نے انہیں آج صبح ہی بتا دیا تھا دو گھنٹے میں ہم وہاں پہنچ جائے گے اور باقی سب بھی احمد نے گاڑی چلاتے ہوئے ہی جواب دیا،

رات ہی سب انفارمیشن میں نے نکال لی تھی سب معلوم کر لیا سب پلین بنا لیا تھا بلال نے بھی باتوں میں حصہ لیا اس لیے صبح گدھے گھوڑے بیچ کے سو رہا تھا احمد نے اس کے سونے پر طنز کیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو کام کر رہا تھا پوری رات فارغ نہیں تھا تیری طرح بلال نے چڑ کر جواب دیا، کیا میری طرح آرے میرے بغیر کچھ کر سکتا تھا کیا تو میں نے ہی سب لوکیشن بتائی تجھے ان کے اڈے کہاں ہے بچوں کو کہاں رکھا ہے سب میں نے معلوم کیا، احمد نے بھی اسے جتانا ضروری سمجھا،

اس میں کون سی بڑی بات ہے اگر حیدر اس شکیل کے اندر چیپ نہیں ڈھالتا تو پھر تو کون سا لوکیشن پتا لگا سکتا تھا بلال نے بھی اسے ٹکا سا جواب دیا،

بس کرو ں ہم مشن پر جا رہے ہیں بچوں کو بچانے اور تم دونوں خود بچوں کی طرح لڑ رہے احمد کچھ بولتا اس سے پہلے ہی حیدر نے دونوں کو گھورا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر کا ڈانٹنا کام آیا اب دونوں چپ تھے بس حیدر جو کام کی بات دونوں سے کر رہا اسی کا جواب دے رہے



یہ حیدر کا ہی آئیڈیا تھا کے شکیل کے اندر چیپ ڈھال کے اسے بھاگنے کا موقع دیا جائے تاکہ اس کے زریے اصل مجرم اور بچوں تک پہنچا جا سکے جوان کے بہت کام آیا اب ان سب کو وہان سے باحفاظت بچوں کو نکالنا تھا

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے رونے سے اب روہان اُکتا گیا تھا پر آگے بیٹھے فاروق صاحب کی وجہ سے اس نے کچھ نہیں کہا اس نے پاس بیٹھی اپنی بیوی کی طرف دیکھا جو نیچے نظرے جھکائے رونے میں مصروف تھی کچھ دیر میں ہی گاڑی پورچ میں رک گئی،



گاڑی کے رکتے ہی روہان بغیر کسی کی طرف دیکھے گاڑی سے اُتر گیا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا گھر کے اندر غائب ہو گیا،

فاروق صاحب نے گاڑی سے نکل کے افسوس سے اپنے بیٹے کو دیکھا انہوں نے حیا کا گیٹ کھول کے اسے باہر آنے کو کہا اور اسے لیے اندر کی طرف بڑھ گئے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا آپ یہاں بیٹھوں فاروق صاحب نے اسے لاونج میں رکھے سوفے پر بیٹھنے کا کہا وہ تھوڑا جھجھکتے ہوئے بیٹھ گئی اب وہ رو رو کے تھک چکی تھی اس لیے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی،

بیٹا روہان کی ماں اور آپ کی ساس تو ہیں نہیں جو آپ کا اچھے سے استقبال کرے اس لیے بیٹا آپ دل پر نہیں لینا روہان تھک گیا ہے اس لیے چلا گیا فاروق صاحب نے پانی کا گلاس حیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا،

فاروق صاحب کی بات پر اس نے بس ہاں میں سر ہلایا اور پانی کا گلاس لے کر ہونٹوں سے لگایا اس کا ذہن اس وقت بلکل معوُف تھا، اس لیے فاروق صاحب کی بات اسے سمجھ نہیں آئی یہاں تک کے روہان کا اندر جانا بھی اس نے نوٹ نہیں کیا تھا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سکینہ سکینہ فاروق صاحب نے اپنی ملازمہ کو آواز دی،جی صاحب جی، سلام بی بی جی سکینہ کی نظر جیسے ہی حیا پر پڑی اس نے فوراً سلام کیا،



صاحب جی نے اس عمر میں شادی کر لی سکینہ نے دلھن بنی حیا کو دیکھتے ہوئے اندازا لگایا،

سکینہ جاؤں روہان کے روم میں حیا کو چھوڑ آؤ یہ روہان کی بیوی ہے فاروق صاحب کے کہنے پر سکینا نے اپنی سوچ غلط صابت ہونے پر ہونٹ دبا کر اپنی ہنسی کو روکا،

آجاؤ حیا بی بی سکینہ حیا کو لیے روہان کے روم کی طرف بڑھ گئی،

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے چھوڑ___دو____انکل بچی روتے ہوئے مسلسل اپنا ہاتھ شکیل کے ہاتھ سے چھوڑوا رہی تھی جو اسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے اس محل نما کوٹھی میں لا رہا تھا،

اس نے بچی کو ایک جھٹکے سے آگے پھنکا بچی جا کے سوفے کے پاس گری سوفے کی نوک سے بچی کے ماتھے سے خون کی لکیر بہنے لگی،

سعد سوفے پر بیٹھا چائے کے مزے لے رہا تھا دو گھنٹے سو کے وہ اپنی نیند پوری کر چکا تھا اس نے جھک کے بچی کی تھوڑی پر ہاتھ رکھ کے اسے کھڑا کیا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انکل مجھے جانے___ دووہ بچی اب رو رو کے بھی تھک چکی تھی اس کی ہچکی بندھ گئی تھی، سعد نے بچی کو سر سے پیر تک دیکھا،



واہ کیا بات ہے شکیل اس پر تو تیرا انعام پکا ہے سعد نے بچی کو گھورتے ہوئے مسکرا کر شکیل کو دیکھا شکیل تو انعام کی بات سن کر اور خوش ہو گیا، شکریہ چھوٹے صاحب شکریہ،

چلو سعد کھڑا ہو گیا بچی کو اس نے چلنے کا کہا پر بچی نے قدم پیچھے لے لیے اور نہ میں سر ہلانے لگی سعد نے مسکرا کے بچی کو دیکھا اور اسے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لے جانے لگا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے چھوڑ دو انکل ____ مجھے درد ہو رہا ہے بچی روتے ہوئے مسسل اپنے بال چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی، شکیل اب سوفے پر بیٹھ کے چائے کے مزے لینے لگا تھا،



یہی روک جاو!!!! اُسعد نے ابھی پہلی سیڑھی پر ہی قدم رکھا تھا جب اسے اپنی پیچھے سے کسی کی آواز آئی،

**********

حیا نے روم میں قدم رکھا تو روم بلکل کھالی تھا وہ قدم قدم چلتی بیڈ تک آئی اور گرنے کے سے انداز میں بیڈ پر بیٹھ گئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھیا!!!اپنے بھیا کو یاد کر کے ایک بار پھر اس کی آنکھ نم ہو گئی آپ مجھے اتنی دور کیوں بھیج رہے بھیا، حیا من ہی من حیدر سے شکایت کرنے لگی،



اٹھوں یہاں سے روہان نے واش روم سے اکر حیا کو خود کے بیڈ پر بیٹھے دیکھا تو اسے شدید غصہ آیا پر حیا تو کسی اور ہی دنیا میں کھوئی ہوئی تھی روہان کی بات اس نے سنی نہیں، میں نے کہا کھڑی ہو یہاں سے، روہان کے دھاڑ پر حیا اپنے ہوش میں آئی اور جلدی سے کھڑی ہو گئی اس کا پورا جسم خوف سے کانپنے لگا،

آپ____ حیا نے اپنے سامنے اس مال والے لڑکے کو دیکھ کے کہا، ہاں میں بد قسمتی سے تمہارا شوہر اب ہٹو

روہان نے اس کے حسین سراپے کو دیکھا پھر نظرے پھیر گیا جاؤ یہاں سے سوفے پر جا کے سو روہان کی بات پر حیا نے حیرت سے دیکھا وہ تو آج تک سوفے پر نہیں سوئی تھی پر



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روہان کے غصے سے وہ اندر تک ڈر گئی تھی اس لیے بغیر کچھ بولے وہ سوفے کے پاس آ گئی میری شادی ان سے ہوئی حیا اب تک حیرت میں تھی،



اس نے ساری لائٹ اوف کر دی سوائے ایک سیور کے حیا بیگ میں سے اپنا سوٹ لے کے چینج کرنے چلی گئی دس منٹ بعد دھولے ہوئے چہرے کے ساتھ وہ باہر آئی تو روم میں بلکل آندھیرا تھا،

سنیے ____ حیا واشروم کے گیٹ پر کھڑے ہو کے روہان کو آواز دینے لگی پر اسے وہاں اپنے سوا کسی کی موجودگی کا احساس نہیں ہوا، کوئی ____ ہے حیا ہلکے ہلکے کانپنے لگی کے ایک دم روم کی لائٹ اون ہوئی کیا مصیبت ہے روہان نے بیڈ سے اٹھ کے اسے دیکھا جو ہولے ہولے کانپ رہی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جا کے سو جاؤ وہاں روہان نے غصے سے سوفے کی طرف اشارا کیا، حیا ڈرتے ڈرتے سوفے تک آئی کے روہان نے واپس لائٹ اوف کر دی اسے عادت تھی فل آندھیرا کر کے سونے کی،



ایک بار پھر لائٹ بند ہونے پر حیا سوفے سے کھڑی ہو گئی پر روہان کو پکارنے کی اس میں ہمت نہیں تھی اس لیے ڈرتے ڈرتے واپس بیٹھ گئی اپنا ڈوپٹہ منہ تک اوڑ کر لیٹ گئی اور آیۃ الکرسی پڑھنے لگی پر خوف سے اسکی بری حالت تھی حیدر کو یاد کر کے اس کی آنکھوں میں آنسوں آنے لگے پر وہاں کس کو پروا تھی روتے روتے پتا نہیں کب اس کی آنکھ لگ گئی

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چاروں طرف آندھیرے کا راج تھا سردیاں بھی شروع ہو چکی تھی ہر کوئی اپنے گھروں میں اس وقت آرام کر رہا تھا ایسے میں کچھ لوگ گاڑی سے اترے اور یہاں وہاں دیکھتے ہوئے آگے بڑھے ان سب کے چہرے آندھیرے کی وجہ سے سہی سے دیکھائی نہیں دے رہے تھے وہ لوگ دیوار کے پاس آ کے ایک کونے میں چھوپ گئے،



اتنے میں ایک اور گاڑی آئی اس میں سے بھی کچھ لوگ نکلے، اور گھر کی طرف دیکھا پکا یہی گھر ہے حیدر نے احمد کی طرف دیکھا اس نے لوکیشن ایک بار پھر چیک کی ہاں یہی گھر ہے احمد نے موبائل میں دیکھتے ہوئے حیدر کو جواب دیا،

وہ لوگ کچھ آگے ہی آئے تھے کے دیوار کے پیچھے چھوپے لوگ آگے آئے یہ سب آفسر ان کے اس مشن میں ساتھ تھے حیدر نے سب کو ایک نظر دیکھا اور انہیں اشارے سے ایک کونے میں بلایا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم دو پیچھے سے جاؤ حیدر نے سامنے کھڑے میجر عدنان اور میجر رفیق سے کہا، تم اور احمد سیدھے ہاتھ پے لگے پائپ کے ذریعے اندر جاو حیدر نے میجر صمد کی طرف دیکھ کے کہا،

بلال اور میں الٹے ہاتھ کی طرف سے جائے گے حیدر کی بات پر سب نے ہاں میں سے ہلایا اور آگے بڑھے عدنان اور احمد نے گیٹ پر کھڑے دونوں گارڈ کو کچھ کہنے کا موقع دیے بغیر ہی ان کی گردن مروڑ دی اور سب کو آنے کا اشارا کیا،

اندر داخل ہو کے سب اپنے اپنے راستے پر چل پڑے حیدر اور بلال الٹے ہاتھ کی طرف آئے تو ان کے کانوں میں بچی کی آواز آئی جو بہت رو رہی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر نے بلال کی برف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ دونوں چھوپ کے گھر کے گیٹ کے قریب آئے جو پورا کھولا تھا سامنے ہی شکیل بیٹھا چائے پی رہا تھا اس سے آگے کوئی لڑکا بے دردی سے بچی کو گھسیٹ رہا تھا،



بلال اور حیدر دونوں کو غصہ آیا بلال اندر جانے لگا کے حیدر نے روک دیا، اگر ہم یہاں سے گئے تو سب بچوں کو کیسے بچائے گے حیدر نے دور کی سوچی ہمیں دل سے نہیں دماغ سے کام لینا ہے،

حیدر تو وہاں سے جا میں یہ سب نہیں دیکھ سکتا میں اندر جا رہا ہوں مجھے اس بچی کو بچانا ہے بلال بول کے روکا نہیں اور اندر کی طرف بڑھ گیا حیدر کو بھی اب بلال کے پیچھے جانا پڑا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہی روک جاؤ بلال کی دھاڑ پر شکیل کے ہاتھ سے کپ نیچے گر گیا جب کے سعد نے آرام سے پیچھے موڑ کے دیکھا جہاں حیدر اور بلال کھڑے اسے غصے سے دیکھ رہے تھے،



**********

اٹھو وو حیا نیندوں میں تھی جب اسے اپنے بہت پاس سے آواز آئی حیا نے مندی مندی آنکھوں سے دیکھا سامنے روہان کھڑا تھا پہلے تو حیانہ سمجھی سے دیکھتی رہی پر جیسے ہی اسے یاد آیا وہ کہاں ہے وہ جلدی سے اٹھ کے بیٹھ گئی،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں چار بار آواز دے چکا ہوں ایسی بھی کیا نیند تم نے میرے دو منٹ برباد کر دیے میرا ایک ایک منٹ قیمتی ہے اب اٹھوں اور جا کے تیار ہو جاؤ روہان غصے میں بولتے ہوئے وہاں سے چلا گیا،



حیا نے اپنے ہاتھ سے آنکھوں کو مسل کے ٹائم دیکھا ابھی تو اسے سوئے بس دو ہی گھنٹے ہوئے تھے پھر اتنی جلدی کیوں اٹھا دیا مجھے حیا سوفے پر بیٹھی بیٹھی ہی سوچنے لگی کہ ایک بار پھر روہان کی غصے سے بھرپور آواز اس کے کان میں پڑی اب تک یہی بیٹھی ہو میں نے کہا اٹھوں اور تیار ہو

روہان کے غصے سے حیا اندر تک کانپ گئی جلدی سے اٹھ کے واشروم بھاگی، اس کے ایک دم اٹھ کے بھاگنے سے روہان اپنا غصہ بھول کے اس کی یہ حرکت دیکھ کے حیران ہوا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

**********



واہ میں تو سمجھتا تھا ہماری پولیس کی طرح ہماری آرمی بھی سست ہے پر تم لوگ تو ٹائم پر آ گئے سعد نے بغیر ڈرے بلال اور حیدر کو دیکھتے ہوئے کہا جب کے بچی کے بال اب تک اس کے ہاتھ میں تھے،

بچی کو چھوڑ بلال بولتے ہوئے آگے بڑھا، نہ نہ آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرنا اگر اس کی جان پیاری ہے تو سعد نے اپنی پیچھے سے باریک دھار کا چاکوں نکال کر بچی کی گردن پر رکھا، جس سے بلال۔ کے قدم وہی روک گئے،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جس شکیل کے چہرے پر آرمی کو دیکھ کے ہوایا اوڑ گئی تھی وہ اب مسکرا رہا تھا، تمیں کیا لگا اتنے بڑے گھر میں اکیلا رہتا ہوں سعد نے حیدر کو دیکھتے ہوئے معصومیت سے پوچھا جو بلکل خاموش کھڑا تھا،



بلال کے جزباتی پن کی واجہ سے آج وہ دونوں پھس گئے تھے، سعد نے ایک سیٹی بجائی سیدھے ہاتھ کی طرف سے ہاتھوں میں ہتیار لیے کافی سارے لوگ آگے آئے کچھ لوگ الٹے ہاتھ کی طرف سے آئے کچھ نے پیچھے سے آکے ان پر اپنی گن تان لی،

چے ے چے ے ے آرمی کب سے بتا کے آنے لگی سعد نے طنز کیا جب کے بلال اور حیدر دونوں اب بھی اسے غصے سے دیکھ رہے تھے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واہ بھئی کیا بات ہے وہسے ہماری آرمی کی گیٹ سے انٹری ماری ہے سعد نے مسکرا کے بولتے ہوئے شکیل کو دیکھا اور بچی کو بازو سے پکڑ کے آگے لایا پر اس کی گردن پر چاکو اب تک تھی،

کیا بات ہے آپ کی چھوٹے صاحب شکیل نے سعد کو خوش دیکھ کے تعریف کرنا چاہی، تم تو میرے خاص آدمی ہو شکیل پر سعد نے بولتے ہوئے شکیل کی طرف دیکھا اور وہی سے چاکوں پھنک کے ماری جو سیدھے شکیل کے دل کے اندر گھوس گئی،

شکیل نے لڑکھڑاتے ہوئے حیرت سے سعد کو دیکھا، یہ لوگ تمہاری وجہ سے یہاں تک پہنچے یہ اس چیز کا انعام سعد نے مسکرا کے کہا اتنے میں شکیل نیچے گر گیا اس کا تڑپتا ہوا جسم ایک دم ساکت ہو گیا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلال اور احمد نے ایک نظر اس منظر کو دیکھا اور واپس سعد کو دیکھنے لگے جو اب ایک آدمی سے گن لیے بچی کے ماتھے پر رکھ چکا تھا،



ایک_____دو_____حیدر تیز آواز میں گنتی گننے لگا، اوئے تو کیا کاونٹ کر رہا ہے گن میرے ہاتھ میں ہے سعد نے غصے سے حیدر کو دیکھا،

تین_____چار_____پانچ حیدر نے اپنی گنتی جاری رکھی، تیری تو ابھی بتاتا ہوں سعد نے بچی کے ماتھے سے گن ہٹا کر حیدر کی طرف کی اس سے پہلے وہ گن چلاتا اوپر سے کوئی چیز اس کے ہاتھ پر آ کر لگی جس سے اس کی گن دور جا گری اس نے اوپر دیکھا جہاں میجر صمد اور میجر احمد کھڑے مسکرا رہے تھے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واہ کیا نشانا ہے بلال نے آواز دے کے احمد کے نشانے کی تعریف کی جس پر احمد نے جھک کر سر کو خم دیا اور دونوں نے اوپر سے نیچے جھمپ ماری،



سعد نے سامنے دیکھا حیدر نے دو کلا بازی کھائی اور سعد کو کچھ سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس تک پہنچ گیا اور اس کے ماتھے پر گن رکھی اپنے صاحب کے سر پر گن رکھے دیکھ سب آدمی پیچھے ہو گئے،

بلال نے بچی کو گود میں لیا وہ چھوٹی سی بچی روتے ہوئے بلال کے گلے لگ گئی بلال نے پاس میں ایک روم۔ میں لے جا کہ بچی کو اندر بیٹھایا اور روم باہر سے لاک کیا،

باقی بچے کہا ہے بتا حیدر نے اس کا ایک ہاتھ پیچھے کو موڑا جس سے اس کی چیخ نکل گئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمہیں کیا لگتا میں بتا دو گا بچے کہا ہے ہاہاہا کبھی نہیں سعد نے ہنستے ہوئے کہا حیدر نے اپنی پسٹل اپنے پیچھے رکھی اور اسے پنچ مارا جس سے وہ دور جا گرا،

وہ سب آدمی فائر کرنے لگے بلال احمد سوفے کے پیچھے صمد پلر کے پیچھے چھوپ کے جوابی کاروائی کر رہے، حیدر سعد تک بڑھتا اس سے پہلے اس کے پیر کے پاس ایک آدمی فائر کرنے لگا حیدر جھمپ مار کے وہاں سے غائب ہو گیا وہ آدمی بھی حیدر کو دیکھ رہا جو غائب ہو چکا تھا،

**********




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیا نے بے بی پنک کلر کی فراک پہنی اور بالو کی اونچی پونی بنالی اور اسکاف باندھ لیا اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا اتنی رات کو وہ کہا جا رہے،



روہان بلکل تیار روم میں آیا بیگ کہا ہے تمہارا روہان نے ایک نظر اسے دیکھا میکپ سے پاک چہرا گلابی رنگت اس کی معصومیت اسے دیکھتے رہنے پر مجبور کرتی تھی، بیگ ____ کیوں حیا نے تھوڑا ڈرتے ہوئے پوچھا،

میں نے سوال کرنے کو نہیں کہا بتاؤ کہا ہے بیگ روہان نے واپس پوچھا اس بار اس کے لہجے میں ایسی سختی تھی کے حیا ڈر گئی ___ وہ ___ رہا حیا نے اپنے بیگ کی طرف اشارا کیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلواب روہان اسے لیے باہر آیا اس کا اور اپنا بیگ گاڑی میں رکھوایا، اور گاڑی زن سے بھگا لے گیا



**********

پیچھے کے راستے سے میجر رفیق اور میجر عدنان اندر جا رہے تھے کے ایک جگہ انہیں دو گارڈ کھڑے ہوئے نظر آئے عدنان نے رفیق کو اشارہ کیا دونوں دیوار کی اوٹ میں چھوپ گئے عدنان نے تھوڑا سا جھانک کے اس طرف دیکھا میجر رفیق یہ شاید گودام ہے کوئی عدنان نے سامنے دیکھتے ہوئے آہستہ آواز میں رفیق سے کیا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر تو ہو سکتا ہے بچے یہاں ہوں رفیق نے بھی اپنی آواز کو آہستہ رکھا، عدنان نے ہاں میں سر ہلایا اور اسے اشارا کیا دونوں ایک دم سامنے آئے اور گارڈ پر فائر کھول دیا دونوں گارڈ جہنم وصل ہو گئے،



عدنان آگے آیا نیچے کی طرف سڑیا جا رہی تھی رفیق کو اس نے اشارہ کیا، سر نیچے گیٹ پر تالا ہے رفیق نے نیچے پہنچ کر عدنان سے کہا،

عدنان نے جھک کے دونوں گارڈ کو چیک کیا ایک کی جیب سے اسے چابی مل گئی وہ چابی لیے نیچے کی طرف بڑھا اس نے چابی رفیق کو دی اس نے تالا کھولا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چرر کی آواز کے ساتھ دروازا کھولتا چلا گیا اندر مکمل آندھیرا تھا دونوں نے اپنی اپنی ٹارچ اون کی، چھوٹے چھوٹے بچے دروازا کھولنے سے دیوار سے چپک گئے تھے کچھ فرش پر بے ہوش تھے جو ہوش میں تھے وہ ڈر سے کانپ رہے تھے،



عدنان آگے آیا سامنے ہی پری کی عمر کی ایک بچی آنکھوں میں خوف لیے اسے دیکھ رہی تھی عدنان کے پاس آنے سے وہ اور پیچھے ہو گئی نہیں___ مجھے انجیکشن___ نہیں___ لگانا_ بچی روتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی، یہ سب دیکھ کے عدنان نے اپنے ہونٹ بھینچ لیے اس کی پری بھی ایسے ہی روئی ہو گی یہ سوچ کے عدنان کی آنکھ سے آنسوں کا ایک قطرا نکل کر گالوں پر جزب ہو گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیٹا آپ لوگ ڈروں نہیں ہم آپ سب کو گھر لے جانے آئے ہیں عدنان کو چپ دیکھ کے رفیق نے ہی سب بچوں کو تسلی دی، تو ٹھیک ہے نا عدنان رفیق نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا،



پری!!!! عدنان نے سامنے موجود بچی کی طرف اشارا کیا اس وقت اس کی آنکھیں نم تھی وہ اپنی گڑیا کو ان ظالموں سے نہیں بچا پایا تھا، رفیق نے افسوس سے اسے دیکھا،

تو فکر نہیں کر پری تو اپنی جنت میں ہے یہاں دیکھ پری جیسے کتنے بچے ہے تو نے ایک نہیں بلکہ بہت سی پری کو بچایا ہے، رفیق نے اسے تسلی دی، ہاں تو سہی کہے رہاں ہے ایسا کر تو بچوں کے پاس رک سب ڈرے ہوئے ہیں میں اندر جا کے دیکھتا یوں اب تک تو اندر جنگ چھڑ گئی ہو گی عدنان کے کہنے پر رفیق نے ہاں میں سر ہلایا، عدنان ایک نظر سب بچوں کو دیکھتا ہوا باہر چلا گیا اب اس کا رُخ گھر کے اندر تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ کہا گیا وہ ____ آدمی بولتے ہوئے یہاں وہاں دیکھ رہا ں جب پیچھے سے حیدر نے اس کی گردن پکڑ کے مروڑ دی

حیدر نے اس آدمی کو اپنے سامنے کیا اور سب پر فائر کھول دیا وہ سب آدمی بھی جوابی کاروائی کر رہے تھے پر حیدر کی جگہ سب گولی اس آدمی کو لگ رہی جیسے حیدر نے پہلے ہی مار کر اپنے سامنے کھڑا کیا ہوا تھا، تقریباً سب آدمی جہنم وصل ہو گئے تھے،

احمد ایک آدمی کی گردن توڑ رہا جب پیچھے سے ایک گولی اکر اسے لگی جس سے احمد دور جا گرا پر اس آدمی کی گردن وہ توڑ چکا تھا احمد!!!!!! بلال نے دور سے یہ منظر دیکھا اور



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسی وقت اس آدمی کو گولیوں سے بھون دیااور بھاگتا ہوااحمد کے پاس آیاجب تک احمد سمبھل چکا تھا،



توٹھیک ہے نہ بلال نے اس سے پوچھتے ہوئے اسے اچھے سے دیکھا گولی بس ہاتھ پر سے چھو کے گئی تھی،احمد ٹھیک ہے یہ دیکھ کے اسے کچھ سکون ملاپر اس کے ہاتھ پر بہتا ہوا خون اسے غصہ دلا گیاوہ ایک دم کھڑا ہوااور اس آدمی کے پاس جاکے دو تین گولیااور ماری جو کے پہلے ہی مرا ہوا تھااحمد نے حیرت سے یہ منظر دیکھااسے کیا ہوا،

سر سب بچے پیچھے گودام میں ہیں کچھ بے ہوش ہے کچھ ہوش میں میجر عدنان نے حیدر کو دیکھتے ہوئے دو آدمی کو گولی سے بھون دیااور حیدر کی طرف بڑھااب حیدر کی پیٹھ سے پیٹھ ملاکے وہ دونوں مل کے فائر کر رہے تھے،سب آدمیوں کو جہنم میں پہنچاکے اب وہ لوگ سعد کو ڈھونڈ رہے تھے



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر سعد غائب تھا حیدر بلال احمد سب اسے تلاش کر رہے لڑائی میں سعد کب غائب ہوا انہیں معلوم نہیں ہوا،

سر رر عدنان بولتا ہوا حیدر کے سامنے آیا اور ایک گولی عدنان کے دل کے پاس لگی حیدر نے عدنان کو سمبھالا اور سامنے دیکھا جہاں دونوں ہاتھوں میں پسٹل لیے سعد سڑیوں سے نیچے آرہا تھا،

میجر عدنان!!!! حیدر نے اسے پکڑ کے بیٹھایا، تمہیں کیا لگا میں اتنی آسانی سے تمہارے ہاتھ آجاؤ گا سعد نے شولا برساتی نظروں سے ان سب کو دیکھا جب بلال اور احمد ایک ساتھ اوپر کی طرف بڑھے سعد نے ان کے پیروں کے پاس فائر کی، نہ نہ غلطی نہیں کرنا پاس آنے کی اگر زندگی پیاری ہے تو سعد نے ہنستے ہوئے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد اور بلال نے ایک دوسرے کو دیکھا ان دونوں کو اپنی جان کی پروا نہیں تھی پر ایک دوسرے کی پروا تھی، سعد آرام آرام سے سڑیا اتر رہا، تم سب میری جوتی تک بھی نہیں پہنچ سکتے سعد نے ان سب پر طنز کیا،

سعد نے نیچے پہنچ کر گن بلال کی طرف کی تو تھانا جس نے مجھ سے اونچی آواز میں بات کی سعد نے گن بلال کے ماتھے پر رکھی جسے دیکھ کے سب کے چہرے پر غصہ آ گیا،

چھوڑ دے اسے ورنہ بہت پچھتائے گا حیدر کی آواز پر اس نے نیچے دیکھا جہاں عدنان کا سر گود میں لیے وہ نیچے بیٹھا تھا اور عدنان کی آنکھیں بند تھی، تو میرے قدموں میں بیٹھا اور آواز اتنی اونچی اس نے گن حیدر کی طرف کی،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گن سے کیا بات کر رہا آجا ہمت ہے تو ہاتھوں سے بات کر احمد کی آواز پر اس نے گھوم کے احمد کی طرف دیکھا جو اسے غصے سے دیکھ رہا تھا، اب اس نے گن احمد کی طرف کی،

تجھے میں کیسے بھول سکتا اوپر سے تو نے ہی حملہ کیا تھا نا سعد بولتے ہوئے احمد کے پاس آیا ایک گن اس نے سب کی طرف کی ہوئی ایک احمد کی طرف، سب سے پہلے تو جائے گا اور ان سب کے آنے کی تیاری کرے گا، سعد نے مسکراتے ہوئے احمد کو دیکھا،

اپنی بکواس بند رکھ اپنی اوکات کے حساب سے بات کر لفظ اتنے ہی بول جتنی مار کھا سکے بعد میں بلال نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کے چبا چبا کر کہا، تو مجھے مارے گا سعد نے ایک ائی برو اُٹھا کے بلال کو دیکھا،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو یہاں کسی کو ہاتھ بھی لگا کر دیکھا حیدر کی آنکھوں سے اس وقت خون ٹپک رہا تھا جیسے آنکھوں کی تپش سے ہی سعد کو جُھلسا کے ختم کر دے گا،

واہ بھئی بہت پیار ہے سب کو ایک دوسرے سے سعد نے بولتے کے ساتھ ہی گن احمد کی طرف کی

ٹھاااا

محل نما کوٹھی میں چاروں طرف گولی کی آواز گھوم گئی حیدر اور بلال نے ایک دم آنکھیں ____ بند کر لی احمد کو گولی لگنے کا خیال ہی جان لیوا تھا تو آنکھوں سے یہ منظر دیکھنا تو



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہم کہا جارہے حیا نے نیچے نظرے جھکائے تھوڑا ڈرتے ہوئے سوال کیا اتنی دیر سے روہان گاڑی چلا رہا تھا پر اس نے ایک لفظ نہیں کہا تھا اب بھی وہ حیا کو جواب دینے کی جگہ گاڑی چلا رہا تھا، حیا نے نظرے اُٹھا کے اپنے مزاجی خدا کو دیکھا جو ماتھے پر بل ڈھالے گاڑی چلا رہا تھا حیا پھر سے سوال کرنا چاہتی تھی پر روہان کے چہرے کی سختی اسے اندر تک ڈرا رہی تھی،

اس نے شادی میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا اور اب صبح ہونے کو تھی اسے یاد ہے سب نے اتنا فورس کیا تھا پر اس نے ناشتے کے بعد کچھ نہیں کھایا تھا حیا نے ہمت کر کے ایک بار پھر روہان کو دیکھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سن___ سنیں___ تم چپ کر کے نہیں بیٹھ سکتی دیکھ نہیں رہا میں گاڑی چلا رہا ہوں حیا جو اپنی بھوک کا کہنے والی تھی ایک دم چُپ۔ ہو گئی ہاں بے فکر رہوں تمہیں کہی پھنکنے نہیں جا رہا روہان نے اتنے سخت لہجے میں کہا حیا ایک دم ڈر کے پیچھے ہوئی پر روہان کا اس کی طرف منہ نہیں تھا ورنہ وہ دیکھتا حیا اس وقت کیسے کانپ رہی ہے،

حیا نے اپنے آنسوں کو روکنے کی کوشش کی پر انہوں نے رکنے کا نام نہیں لیا ایک کے بعد ایک آنسوں اس کی آنکھ سے گرنے لگا اوپر سے بھوک سے برا حال تھا پر اس بار حیا نے کچھ بھی کہنے سے خود کا باز رکھا، اسے اپنے بھیا کی بے حد یاد آ رہی تھی وہ کیسے اسے ہاتھوں میں رکھتے تھے، اللہ میرے بھیا کا خیال رکھنا

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑے اب بول کیا بول رہا تھا احمد کی آواز پر حیدر اور بلال دونوں نے آنکھیں کھولی سامنے ہی احمد سعد کو پکڑے کھڑا تھا اور سعد گوٹھنے کے بل بیٹھا ہوا تھا اس کے پیر میں گولی لگی تھی پر گولی ماری کس نے حیدر نے یہاں وہاں دیکھا،

وہ جو کرتے ہیں ہمیں مٹانے کے دعوے

شاید واقف نہیں ہمارے حوصلوں سے

میرا نشانا____ اب بھی بہت____ اچھا ہے سر عدنان کی آواز پر حیدر نے اس کی طرف دیکھا جس نے کب اپنے پیر سے چھوٹی گن نکال کے سعد کے پیر پر نشانا لیا انہیں خبر بھی نہ ہوئی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جلدی سے بلاؤ ایمبولینس کو حیدر نے میجر صمد کی طرف دیکھا اور عدنان کا سر آرام سے ایک کشن پر رکھا،

اب بول کیا بول رہا تھا حیدر نے سعد کو بالوں سے پکڑ کے اس کا سر اونچا کیا جو گھٹنے کے بل بیٹھا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ احمد نے پیچھے کر کے پکڑے ہوئے تھے بچوں پر ظلم کرے گا حیدر نے اپنا جوتا سعد کے پیر پر رکھا جہاں گولی لگی تھی سعد کی چیخ پوری حویلی میں گھوم گئی،

ہم تیری جوتی کے برابر ہے حیدر نے بولتے کے ساتھ اس کا پیر مسلا سعد کے حلق سے ایک دردناک چیخ نکلی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلال اس بچی کو دیکھنے کے لیے اس روم کی طرف بڑھا جہاں اس نے اس بچی کو لوک کیا تھا،

بلال روم میں آیا اسے وہ چھوٹی بچی کہی نظر نہیں آئی گڑیا بلال کو اس کا نام تو معلوم نہیں تھا اس لیے اسے گڑیا کہہ کر پکارا پھر بھی اسے وہ بچی نظر نہیں آئی وہ تھوڑا آگے آیا تو بچی بیڈ کے پاس چھوپی ہوئی تھی، کسی کی قدموں کی آواز سن کے وہ اور کونے میں چھوپ گئی

پر سامنے بلال کو دیکھتے ہی وہ بچی بھاگ کے اس کے گلے لگ گئے بلال نے اسے گود میں اٹھایا ڈرو نہیں گڑیا میں ہو نا بلال نے پیار سے اس کے بال سہلائے اسے وہ پل یاد آیا جب



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سعد نے اس بچی کے بال پکڑے ہوئے تھے، بلال کی آنکھوں میں غصہ صاف دیکھائی دے رہا تھا پتا نہیں اسے یہ بچی خود سے اتنی قریب کیوں لگ رہی تھی،



آپ کا نام کیا ہے گڑیا بلال نے اسے بہلانے کے لیے اس سے باتیں اسٹارٹ کی، کیوں کے بچی بہت ڈری ہوئی تھی دو پونی بنائے پنک فراک جو اب بہت میلی ہو رہی تھی بال بھی پونی سے سارے بکھرے ہوئے تھے،

سارا____ بچی نے گلے لگے لگے ہی جواب دیا شاید رو رو کے بچی کا گلا بیٹھ چکا تھا اس لیے اس کی آواز بھاری ہو رہی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واہ_ہ یہ تو بہت پیارا نام ہے بلال اسے لیے باہر آ گیا، اچھا آپ کتنے سال کی ہو بلال نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھرتے ہوئے کہا



ایٹ ائیر اوو واچھا اٹھ سال کی ہو واہ بھئی آپ تو چھوٹی سی ہو دیکھنے میں تو بلال نے اس سے پھر باتیں کی___ نہیں میں تو اٹھ سال کی ہوں اس بار بچی نے اپنی آٹھ اُنگلیاں دیکھاتے ہوئے کہا،

**********

بچوں کا سودا کرتے ہو حیدر نے دھار والا چاکو لے کر اس کے چہرے کو چیرا اس کی دردناک چیخ تھی اور حیدر کا غصہ تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر کے اشارے پر احمد اس کے ہاتھ چھوڑ کے پیچھے ہو گیا تھا،ان آنکھوں سے بچوں کو گندی نظر سے دیکھتا تا تو حیدر نے بولتے کے ساتھ ہی چاکو اس کی آنکھ میں ڈھال دی سعد کی دردناک چیخ نکلی درد سے وہ تڑپنے لگا

میجر صمد کے ہیڈ آفس میں اطلاع کرنے سے کچھ دیر میں گاڑیا اور ایمبولینس آگئی،احمد اور صمد نے عدنان کو ایمبولینس میں بیٹھایا،

ان ہاتھوں سے تو بچوں کو ہاتھ لگاتا تا حیدر نے بولتے کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ اپنے گوٹھنے پر رکھ کے توڑ دیا پھر دوسرا ہاتھ بھی ایسے ہی توڑا،سعد کے منہ سے جانوروں جیسی آوازے نکلنے لگی اور وہ نیچے گرا حیدر نے دو سیڑیا چڑھ کے اس پر جھمپ لگائی اور حیدر کا گوٹھنا سیدھا اس کے دل میں لگا ایک لمبا سانس لے کر سعد نے دم توڑ دیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب بچوں کو گاڑی میں بیٹھادیا احمد نے اندر آ کے حیدر سے کہا جواب بھی سعد کو غصے سے لات مار رہا تھا اسے بھی اٹھا حیدر نے احمد کی طرف دیکھا اور باہر آ گیا،

بلال جب تک سارا کو لیے باہر آیا، بلال نے اسے باقی بچوں کے ساتھ بیٹھانا چاہا پر اس نے بلال کو نہیں چھوڑا، اور بلال کے گلے میں ہاتھ ڈھال کے واپس اس کے گلے لگ گئی،

رفیق بلال اور احمد نے سب بچوں کا گاڑیوں میں بیٹھایا

احمد تم لے جاؤ ان بچوں کو ایک گاڑی رفیق لے جا چکا تھا ایک احمد لے گیا بلال سارا کو لیے اپنی آرمی جیپ میں بیٹھ گیا، اب اس کا رُخ اپنے گھر کی طرف تھا، حیدر اور صمد عدنان کو ایمبولینس میں لیے ساتھ چلے گئے،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گاڑی ایک جھٹکے سے رو کی حیا نے نظرے اٹھا کے دیکھا تو وہ لوگ ائرپورٹ پر تھے اس نے روہان کی طرف دیکھا جو گاڑی سے باہر نکلا سامنے ہی ڈرائیور تھا روہان نے اسے چابی دی اپنا اور حیا کا سامان نکالا حیا اب تک گاڑی میں تھی،

تمہیں باہر آنے کی دعوت دوں روہان کے طنز پر حیا جلدی سے باہر آئی روہان اسے پیچھے آنے کا اشارا کیے آگے بڑھ گیا،

کب اندر داخل ہوئے کب سامان اندر گیا کب بورڈنگ پاس کر کے وہ لوگ اندر آئے حیا کو کچھ معلوم نہیں اس کا دل تو پتے کی طرح کانپ رہا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روہان کسی کام سے اٹھ کے گیا تو حیا نے پرس سے جلدی سے اپنا موبائل نکالا جسے وہ رخستی کے وقت ساتھ لائی تھی اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے کال ملائی پر حیدر کا نمبر بند جا رہا تھا،

بھیا کال اٹھاوں یہ مجھے پتا نہیں کہاں لے جا رہے آپ نے کہا تھا مجھے ان کی ہر بات ماننی ہے بھیا پلز آ جاؤ حیا آنسوں کے درمیان بس حیدر کو پکار رہی جو اس وقت اپنے ملک کے بچوں کو بچانے میں مصروف تھا

**********



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر عدنان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اس سے باتیں کر رہا تھا تاکہ وہ ہوش میں رہے، تم بلکل ٹھیک ہو جاؤ گے ہمت رکھوں حیدر نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا،



میجر عدنان حیدر نے اس کا گال ہلایا اس نے ہلکی ہلکی آنکھیں کھولی، سر میں ___ نے اپنی بہن ___ سے کیا وعدہ ___ پورا کیا نیم غنودگی میں عدنان نے اٹک اٹک کر کہا،

ہاں تم نے بہت سی ماں کے بچوں کو بچایا ہے تمہاری بہن اب تم سے ناراض نہیں ہو گی بلکہ تم پر فخر کرے گی حیدر نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عدنان نے ہلکی ہلکی آنکھیں کھول کے حیدر کو دیکھا سر میری بہن کو ____ کہنا

میں ____ پری کو نہیں پر ____ پری جیسی بہت سی بچیوں کو بچا ____ عدنان کا سانس

اوکھڑا ____ لاالہ الااللہ ____ محمد رسول اللہؐ عدنان نے کانپتی آواز میں کلمہ پڑھا



عدنان ہمت رکھوں ہم کچھ دیر میں ہاسپیٹل ہوگے حیدر نے اسے حوصلہ دیا، پر میجر عدنان کی آنکھیں ساکت ہو چکی تھی

عدنان!!! حیدر نے اسے پکارا پر میجر عدنان کی سانسیں بند ہو چکی تھی پر چہرے پر بے انتہاں سکون تھا حیدر نے اپنے ہاتھ سے عدنان کی آنکھیں بند کی

!لفظ فوجی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

...جواپنی مٹی کے عشق میں خود کو مٹی کر دے

اور ماتھے پر شکایت کے آثار نہ ہو



حیدر کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے،اس نے خود کو رونے سے باز رکھا ان کا ساتھی شہید ہوا تھا اسے شہادت جیسا رتبہ ملا تھا،

زلزلوں کی نہ دسترس ہو کبھی

اے وطن تیری استقامت تک

ہم پہ گزریں قیامتیں لیکن

تو سلامت رہے قیامت تک



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

**********



بھیا پلز فون اٹھاؤ حیا کان سے فون لگائے مسلسل حیدر کو دل میں پکار رہی تھی، کہ ایک دم اس کے ہاتھ سے کسی نے فون چھینا حیا نے ڈرتے ڈرتے نظرے اٹھا کے دیکھا روہان ہاتھ میں فون لیے غصے سے اسے گھور رہا تھا،

کہا سے آیا فون روہان نے پاس بیٹھے لوگوں کا خیال کر کے اپنی آواز کو آہستہ رکھا پر اس کی آنکھوں میں غصہ صاف نظر آرہا تھا،

وہ۔۔وہ حیا کچھ بولتی اس سے پہلے روہان نے موبائل اوف کر کے جیب میں رکھ لیا حیا کی نظرے تو بس اپنی موبائل پر تھی اب وہ بھیا سے رابطہ کیسے کرے گی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ پکڑو روہان کی آواز پر حیا نے آنسوں سے بھری ہوئی آنکھیں اُٹھا کے روہان کو دیکھا جو دیکھ کسی اور کو رہا تھا اور کوئی شوپر اسے دے رہا تھا حیا نے جھجھکتے ہوئے شوپر پکڑ لی حیا کے شوپر پکڑتے ہی روہان تھوڑے فاصلے پر رکھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا،

اس نے شوپر اپنی گود میں رکھ کے کھولی اس میں کھانے پینے کی کافی چیزے تھی حیا نے حیرت سے سامنے دیکھا جہاں روہان ٹانگ پر ٹانگ رکھے یہاں وہاں دیکھ رہا تھا صاف رنگت بلو آئیس اور چہرے پر بے انتہا سنجیدگی،

ویسے بھی اسے اتنی بھوک لگی تھی وہ سب بھول کر اس میں سے جوس نکال کر پینے لگی کچھ دیر میں ان کے نام کی اناوسمینٹ ہو گئی روہان فون پر کسی سے بات کر رہا تھا، جب اس کی



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نظر سامنے گئی جہاں ایک لڑکا حیا سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور حیا نظرے جھکائے تھوڑا ڈری ہوئی کھڑی تھی،



سوزی میں بعد میں بات کرتا ہوں فون رکھ کے روہان حیا کی طرف آیا اور کھینچ کے اس لڑکے کو دور کیا، اور اسے غصے سے دیکھا کیا مصلہ ہے مسٹر،

سوری سر میں تو بس انہیں بتانے آیا تھا کے فلائٹ کی اناوسمینٹ ہو گئی ہے روہان کو اتنی غصے میں دیکھ لڑکے نے جلدی سے وضاحت دی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ تمہارا مصلہ نہیں ہے اب جاؤ یہاں سے روہان نے غصے سے اس لڑکے کو دیکھا اور حیا کا ہاتھ پکڑ کے آگے بڑھ گیا، حیا تو کسی بے جان گڑیا کی طرح اس کے ساتھ گھسیٹتی ہوئی چلی گئی،



**********

فجر کی آزان ہو گئی تھی صائمہ بیگم نماز پڑھ رہی تھی جب دروازا بجا انہوں نے سلام پھیر کے جائے نماز سمیٹ کے رکھی اور دروازہ کھولنے چلی گئی،

بیٹا آگے تم بلال کو اپنے سامنے دیکھ کے صائمہ بیگم نے اس کے سر پر پیار کیا، یہ کون ہے ان کی نظر اس بچی پر گئی جو بلال کا ہاتھ پکڑے کھڑی تھی،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مما اندر تو آنے دیں بلال کے کہنے پر صائمہ بیگم نے جلدی سے اندر آنے کا رستہ دیا، مما آپ اسے نہلائے اور کچھ کھانا وغیرہ کھلائے میں ایک کام سے جا رہا ہوں بلال نے پانی پی کر اپنی پیاری مما کو دیکھا،

پر بیٹا بتاؤ تو یہ کون ہے اس وقت دونوں ماں بیٹے کچن میں کھڑے تھے مما ہم نے ایک مشن کیا تھا یہ بچی وہاں سے ملی ہے اس کا نام سارا ہے جب تک اس کے گھر والوں کا نہیں معلوم ہوتا آپ اس کا خیال رکھے،

اچھا پر میں اسے پہناؤں کیا اپنے کون سے بچے ہیں چھوٹے صائمہ بیگم نے فکر مندی سے پوچھا، اوہو مما آپ پریشان بہت ہوتی ہے ابھی آپ انوشے کا کوئی ڈریس پہنا دیں آتے ہوئے میں اس کے لیے کچھ نیو ڈریس لے آؤں گا بلال کی بات پر انہوں نے ہاں میں سر ہلایا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھوٹی گڑیا میں ایک کام سے جا رہا یہ میری مما ہے آپ کا بہت سارا خیال رکھے گی ٹھیک ہے سارا نے اچھے بچوں کی طرح ہاں میں سر ہلایا بلال اس کے گال پر پیار کر کے باہر آ گیا

**********

!بے خود چلے سنگینوں پر اور روک لی گولی سینوں پر

!لکھا ہے ہماری جبینوں پر 'ہم سر کو جھکانا کیا جانیں

اس وقت سب عدنان کے گھر موجود تھے پرچم میں لپٹا جب وہ گھر آیا ان کے گھر میں قحرام مچ گیا ہر آنکھ نم تھی عدنان کی فیملی کو اس پر بہت فخر تھا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہم چشمے کوہستانوں کے، ہم بیٹے سخت چٹانون کے

سوہنی دھرتی کے پالے ہم، جانباز، دلیر جیالے ہم

آنکھوں میں آنسوں تھے پر چہرے پر فخر تھا جب انہیں معلوم ہوا ان کا بیٹا، بھائی کیسے شہید ہوا انہیں اس پر ناز تھا،

جاں واری تھی جاں وارے گے،

تجھے اپنے لہو سے سنوارے گے..



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج موسم بھی بہت خراب تھا تیز ہوا کے ساتھ بجلی بھی کڑک رہی تھی میجر عدنان کو

خاک کے سپرد کر کے ان سب نے ایک ساتھ سلیوٹ مارا،



پاوگے ہم سے بچھڑ کر بھی ہم کو آس_پاس

ہر چیز میں زندگی کی جھلک چھوڑ جائیں گے

ان سب کو اپنے ساتھی پر فخر تھا آج ان کا ایک اور ساتھی شہید ہو گیا تھا شہادت کے لیے تو

وہ سب ہی انتظار کرتے ہیں پر وہ کسی کسی کے نصیب میں آتی ہے،

.....ہر دم پر عزم تیار ہم

پاکستانی فوج کے جوان ہم



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ھم سے الجھو گے تو انجام قیامت ھو گا

ھم نے روندا ہے زمانے میں فرعونوں کا غرور

جی تو ناظرین ہم آپ کو ایک بار پھر بتاتے چلے آرمی نے ایک بنگلے سے چالیس بچوں کو بچایا ہے ہمارے زرائے سے معلوم ہوا ہے وہ بنگلہ کسی راجا صاحب کا تھا جو ابھی لاپتہ ہے پر ان کا بیٹا سعد جس نے کئی معصوم بچوں کی جان لی وہ آرمی کے ہاتھوں مارا گیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ سب دیکھ سکتے ہیں ان سب بچوں کا نام ہماری اسکرین پر چل رہے ہیں یہ جو ابھی ہم آپ کو منظر دیکھا رہے یہ ان بچوں کے والدین ہیں جن کی آنکھیں اس وقت نم ہیں ان بچوں کی ماؤں کے منہ سے اس وقت آرمی کے لیے دعا ہی دعا نکل رہی ہے،



ان مہینوں میں جتنے بھی بچے لاپتا ہوئے وہ سب ہی آرمی نے ڈھونڈ لیے ہیں جو بچے شہید ہو گئے ہیں ہم ان کے والدین سے افسوس کا اظہار کرتے ہیں،

ہمیں اپنے ملک کی آرمی پر فخر ہے جنہوں نے اتنے کم ٹائم میں اتنے سارے بچوں کو نا صرف ڈھونڈ نکالا بلکہ بہت سے معصوم بچوں کے قاتل کو جہنم میں پہنچا دیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی تو ناظرین ہم آپ کو اس خبر سے سب سے پہلے آگاہ کر رہے ان میں سے کچھ بچوں کے ماں باپ کا اب تک معلوم نہیں ہو سکا بچوں کے نام سکیرین میں نیچے دی گئی پٹی پر چل رہیں ہیں آپ میں سے جو بھی ان میں سے کسی بھی بچے کو جانتے ہیں تو نیچے دیے گئے نمبر پر رابطہ کرے

ہم ایک بار پھر تہے دل سے آرمی کا شکریہ آدا کرتے ہیں جنہوں نے اپنا ایک ساتھی کھوں کے بہت سے بچوں کو اپنی جان پر کھیل کے بچایا ہے،

بس بھی کروں کب تک دیکھوں گے یہ نیوز ایک ہی ایک نیوز کو جب سے دیکھا رہے ہیں حنا نے رموٹ سے ٹیوی بند کرتے ہوئے کہا، آج میرے بھائی نے کام ہی ایسا کیا ہے کے میرا تو دل کر رہا بس میں نیوز دیکھتا ہی جاؤں حنا کے منہ بنانے پر برہان نے مسکرا کر کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے اپنے چھوٹے بھائی پر ہمیشہ ہی فخر تھا پر آج اس خبر نے تو اسے اندر تک سرشار کر دیا تھا،



**********

ان سب کاموں میں انہیں شام ہو گئی اب ان کا رُخ اپنے گھر کی طرف تھا،

احمد اپنے گھر کو جا چکا تھا ہاتھ پر گولی لگنے کی وجہ سے اس کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی بخار بھی تیز تھا اس لیے ان لوگوں نے اسے جلدی گھر بھیج دیا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بلال اور حیدر بھی اب اپنے گھر جا رہے جب حیدر نے موبائل اون کر کے دیکھا حیا کی اتنی مس کال حیدر نے جلدی سے کال بیک کی،



ٹوٹو____ کیا ہوا حیدر!!! بلال نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا یار حیا کال نہیں اٹھا رہی حیدر کے چہرے پر پریشانی تھی،

تو روہان کو فون کر!!!! یہ خیال تو مجھے آیا نہیں بلال کے کہنے پر اسنے ہاں میں سر ہلایا اور روہان کو کال ملانے لگا پر اس کا نمبر بھی بند تھا، یار روہان کا نمبر بھی بند ہے اب حیدر سہی کا پریشان ہو گیا تھا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فلائٹ توان کی رات کی ہے حیدر نے بولتے ہوئے فاروق صاحب کا نمبر ملایا، ہیلو فاروق صاحب میں حیدر بات کر رہا حیدر نے جلدی سے اپنا تعرف کروایا،



جی بیٹا آپ کا نمبر سیف ہے فاروق صاحب کی فون میں سے آواز آئی، حیا اور روہان دونوں فون نہیں اٹھا رہے کیا آپ میری بات حیا سے کروادے گے حیدر نے جلدی سے کام کی بات کی بلال بھی اب گاڑی روک کے گور سے ان کی بات سن رہا تھا،

فون میں کچھ دیر خاموشی کے بعد فاروق صاحب کی آواز آئی بیٹا روہان کو کچھ کام تھا اس لیے وہ رات ہی چلا گیا حیا کو لے کے فاروق صاحب نے تھوڑا جھیجھکتے ہوئے کہا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا چلا گیا حیدر نے ایک دم تیز آواز میں کہا جی بیٹا میں خود نمبر ملا رہا پر بند جا رہا ہے فاروق صاحب نے مایوسی سے کہا اور فون رکھ دیا



ایسے کیسے میں ملا بھی نہیں گڑیا سے حیدر نے فون رکھ کے بلال کی طرف دیکھا اگر وہ رات چلے گئے تو اب تک تو پہنچ جانا چاہیے پھر نمبر کیوں بند ہیں

کیا میں اپنے کام میں اتنا بزی ہو گیا کے اپنی گڑیا کے لیے غلط فیصلہ کر دیا حیدر نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا لیا ایک آنسوں اس کی آنکھ سے گرا

گڑیا!!!



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو فکر نہیں کر ہم گھر چل کے برہان بھائی سے بات کرتے ہیں بلال نے بولتے ہوئے گاڑی گھر کی طرف لے لی،



کچھ دیر میں وہ لوگ گھر میں تھے یہاں تو خوب رونک لگی ہے بلال بولتے ہوئے اندر آیا اندر نا صرف علی صاحب صائمہ بیگم۔تھے بلکہ آمنہ بیگم اور خالد حسن بھی تھے سب نے بہت خوشی سے ان کا استقبال کیا ہمیں تم دونوں پر فخر ہے خالد حسن نے ان کے گلے ملتے ہوئے کہا وہ دونوں باری باری سب سے ملے،

سب جب باتوں میں لگ گئے حیدر برہان کو لیے ایک کونے میں آیا، بھائی حیا لندن چلی گئی کسی نے بتایا نا پوچھا حیدر نے پریشانی سے برہان کی طرف دیکھا، ایک تو اس کی بہن لندن گئی ہے اور یہ پریشان ہو رہا سارا گھر ہی پاگل ہے حنا نے دل ہی دل میں منہ بنا کے سوچا جس کے کان ان کی باتوں کی طرف ہی تھے،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں میری بات ہوئی فاروق صاحب سے روہان لندن کا اتنا بڑا بزنس مین ہے اب میں بھی آج بزی تھا روہان کی کال آئی پر میں اٹھا نہیں سکا اور تمہارا نمبر بھی بند تھا اس لیے اسے جانا پڑا اس کا بہت ضروری کام تھا اور بے فکر رہوں حیا اپنے شوہر کے ساتھ گئی ہے اب وہ گھر والی ہے تم اپنے کاموں سے فری ہو جاؤ پھر مل آنا برہان نے اسے آرام سے سمجایا،

اچھا بھائی میں تو پریشان ہو گیا تھا حیدر نے بولتے ہوئے یہاں وہاں دیکھا، برہان اس کی نظروں کا مطلب سمجھ گیا،

جاؤں تمہارے روم میں کچھ رکھا ہے وہ لے لو برہان نے اسے پیار سے کہا اور باقی سب کے پاس بیٹھ گیا جہاں بلال صاحب ایکٹنگ کر کر کے بتا رہے تھے وہاں کیا کیا ہوا،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تو یہاں آنے کے ہی حق میں نہیں تھی اور اس کی مما نے اسے اس روم میں بند کر دیا تھا وہ اداس سی بیٹھی تھی جب روم کا دروازہ کھولا شکر مما کو مجھ پر رحم تو آیا مشعل بولتے کے ساتھ کھڑی ہوئی پر سامنے حیدر کو دیکھ کے اس کی دل کی دھڑکن ایک دم تیز ہوئی،

روم باہر سے لوک کیوں ہے حیدر نے اندر آتے ہوئے کہا، جب اس کی نظر مشعل پر پڑی

آج میں نے ایک حسین خواب دیکھا

خود کو یونٹ میں تیرے ساتھ دیکھا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیدر نے منہ ہی منہ میں ایک شعر بول ڈالا پھر تھوڑا سمبھل کر مشعل کو دیکھا آپ کیسی ہوں حیدر نے مسکرا کر پوچھا،جی ٹھیک مشعل نے نیچے نظرے کیے جواب دیا،

ہم کل ملے تھے پھر مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے میں نے بہت دن سے تمہیں دیکھا نہیں حیدر آنکھوں میں محبت کا جہاں لیے اسے دیکھ رہا تھا،

وہ میں جاؤں مشعل کو سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے اس لیے اس کے منہ سے یہ نکل گیا،ہاں چلی جانا پر!!!!! حیدر بولتے ہوئے پاس آیا مشعل کے قدم خود باخود پیچھے گئے کے دیوار آگئی حیدر نے دونوں طرف ہاتھ رکھ کے جانے کے سب راستے بند کر دیے،




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مشعل کی تواوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہے گئی حیدر کی نظرے اس کی قربت مشعل کو لگ رہا تھا اس کا دل پھسلی توڑ کر باہر آجائے گا،



وہ حیدر بھا!!!!!!شیییییی مشعل کچھ بولتی اس سے پہلے حیدر نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی اب نہیں حیدر بولتے ہوئے قریب آیا مشعل نے ایک دم اسے دھکا دیا اور وہاں سے بھاگ گئی پر اس کے چہرے پر بہت خوبصورت مسکراہٹ تھی،

مشعل کے اس طرح شرمانے سے حیدر کے چہرے پر جاندار مسکراہٹ آگئی اُففففف رخستی کروانی ہی پڑے گی حیدر نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچا

وہ الگ بات ہے کہ _____ اداکاری نہیں کرتا



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگر چاہوں تو پریّوں کو بھی پاگل کر دوں



**********

روہان نے اپنے برابر بیٹھی حیا کو دیکھا جو نیچے منہ کیے بیٹھی تھی اس وقت وہ لوگ فلائٹ میں موجود تھے میرا فون حیا نے ہمت کر کے روہان کی طرف دیکھا،

اپنا فون تم بھول جاؤ اور اپنے گھر والوں کو بھی روہان نے اسے بولتے وقت اپنے موبائل کی سم نکال کر توڑ دی حیا نے حیرت سے روہان کو دیکھا اسے سمجھ نہیں آیا یہ کیا بول رہے ہیں،



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں سمجھی نہیں میں تو_____ سمجھ جاؤ گی ڈیئر اب چپ چاپ بیٹھی رہوں روہان نے اسے بول کے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگالیا،



یہ___ یہ مجھے بھیاوالوں سے نہیں ملنے دے گے حیانے کانپتے لب سے کہا، پر اپنی آواز کو آہستہ رکھا، بھیا آپ کے کہنے پر میں آئی تھی اب آپ ہی مجھے لے کے آؤ گے واپس حیانے پہلے روہان کی طرف دیکھا جو شاید سوچکا تھا پھر خود نے بھی سیٹ سے ٹیک لگالیا بہت سے آنسوں اس کی آنکھ کو بھگو رہے تھے،

**********

ختم شدہ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

**********

میں جانتی ہوں آپ سب کے دل میں بہت سے سوال ہیں

جیسے حیا کا اب کیا ہو گا؟ ؟ ا

روہان کیا ہمیشہ ایسا ہی رہے گا؟ ؟ دو

وہ سارا کون ہے اس کا بلال سے کیا رشتہ ؟؟ تین

کیا مشعل حیدر کو اکسیپٹ کر سکے گی؟؟ چار

کیا حیدر کا رابطہ اپنی گڑیا سے ہو گا؟؟ پانچ



CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
MASOOM SI LARKI | BY SABAHAT KHAN (Compleat Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

_____ ہو سکتا ہے اس کے علاوہ بھی سوالات ہوں

یہ سب جاننے کے لیے آپ کو اس کا پارٹ ٹو پڑھنا پڑے گا جو بہت جلد آئے گا

To be continue ??

آپ سب مجھے اس ناول کے بارے میں اپنی رائے دیں امید کرتی ہوں اس ناول نے سب کے دل میں گھر کر لیا ہو گا یہ میرا پہلا ناول ہے اگر اس میں کچھ غلطی ہو تو مجھ معصوم کی پہلی غلطی سمجھ کے معاف کر دینا یہ میرا پہلا ناول ضرور ہے پر آخری نہیں میں اس سے بھی زیادہ اچھا لکھنے کی کوشش کروں گی آپ سب مجھے اپنی دعا میں یاد رکھیے گا

شکریہ

صباحت خان




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

Team

**CrAZy FaNs of NoVeL**




Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
http://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel